

UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232768

UNIVERSAL
LIBRARY

مَنْ شَاءَ اللَّهُ لَا فُتْرَةَ الْإِسْلَامِ



مَطْبَعُ الْإِسْلَامِ وَتَرْجُومَةُ
دَرْجَةُ زَاوَاكَايُو مَطْبُوعِ

[illegible]

[illegible]

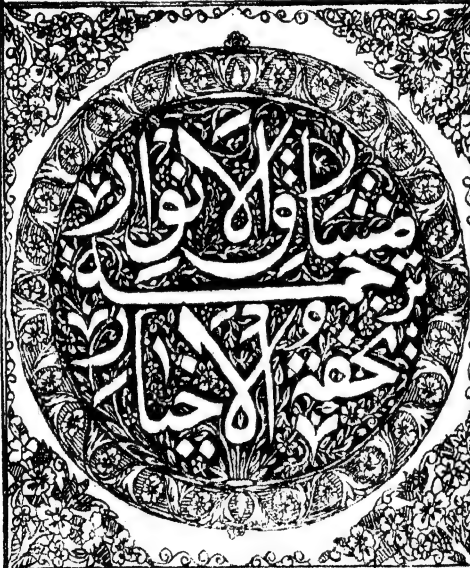
[illegible][illegible]

[illegible]

[illegible]

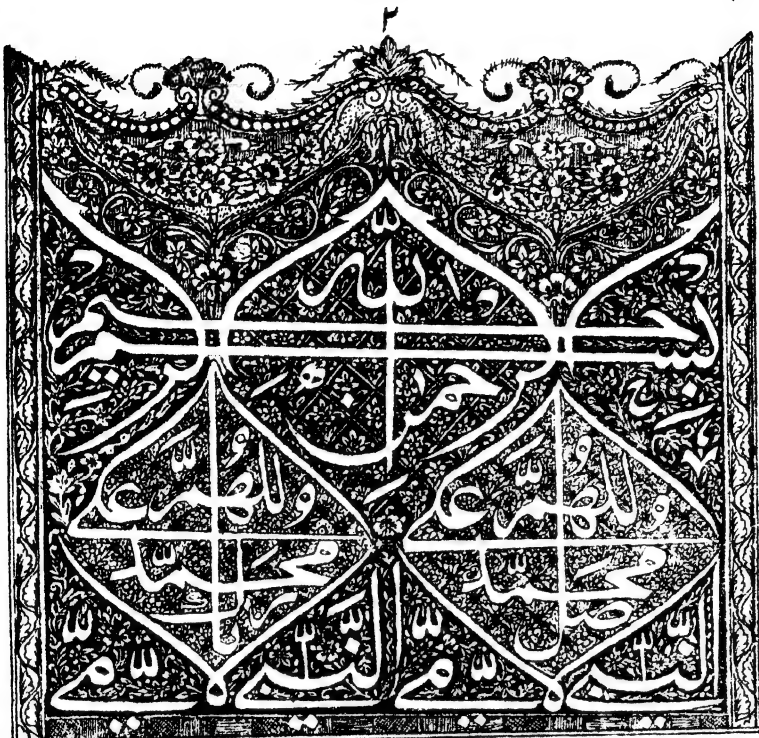
مَنْ شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

بمومن عنایتِ بی منایتِ پروردگارِ ابدیش جنابِ سیدالابرار معجز کارِ محمدی



بہتمامِ شرفان محمد عبدالرحمن طبعی و شرفان محمد فرید الدین خاں صاحبِ مطبعہ خانِ سرا

مَطْبَعُ الْأَنْوَارِ وَتَعَارُفِ الْكَلْبِ
دَرْيَا نَظَاوَاتِ الْكَلْبِ وَمِطْبُوعِ



سمندر گئے اور دعا کی کہ انہی میں باوجود کسادگی کے مجھے نیک ہو گئی اب مجھ کو زندگی سے نجات دے پھر قوسو چہن جہی میں دین
 وفات پائی حجتہ السعدیہ تاریخ ہجری ۱۰۸۰ھ بمطابق تاریخ تولد قوسو چہن جہی وفات ۱۰۸۰ھ عبدالواحد علی
 اوس نے میں سے بچ والی کمال تھے اوھوں نے خواب میں دیکھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ چلے گا کہ کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض
 کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے فرمایا کہ میں نے کلمہ چلے گا کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا
 نے خواب میں دیکھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ چلے گا کہ کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا
 والد وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہی ہو گا کہ میں نے کلمہ چلے گا کہ کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا
 کوئی کتاب ہے جو فرمایا کہ جامع محمد بن اسماعیل یعنی صحیح بخاری اور ہی طرح امام الحرمین کا بھی خواہش ہو کہ شدت اور خوں اور
 قوی وغیرہ صابر صحیح بخاری کا اختصار بیان محبوب بن حنیفہ حرمین نے یہ بیان کیا کہ میں نے کلمہ چلے گا کہ کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا
 دینی آواز بان علی غازی نے کہ کہ میں نے کلمہ چلے گا کہ کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا
 جہی میں پیدا ہوا اور کلمہ چلے گا کہ کہ میں نے کلمہ چلے گا کہ کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا
 میں جیسے ابو حاتم رازی اور زہدی علی حدیث میں بہت کتب میں اوقات تصنیف میں خصوصاً صحیح مسلم میں بجا بجا کلمہ چلے گا کہ کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا
 میں کمال حدیث کلمہ چلے گا کہ کہ میں نے کلمہ چلے گا کہ کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا
 اس کتاب کی بارہ ہزار میں مسلم نے کلمہ چلے گا کہ کہ میں نے کلمہ چلے گا کہ کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا
 دیکھا اور کمال حال پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالیٰ نے بہت کلمہ چلے گا کہ کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا
 جاہتا ہوں وہاں رہتا ہوں ابو علی ایک بزرگ تھے جب میرے لئے کلمہ چلے گا کہ کہ میں نے کلمہ چلے گا کہ کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا کہ میں نے منظر کھڑے سے عرض کیا
 سے نجات کی اوھوں نے کہا کہ ان چیزوں کی برکت سے اور میرے جیسے مسکے تھے فائدہ کتب مشارق الانوار اور اسکے ضعف
 و کمزوری اس کتاب کے ضعف کا نام فضی الدین بن حسن صفائی نے بیان کیا اور ان کی ولایت میں ایک شہر کا نام جو عمان پیدا ہوا
 بغداد اور مکہ میں علم تصنیف کیا اپنے وقت میں سات سو جہی میں تمام علوم دینی خصوصاً علم حدیث اور لغت میں اوستا و فنی
 تھے تصنیفات اوکی بہت ہیں انہ انھوں نے کتاب صحیح الدجی میں صحیح احادیث المصطفیٰ اور کتاب التلبیس المیہ میں الصلح الما ثورہ
 اور کتاب مشارق الانوار النہوم میں صحیح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عقائد العیالان اور کتاب فی فضائلہ و کتبہ جلالتہ اس کا
 اور کتاب فی الفضل اور کتاب درجات العلوم العلیا اور کتاب التلکد انتہی میں کہ جو صحیح جوہر میں غلطی تھی اوکی اصلاح کی اور جو لغات
 کو اوس میں تھے اور کلام فعل کی اور کتاب مجمع البحرین لغت میں کہ نہایت کلام کتاب ہے کہ تمام لغت عرب کو شامل جو ان کے
 سوا سے اور تصنیفات بھی ہیں کہ ضعف کے کمال پر دلیل ہے فائدہ مشارق الانوار میں مصنف نے عجائبات عرب
 نکات اور لطائف لغت کی رعایت کی ہے اور اس پر کہ جمعین کی احادیث سے صرف قولی حدیثوں پر کفایت کی ہے حدیث فعلی اور حدیث
 تقریری کو مطلق نہیں لایا اور دونوں کتابوں میں طرفہ خواص اور تلاش کی ہے کہ اوکی اصول حدیث کو لایا خواہاں اور
 متابعات اور روایات باطنی کو ترک کیا اور یہ نہیں کہ سبب بعض حدیث کو لایا اور بعض کو چھوڑا اس دریافت اور
 تفریک کو کمال فہم اور اہتمام سے ہر حال کا یہ کام نہیں اسی بہت مصنف نے دیباچہ کتاب میں کیا ہے کہ یہ کتاب بہت اور نہایت میں میرے

جملا حدیث صحیح
 ۱۲۰۰۰

[illegible]

فانما من سكاو تھ لکھ دیا اور جہاں مطلب محال اور مشکل تھا اسکو تفصیل کر دیا اور جہاں ماموں کے نزدیک بجا نہ تھا مستجاب میں
تہا مصلحت کے شیعہ اور اہل سنت کے شہادت مابجا بھلائی کیے غرض کہ سچا مدینک لیل اسلام کے واسطے جو بعض بزرگ اکثر ملانے میں کوشش
ہو چکے تھے اسے جہاں عالم نے اور عالم تازہ اطفان دھتالے حضرت مولانا علی قادری ہلوی کی ہندی تفسیر اور مدینک طلب اعلیٰ کے واسطے
کافی میں نیکلاس کے حق میں تھے و نونکنا میں گویا دو گھنٹہ میں ہجرت دونوں جہاں کا انجام نظر پڑے یاد دہی ہجرت سے عرش میں لڑ سکے قنوی

کیا تجھے کمون حدیث کیا ہو	دورانہ وضع مصطفیٰ ہو	صوفی عالم حکیم دینی	اگر تے سے اسکی خوش بینی
بابا کے یہاں سے کون لایا	جسے پایا میں سے پایا	یہ شاہرہ محمدی ہو	انجمنہ راز احمدی ہو
مشتعل نہ ہو رازہ سنت	ہر ہر بن پنج و شش بدت	ہو تو میرے مصطفیٰ کی گفتار	ست ایکھ یکا توں کر کار
جب اس علی تو نقل کیا ہو	یان وہم خط کا دخل کیا ہو	ابنہ یادہ تو مجھے کر نہ کل	خوشیہ کے لگے کیا شعل
بالغرض فلاں تھام و کمال	اوستے تھا کیا کیا اسے حاصل	وہ بھی سی در کا الگ تھا	اگو خوش و امار و تھند تھا
ما فیہ ثابت ہیں تے دیکھے	ملفوظ محمدی کو اب لے	ناسق تھے اور کچھ ہوس ہو	قرآن وحی تھ مکتوب ہو
حق ہر گاہ حدیث خواست خرم	اور شد رسول فخر عالم	تھا علم حدیث سخت مشکل	اور من کے لوگ اب سے غافل
چاہا کہ رہیں نہ بھی محروم	ہو اثر جملہ سب سے مرقوم	مقبول نہیں کیا کتاب یارب	مشتہد ہو اس کے ان ترسب

الباب الاول

پہلے باب میں ہے حدیثین میں جسکے سب پرین ہر فتح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما ائمن باللہ فہو سلف الابرار اکابر
الصلوۃ و صام رمضان کان حقا علی اللہ ان ینزل حکمہ انجیۃ لہا حق فی سبیل اللہ و اللہ اعلم
فی امرہ صلوۃ الی و لک فیہا صحیح بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت عمرؓ فرمایا کہ سنت ہے وہ سنت خدا کو
اور اس کے پیچہ کو مانا اور نماز کو شیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کر مافعل کی راہ سے خود کو چاہا خدا پر اس کے شہدین
لیجنا خواہ اپنا وطن اسے خدا کی راہ میں جہاد کے واسطے چھوڑا ہو یا اوسی زمین میں ٹھہرے یا ہوس میں میدان ہوا فائدہ نہشت
لی پوری روایت بخاری میں یوں ہے کہ اصحاب عرض کیا کہ اگر ملے ہو تو ہم لوگوں کو خوشخبری سنائیو میں کہ بہشت ہے جہاں اور
اہریت پر موقوف نہیں حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں سو سو بلند درختے ہیں کہ خدا نے غازیوں کے واسطے تقریب کی ہیں
ہر ایک درختے میں اتنا فرق ہو جتنا آسمان اور زمین میں موجب تم خدا سے مانگو تو فودوس مل جائیگا کہ فردوس سب بہشتوں
کے درمیان میں ہو اور سب اونچی اور اوں سکے اور پھر خدا کا عرش ہو اور اوسے بہشت کی سب نہر میں ہیں ایمن ہر جہت ہوا
پر بہشت موقوف نہیں اصل نہایت کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہو لیکن تم بہت کو بہت کرو کہ نہت نہایت پر قناعت
کرو بلکہ بہت بلند رکھو جہاں کہ فردوس پاؤ چکے اگر بیشترین بہت میں حدیث میں فرشتوں اور خدا کی کتابوں کا اور تعداد
اور قیمت کا ایمان لانا ایمان نہیں فنا ہوا اس کے واسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو کبھی ضرور ایمان لا دیا کہ تمام قرآن اور حدیث
میں لکھا بیان ہو و ہر نماز روزہ کے ساتھ رکوع کا ذکر نہیں فرمایا اس کے واسطے کہ رکوع اور جہد صرف مالک پر فرض ہے ہر نماز میں پڑھیں

۲

اور نماز و زکوٰۃ و صوم پر فرض ہو کر ادا کرنا واجب تھا۔ یہ کہ بیان حکم عام بیان فرمانا منظور ہو اور حسب سہل و آسان ہونا کو شامل ہو
 مصنف علیہ السلام کی حدیث مقدم کی اس واسطے کہ ایمان علیہ السلام اور ان کی بیعت کی خبر جو بدو ان ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی و سنت
 نہیں **وَرَدْنِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمَّا خَلَدَ**
 روایت ہو کر حضرت نے فرمایا کہ جس نے پہلے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی لہ سے بھٹکا ہو کر جب تک اس کو سکون نہ پہنچو **وَف**
 بھولے بھٹکے جانور کو بڑھانے کو پہلے گھرمین باندھ رکھنا ورنہ نین اکثر مشرق کی گناہوں میں اس حدیث پر تقاضا کی علامت ہے
 یعنی بخاری اور مسلم دونوں میں یہ حدیث بالاتفاق ہو حالانکہ یہ صاف خطا ہو اس واسطے کہ صاحب جامع الاصول و شراح
 کا رد ہونی لگا ہوا کہ یہ حدیث صرف مسلم بن یحییٰ بخاری میں نہیں اور اس جز نے بھی صحیح بخاری میں دیکھا نہیں خالد
 اوہمیں اس شخص کی حدیث نہیں پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہو **قَالَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 سختی بیشک **فَقَالَ صَحِيحٌ بَخَارِي** اور صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کر حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلام مول ہو
 تو اس کو نہ بیچ نہ بیو نہ اس کو تول کر قبضہ میں نہ لاوے **ف** چاروں اماموں کا یہی مذہب ہے کہ غلام کو مول لینے والے کو
 بڑا اپنا قبضہ کیے دست نہیں اور امام شافعی کے نزدیک کوئی غیر غلام غلام نہیں اور ابی ہریرہ قبضہ بیچا ورنہ نہیں اور امام
 اعظم کے مذہب میں نہیں اور ابی ہریرہ قبضہ بیچنا شرط نہیں بانی سبغہ وولات میں قبضہ شرط ہے بقول وہ مال ہو جو ایک جگہ
 سے دوسری جگہ جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین **قَالَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَا يَبِيعُ بَاغِيًّا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهَا الْمُبْتَاعُ وَهِيَ ابْتِاعَ عَبْدًا أَوْ مَالًا لَدَى بَاغِيٍّ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهَا الْمُبْتَاعُ
 صحیح بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کر حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کعبور کے ذریعہ کوگا بھجا بیوند
 کر کے نہ بعد دیا و سکے پھل کا مالک اس وہی جو جس نے بھاگ کر مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے
 تو اس کے پاس مال کا وہی مالک جو جس نے اس کو بھاگ کر مول لینے والے نے اس مال کی بھی شرط کر لی **وَف** کعبور
 کا ذریعہ زور مادہ ہوتا ہوا مادہ کی بانی حیر کے نہ کی بانی اوس میں پوچھ کر تے ہیں تو بہت پھلتا ہوا امام شافعی اور مالک اور
 احمد کا یہی مذہب ہے کہ بعد بیوند کے پھل کا مالک ذریعہ والا پھل اور اگر شرط کر لیوے والا مالک پھل اور
 امام اعظم کے مذہب میں جب ذریعہ کا پھل نہ ہو گیا تو ذریعہ کے کہنے سے پھل نہیں بک جاتا خواہ بیوند ہوا ہو یا نہ ہوا ہو
 یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں میں ہے اکثر نسخوں میں اس حدیث پر صحیح مسلم کی علامت ہے جو غلام **قَالَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ**
عَلَيْكَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ يَشْتَرِيْنَ كَأَحْسَنِ الْكِهْنِ كُنْ لَكَ سِتْنَانِ هَذَا النَّكَاحُ بَخَارِي اور مسلم میں حضرت
 عائشہ سے روایت ہو کر حضرت نے فرمایا کہ جو بچا جاوے بیویوں سے کتنی چیزیں بھراؤں کے ساتھ بھلائی کرے تو
 بیٹیاں قیامت میں اس کے آگے آجاویں گی اس کو دوزخ سے بچاؤنگی **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
 ہو کر ایک عورت دو بیٹیاں لیے میرے پاس سوال کرتی آئی اس وقت کچھ موجود تھا میں نے ایک کعبور دے اپنے آپ دکھائی
 دو کعبورے کر کے اپنی دونوں بیٹیوں کو دی اور علی کی بیٹی نے حضرت عائشہ سے یہ حدیث سنی یعنی بیٹیاں نہ کر کے مالش
 پر جس نے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچاؤنگی **قَالَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** کہ اس کو دوزخ داری سکھائے اور کھار داری میں نہایت سخت

۵
 اور اس میں
 التبعیہ کی
 الدلیل جمعہ

مسلم بن ابی بکرؓ کہ حضرت فرمایا کہ میں نے ابھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے وقت سے تم سب بجا لایا ابھی میری آنکھیں
 نہ کھلیا اور جب کجا بھرا ہوا تو اسکے گناہ بخشے گئے اور وقت سے پہلے میرے ہاتھ اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو غصے کے وقت
 انکار کیا لایا تو اسے بیوہ کا مکر **اور** اٹھارہ روزہ من کو صفا کا حسن اوصاف کو سخت حکایا کہ میں جسید
 حتیٰ کہ من تحتی اطلاق مسلم بن ابی بکرؓ کہ حضرت فرمایا کہ میں نے بہت ابھی طرح وضو کیا تو اس کے ہاتھ
 سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ انھوں نے اپنے سے نکل جانے میں **من** ابھی گھر پر ہے **من** کنی حکا فلیست یثنیٰ **ومن** من
 فلیقون بخلافین دین ابی بکرؓ کہ حضرت فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر ان کو صاف کرے اور جو میل
 لے تو چاہیے کہ طاف لے یعنی تیرے پاس **ق** عثمان بن عفانؓ کہ کو صفا کو صفا فی حدیث فام کو صفا کو صفا
 کا لکھن شرفیہ فاما فکفہ غفر کہ ما فکفہ **من** کہ یہ **فاکہ** حدیث کو صفا لکھا ہماری اور مسلم بن ابی بکرؓ
 حضرت عثمانؓ کہ حضرت فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے میں نے وضو کیا تو چھ کھڑے ہو کر رکعت وضو کرے تا کہ اس کے
 دایرہ میں خیال کرے تو اس کے اگلے گناہ معاف ہو جائیں گے بعد ازاں اس وقت حضرت فرمائی کہ میں نے ابھی وضو کیا
 اب ان ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدن میں اتالی نماز نہیں بول کر لایا پھر دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس کے بدن میں
 ثواب ملے گا پھر تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ وضو کا طریقہ ہے اور اگر گناہ نہیں کرنا کا **من** سید علیؓ کہ کو صفا کو صفا
 را جلیک و ما یکنی **من** کو صفا کو صفا کہ یا بخند ہماری میں دایرہ میں ہر سال بن بعد حضرت فرمایا کہ میں نے وضو کیا
 اور جو اسکے دونوں چہرے میں ہر قسمی حرام کاری کرے اور جو صاف ہو اس کا جو دونوں چہرے میں ہر قسمی زبان سے جو کلمہ
 زبانی غیب کرے حرام مل نکالے تو میں اس کے واسطے بہشتی فضاں ہوں **من** اگر لکھنا نہیں دونوں غلام ہوتے ہیں
 من انکور و کا بہشت کو **باب** ابن عمرؓ کہ سچا کہ منکم النعمۃ فلیعزل ہماری اور رسولؐ کہ دین محمدؐ باس میں
 عمرؓ کہ حضرت فرمایا کہ جو جبہ کا دوہا **من** عثمان بن عفانؓ کہ جیسا کہ منکم النعمۃ فلیعزل ہماری میں دایرہ میں حضرت عثمانؓ
 سے کہ حضرت فرمایا کہ جو من کے لشکر کا سامان درست کر دیا تو اس کے لیے بہشتی **من** کہ ابی عامرؓ کہ منکم النعمۃ فلیعزل ہماری میں دایرہ میں
 سے سواروں کی اور حضرت عثمانؓ کی والی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سالانہ کچھ تھا تکی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت نے
 اس لشکر کے مسلمان کر دیا تو کو بہشت کا وعدہ کیا اور حضرت عثمانؓ نے اس لشکر کا سامان کو بایا جو سواروں اور دھڑا شرفیان اور خدا
 میں دایرہ میں بہشت بہت اعلیٰ ہے جو شرفیوں کو لینے اور میں ابھی چھلے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام نہ کرنا کہ **ق** لکھ
 من انکور و کا بہشت کو **باب** ابن عمرؓ کہ سچا کہ منکم النعمۃ فلیعزل ہماری اور رسولؐ کہ دین محمدؐ باس میں
 عمرؓ کہ حضرت فرمایا کہ جو جبہ کا دوہا **من** عثمان بن عفانؓ کہ جیسا کہ منکم النعمۃ فلیعزل ہماری میں دایرہ میں حضرت عثمانؓ
 سے کہ حضرت فرمایا کہ جو من کے لشکر کا سامان درست کر دیا تو اس کے لیے بہشتی **من** کہ ابی عامرؓ کہ منکم النعمۃ فلیعزل ہماری میں دایرہ میں
 سے سواروں کی اور حضرت عثمانؓ کی والی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سالانہ کچھ تھا تکی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت نے
 اس لشکر کے مسلمان کر دیا تو کو بہشت کا وعدہ کیا اور حضرت عثمانؓ نے اس لشکر کا سامان کو بایا جو سواروں اور دھڑا شرفیان اور خدا
 میں دایرہ میں بہشت بہت اعلیٰ ہے جو شرفیوں کو لینے اور میں ابھی چھلے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام نہ کرنا کہ **ق** لکھ
 من انکور و کا بہشت کو **باب** ابن عمرؓ کہ سچا کہ منکم النعمۃ فلیعزل ہماری اور رسولؐ کہ دین محمدؐ باس میں
 عمرؓ کہ حضرت فرمایا کہ جو جبہ کا دوہا **من** عثمان بن عفانؓ کہ جیسا کہ منکم النعمۃ فلیعزل ہماری میں دایرہ میں حضرت عثمانؓ
 سے کہ حضرت فرمایا کہ جو من کے لشکر کا سامان درست کر دیا تو اس کے لیے بہشتی **من** کہ ابی عامرؓ کہ منکم النعمۃ فلیعزل ہماری میں دایرہ میں
 سے سواروں کی اور حضرت عثمانؓ کی والی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سالانہ کچھ تھا تکی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت نے
 اس لشکر کے مسلمان کر دیا تو کو بہشت کا وعدہ کیا اور حضرت عثمانؓ نے اس لشکر کا سامان کو بایا جو سواروں اور دھڑا شرفیان اور خدا

ابی بکرؓ کہ حضرت فرمایا کہ میں نے ابھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے وقت سے تم سب بجا لایا ابھی میری آنکھیں نہ کھلیا اور جب کجا بھرا ہوا تو اسکے گناہ بخشے گئے اور وقت سے پہلے میرے ہاتھ اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو غصے کے وقت انکار کیا لایا تو اسے بیوہ کا مکر اور اٹھارہ روزہ من کو صفا کا حسن اوصاف کو سخت حکایا کہ میں جسید حتیٰ کہ من تحتی اطلاق مسلم بن ابی بکرؓ کہ حضرت فرمایا کہ میں نے بہت ابھی طرح وضو کیا تو اس کے ہاتھ سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ انھوں نے اپنے سے نکل جانے میں من ابھی گھر پر ہے من کنی حکا فلیست یثنیٰ ومن من فلیقون بخلافین دین ابی بکرؓ کہ حضرت فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر ان کو صاف کرے اور جو میل لے تو چاہیے کہ طاف لے یعنی تیرے پاس ق عثمان بن عفانؓ کہ کو صفا کو صفا فی حدیث فام کو صفا کو صفا کا لکھن شرفیہ فاما فکفہ غفر کہ ما فکفہ من کہ یہ فاکہ حدیث کو صفا لکھا ہماری اور مسلم بن ابی بکرؓ حضرت عثمانؓ کہ حضرت فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے میں نے وضو کیا تو چھ کھڑے ہو کر رکعت وضو کرے تا کہ اس کے دایرہ میں خیال کرے تو اس کے اگلے گناہ معاف ہو جائیں گے بعد ازاں اس وقت حضرت فرمائی کہ میں نے ابھی وضو کیا اب ان ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدن میں اتالی نماز نہیں بول کر لایا پھر دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس کے بدن میں ثواب ملے گا پھر تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ وضو کا طریقہ ہے اور اگر گناہ نہیں کرنا کا من سید علیؓ کہ کو صفا کو صفا را جلیک و ما یکنی من کو صفا کو صفا کہ یا بخند ہماری میں دایرہ میں ہر سال بن بعد حضرت فرمایا کہ میں نے وضو کیا اور جو اسکے دونوں چہرے میں ہر قسمی حرام کاری کرے اور جو صاف ہو اس کا جو دونوں چہرے میں ہر قسمی زبان سے جو کلمہ زبانی غیب کرے حرام مل نکالے تو میں اس کے واسطے بہشتی فضاں ہوں من اگر لکھنا نہیں دونوں غلام ہوتے ہیں من انکور و کا بہشت کو باب ابن عمرؓ کہ سچا کہ منکم النعمۃ فلیعزل ہماری اور رسولؐ کہ دین محمدؐ باس میں عمرؓ کہ حضرت فرمایا کہ جو جبہ کا دوہا من عثمان بن عفانؓ کہ جیسا کہ منکم النعمۃ فلیعزل ہماری میں دایرہ میں حضرت عثمانؓ سے کہ حضرت فرمایا کہ جو من کے لشکر کا سامان درست کر دیا تو اس کے لیے بہشتی من کہ ابی عامرؓ کہ منکم النعمۃ فلیعزل ہماری میں دایرہ میں سے سواروں کی اور حضرت عثمانؓ کی والی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سالانہ کچھ تھا تکی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت نے اس لشکر کے مسلمان کر دیا تو کو بہشت کا وعدہ کیا اور حضرت عثمانؓ نے اس لشکر کا سامان کو بایا جو سواروں اور دھڑا شرفیان اور خدا میں دایرہ میں بہشت بہت اعلیٰ ہے جو شرفیوں کو لینے اور میں ابھی چھلے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام نہ کرنا کہ ق لکھ من انکور و کا بہشت کو باب ابن عمرؓ کہ سچا کہ منکم النعمۃ فلیعزل ہماری اور رسولؐ کہ دین محمدؐ باس میں عمرؓ کہ حضرت فرمایا کہ جو جبہ کا دوہا من عثمان بن عفانؓ کہ جیسا کہ منکم النعمۃ فلیعزل ہماری میں دایرہ میں حضرت عثمانؓ سے کہ حضرت فرمایا کہ جو من کے لشکر کا سامان درست کر دیا تو اس کے لیے بہشتی من کہ ابی عامرؓ کہ منکم النعمۃ فلیعزل ہماری میں دایرہ میں سے سواروں کی اور حضرت عثمانؓ کی والی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سالانہ کچھ تھا تکی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت نے اس لشکر کے مسلمان کر دیا تو کو بہشت کا وعدہ کیا اور حضرت عثمانؓ نے اس لشکر کا سامان کو بایا جو سواروں اور دھڑا شرفیان اور خدا

15

ایک شخص کہتا کہ ابراہیم علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اگر تیرا خدا ہے تو میری طرف سے دعا ہے کہ میں تیرے ساتھ رہوں اور تیرے ساتھ رہنے سے میری قوم کو نصرت ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے تم سے دعا کی ہے کہ تم میری قوم بنو اور میری قوم بننے سے تم میری قوم بنو۔

159

کائناتیں
طیعامن خود

150

یہ حضرت اوس بن حنینؓ نے فرمایا کہ میں نے یہ سب کلام جو اہل شیعہ لایسویات کو بولی تھی صحیح اٹھو ہر گز میں کانت عندہ
مطلوبہ لکھ دینا ورنہ غرضہ کو شک ہو گا۔ لکن اہل ان کے کہیں کہ نہ دینا تو کلام نہ ملے گا۔
ان کا کہنا کہ اصل اصاحیح و نہ یہ کہ اصل و نہ ان کہ نہ لکھنا کہ احسنات اس حدیث میں سیات صاحبہ
نہیں علیہ غباری میں ابوجبر نے روایت کی کہ حضرت فرما لیا کہ میرے کچھ نظریہ ہوں ہیں بھائی مسلمان کا خواہ اس کی برکات ہو یا
اور جبر کا یعنی جان مال کا تو سب میرا ہے اس سے منشا ایسا ہے کہ میں نے اپنے شیخ کی نزدیکی کے لئے کچھ نہ کیا کہ
ہو گیا تو اسے ایک بھائی کے لئے غلام کو لے گیا وہ بھائی کے ایک کچھ بھی بن گیا نہ ہو گیا تو غلام کے لئے لیا گیا نہ اسے لایا گیا
یعنی میرے لئے گن ہوں کہ لاؤں گے اس کے واسطے فروغ میں جاؤ گی **ف** انہاء متوجہ میں کہ انہاء نے بڑبڑا گئے وہ سوار گئے تو وہ
کر رہے یا اسے فصل معاف ہو جائے بڑبڑا گئے کہ نہ انہاء نے منہ معاف ہو تو وہ سوار قیامت کا ڈر ہوا اسکو لازماً کہ نہ اس کے قصور
کیے ہوں اس لئے معاف لائے تو انہاء نے معافی کی کہ خواہ وہ میرے بڑبڑا گئے کہ نہ انہاء نے منہ معاف ہو تو وہ سوار قیامت کا ڈر ہوا اسکو لازماً کہ نہ اس کے قصور
دعا باری کیسے حال آیا ہو تو وہ سوار بڑبڑا گئے اور اگر کسی کو لایا ہو تو غرضت کیا ہو تو وہ سوار بڑبڑا گئے کہ نہ انہاء نے منہ معاف ہو تو وہ سوار قیامت کا ڈر ہوا اسکو لازماً کہ نہ اس کے قصور

151

صديق العبد
نبي عفو كل ذنب

[illegible]

روایت ہے کہ حضرت ایک زعمی راویوں نے عرض کی یا رسول اللہ! حضرت کو یوں ہی ہر تفسیر سے حدیث فرمائی ہو
 وہ ان ہی طرح گذر رہے ہیں کہ جی میں آگیا کہ جابر بنی کے بیچے گئے کالہ ہی ہر حضرت نے اس کو کھلوادیا پھر اپنے ہاتھ سے وہ ان ہانی خیر کا
 جو رات ہوئی تیرا کھل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اس کے لئے اس کا بیچ بھاجا بیٹھ لیا کہ کہو کہ میں ان میں گھر میں جا کاہان
 قصہ یہ کہنا جو وہ ہر حضرت سے صبح کو کھانے کا ماریا لے کر دیا وہ سب کے لئے کہ ان میں سے ایک نے کہا کہ ان کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا حرم میرا دوہرہ شریک بھائی ہر طرف اس کے لئے حضرت نے کہا کہ اس کے لئے اس کے لئے
 بیٹی سے نکاح کیجئے تفسیر سے حدیث فرمائی کہ ایسی دو دھکرتے سے وہ تیرے ہی ہوتی تو کھانے میں نہین ہو کھانے کے لئے
 بن النعمان ان کو حرمی لا کھانے میں آئے کہ من عذک واللہ فی نفسی یہ کہ ان کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 النعمان لا یلک العربیۃ عنی کو حرمیہ مسلمان بن محمد بن یحییٰ ان روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حرمی نہین کا
 ہر دوہرہ کا جیسے شہرہ شہرہ عداوت دوہرہ ہر کوئی جس کا ہر میں میری جان ہر کہ میں تیرا کافر لوگوں کو اس کو اس سے ہانکا
 جیسے مہر اپنے حضرت سے کھانا روز کا کھانا میں ایک شہر کا نام ہر میں میں ایک شہر کا نام ہر میں میں
 جیسے ایک عداوت ہر دوہرہ کے لئے اس کو حرمی سے دور رہنے کا حکم دیا کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ہر کوئی کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 غالبیہ سے فرمایا کہ ایسا ہر حضرت نے حدیث غالبیہ سے فرمایا کہ ایسا ہر حضرت نے حدیث غالبیہ سے فرمایا کہ ایسا ہر
 یہ کہ حالت یعنی حالت میں جہنم اندر کیا کیا ہر حضرت نے حدیث فرمائی کہ میں ہر کوئی کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 رخ المسوون بنی خمرہ وحر وان بن النعمان کمالہ بن النعمان فی تحیل القم طریقۃ محمد و
 کانت النعمان قال کہ ان کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ہوئی کہ خالد بن لیث کے سواروں کو لیے غنیمت میں آگاہ کر کے ہر کوئی کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 میں کے کہ ہر حضرت نے فتح کے سے پہلے غنیمت کا ارد کیا اور چاہے اطلاع فرمائی کے کہ میں چاہتا ہوں کہ میں ہر حضرت کو
 خالد کا حال معلوم ہوتا ہے حدیث فرمائی کہ ہر کوئی کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 معلوم ہو گا خالد بن لیث کو فتح کے سے پہلے ہر کوئی کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 روایت فرمائی کہ میں ہر کوئی کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 انہو ہر کوئی کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ابو ہر کوئی کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا مہر تھا کہ اس کو گشت کرتے تھے اور اپنا مال لوگوں کو بچھتے پھرتے تھے کہ ان کوئی نہین سب سے معلوم
 ہوئی وہ اس کو بلال الشیخ کا ایک عورت سے بچھا کہ اس کو آدمی کو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 انہو ہر کوئی کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

وہ بھی کہ حضرت نے حدیث فرمائی میں میرٹ سے علوم ہو کہ شعر کہنا درست ہو نہ لکھنا اور کلام مضروب سے کہنے کے مخالف ہو
 قَالُوا كَذِبًا إِنَّكَ لَشَدِيدُ الْحُجْمِ كَمَا أَشْهَدُكَ أَحْمَدُ قَائِدُ عَمَلِ الصَّالِحِينَ قَامِي وَأَوْسَرُ لُجُزٍ
 ۳۳۳ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری کئی نعمتیں تیری اور جو غنیمتیں کا وقت تیرا ہے ہر ایک سے بہت زیادہ ہر ایک کو
 ان میں سے علم کی گری و روزی کی گری کا نمونہ تیری اور جو غنیمتیں کا وقت تیرا ہے ہر ایک سے بہت زیادہ ہر ایک کو
 ۳۳۵ ہر ایک گری کے موسم میں ظہر کی نماز اور ان نعمتیں میں محمد سے وقت بہت کم ہے بس پرانے علم کا عَالِمُہُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ
 لَمَنْكَ اللَّهُ صَنِيعٌ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَلٌ أَهْبَأَ مِنْ عَمَلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَلٌ أَهْبَأَ مِنْ عَمَلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَلٌ أَهْبَأَ مِنْ عَمَلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 رِجَالًا مَبْرُورًا بِتَرْقِيَاتِ مَنَاصِدِ زَكَاةٍ وَبِهَذِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَلٌ أَهْبَأَ مِنْ عَمَلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَلٌ أَهْبَأَ مِنْ عَمَلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 ۳۳۶ بیت جمعی گوئی و ذکر سید عالم دلاؤ تو اس کو دنیائی اس کی آخرت لاحق برہمائی عَالِمُہُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ
 لَمَنْكَ اللَّهُ صَنِيعٌ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَلٌ أَهْبَأَ مِنْ عَمَلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَلٌ أَهْبَأَ مِنْ عَمَلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَلٌ أَهْبَأَ مِنْ عَمَلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر سب سے زیادہ برتر ہے کہ ایک مشورین قیامت کے دن وہ آدمی ہو جس کا لوگ ملنا چھوڑ دینا
 دینی زبان و روزی اور گامی کے در سے اور ایک روایت میں ہے کہ فرقہ کی ایک روایت ہے کہ آیا ہر طلبہ بنوں کا ایک ہر
 ۳۳۷ نَمَّا لَكَ طَوْلٌ سَلَوٌ لَكَ سَجَلٌ وَفَصَحٌ خُطْبَتِهِ مَعْنَتُهُ مِنْ فِقْهِهِ وَكَاطِلُوا الصَّلَاحِ وَالْخَيْرِ وَالْمُحْتَطَبَةِ
 مسلمین میں عارف سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نماز کو ہر گاہ اور خطبہ کو گھٹانا پاتا ہے اور اس کی دانائی اور علم ہی کا
 تم نماز کو پڑھنا اور خطبہ کو مختصر اور کر کے پڑھا کر و ف خطبہ سبیل ان کی نصیحت کے واسطے ہے کہ عبادت پرستند
 اور نماز و عبادت ہو تو جسے بھارت و رت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو پڑھنا تو وہ جتنے ہو کہ اس طرح ہو گیا اور جسے خطبہ کو
 است لہذا جو پڑھا اور نماز کو گھٹا جیسا اس نے نہیں لکھا تو اسے نام کرتے ہیں وہ نادان ہو کہ لوگوں کو تو خطبہ میں اطاعت شروع
 اور عبادت کی نصیحت کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرنا کہ غامضی عہد عبادت میں جلدی چلتا ہے اور میں سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ سبیل
 ۳۳۸ پڑا پڑھا اور نماز میں جلدی کرنا نہایت مکرور ہو اور صاف حماقت ہے کہ ان کو حاشیہ کہ آئی کی تم قریب آیات اللہ
 قَسَمْتُ لَكُمْ أَنَّكُمْ لَا تَرَوْنَ عَمَلًا مِنْ عَمَلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَلٌ أَهْبَأَ مِنْ عَمَلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَلٌ أَهْبَأَ مِنْ عَمَلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 ۳۳۹ یعنی ان کو سب سے زیادہ بھارت و رت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو پڑھنا تو وہ جتنے ہو کہ اس طرح ہو گیا اور جسے خطبہ کو
 لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْفَنَاءَ فَتَكُونُوا مِنَ الْفَائِزِينَ كَمَا كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْفَنَاءَ فَتَكُونُوا مِنَ الْفَائِزِينَ كَمَا كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْفَنَاءَ فَتَكُونُوا مِنَ الْفَائِزِينَ
 عارف سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عبادت نہایت مکرور ہے اور میں نے اس حالت میں ذکر اور اس کو سبیل ان میں شاید
 وہ اپنے طلبہ کو مجھے بتا رہا ہے کہ ف حضرت عارف سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے طلبہ کو بتایا کہ
 اپنے قہر میں میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت نے فرمایا کہ اس کو کو بھیجی ہوئی میں نے لکھا
 حضرت عثمان نے تو حضرت کو دیکھ کر اپنے کپڑے پہنے اور کو پڑھا اور جب سب سے پہلے تو نبی بھیجا حضرت نے مدین کہنے آپ کو سے
 ہی لکھتے تھے عارفوں نے کو بھیجی دے ہی لکھتے تھے عثمان کے آتے ہی اپنے کپڑے پہنے ہر گاہ کہ سب سے پہلے حضرت نے حدیث فرمائی
 ۳۵۰ یعنی عثمان جیسا کہ سب سے پہلے میں نے کھول کر ہر گاہ کہ سب سے پہلے حضرت نے حدیث فرمائی

بولای بیان کرین اور بت تیری باکی بولین حضرت کہا بھرتی تعالیٰ فرمایا ہی سو گیا مجھے مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ وہ ہشت مانگتے
 ہیں حضرت فرمایا خدا فرمایا کہ کیا اونھوں نے ہشت کو دیکھا ہے حضرت فرمایا فرشتے کہتے ہیں عرض الیٰ یرضین او سکودیکھا ہے حضرت
 فرمایا بھرتی تعالیٰ فرمایا ہی سو اونکا کیا حال ہو چو اوکو کچھ تعجب نہ فرمایا فرشتے کہتے ہیں کہ اگر اسے او سکودیکھا ہا دیں تو او سکودیکھا بڑا لالچی
 من جاوین اور بت او سکو ملکیہ اچہ نہایت او سکے خوش کرین خدا فرمایا ہی سو کہ جس سے پناہ مانگتے ہیں حضرت فرمایا فرشتے کہتے ہیں کہ خوش
 پناہ مانگتے ہیں حضرت فرمایا ہی تعالیٰ فرمایا ہی سو کیا اونھوں نے خوش کو دیکھا ہے حضرت فرمایا فرشتے کہتے ہیں عرض الیٰ یرضین او سکودیکھا ہے
 او سکودیکھا حضرت فرمایا خدا فرمایا ہی سو کیا اونکا کیا حال ہو چو او سکو کچھ تعجب نہ فرمایا فرشتے کہتے ہیں کہ اگر اسے دفع کو دیکھیں تو ہشت
 سے بچا گیا ہی بہت او سکے درین فرشتوں کے کہ جسے وہ گن بمان کی کشتن تپا ہیں حضرت فرمایا بھرتی تعالیٰ فرمایا ہی سو کہ تو کچھ
 کہتا ہوں کہ سینہ اونکو نہا حضرت نے فرمایا کہ او ان فرشتوں میں سے کہ فرشتہ اوتا ہو کہ اسے سب او سکے غیاں آری ہو ہی تھا وہ اس کو دین
 نہیں جس نے کچھ کہی کہ تو یا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسے لوگ ہیں کہ انکے ساتھ کاہنہ والا ہوت نہ ہیں جو تاہی ہونکے پانچنے
 کی برکت کو دیکھیں بخشا گیا اگر وہ ذکر نہ تھا **ح** اصیٰ ربک ذکر الہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیائی اور جوت و انجی فرمایا
 میں ہے میں ہوں نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ انکوں کی محبت فرستہ بکار ہوگی **ق** انبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی المیزان **ع** من لولہ فی المیزان **و** احدی تو محقق وہ طوق لہا فی السماء فی زوی عزم صفا سئلوا ان
 میں لکھوں میں فیہا **ا** خلون طوق علیہم اللو غمرن فلا یزای کعبہم بکعبہ انما یزای بوزن
 ہشت روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر پاندے کے واسطے ہشت میں ایک خیمہ ہوا کہ ہر مونی کا لہذا ہوا اسکا آسمان میں اور
 روایت ہو کہ ہر کو لہذا اسکا ساتھ ہو کہ ایمان رکھی اور میں میدان ہوئی کہ اونیں کھو کا کیا جاوے کہ دو ہستہ نہ دیکھ کاہنہ کی کشتی کے
 سبب **و** انکے ان لکھ طلبہ کہ کس کس کا ان ظہر کا حاضرا قالین کعبہ معنا **ق** الہ سند سخن وجہ الے
 دیکر سلو انی ہشت روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ البتہ ہا لکھ طلبہ یعنی ہر کسی ان میں جاہن ہونکے باسجاری وجود ہو
 وہ ہما سے ساتھ ہوا و ہر ہشت نے ہشت کے چہرے بنیاد **ف** فریش کا فائدہ بیشمار کہ ہوا اگر کچھ اور حضرت نے
 وہاں طسیر لکھ کچھ تھوچہ ہونے ہشت کہ انکے نے کی فروری حضرت اسباب یہ دعوت دانی الیٰ علیہ السلام طلبہ لکھ کہ ہر غمور
 نو بوق **و** ان عتبا من ان لکھ سما **ق** الہ حیث شرب لکبا خود عا عا کفہ کفہ من عانی و ہون
 علیہم بن عیاشی روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ البتہ میں نے بنی ہر حضرت نے فرمایا جب دھوکا ہوا یا تھا چہرانی نکار کر کہ **ف**
 اصیٰ ربک معلوم ہوا کہ تب عیاشی نے کچھ تو قلی اسات **و** ق رافع من خلد فی ان طہر و الہما کوا و الہما کوا و الہ
 ان خوش نما عا او سکون من دفع من نہی شے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ البتہ ان چہرے کا لہذا میں نے ہر کشتی ہونے میں چھینکے
 پھر کئے وہ چہرے میں **ف** روایت ہو کہ اسے اوت بجا گیا تھا بانی نہ دیتا تھا کہینے اسدہ بہت مارا پھر او سکاسلہ
 نہت ہو چھا حضرت نے حدیث فرمائی یعنی جب بالو جانور خوشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لکے کہ اسکو دفع کہیے تو اسکو سدا کہہ دیا
 زور کھو کہ وہ حلال ہو جاوے جیسا کہ چلی جانور میں ہی حکم ہو اور اس طرح جو جانور نہ کونے نہ مارا نہ کھارے شے تو جانور فایز ہو
 حال **و** انکے ان ماکہ الیٰ الخیل علی طبع انیض ماکہ الہا و رفیق اصغر و من انہما عاکرا کو سبکی

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

اذا لم تستحق ما صنعت بما رزق من الله من رزقه فربما لا اكل من غيري كل امرئ لو كان سني ما بين
بالي من ومنه ان كانت من رزقه بكم شرم من رزقه ان يخلق في رزقه من رزقه ان يخلق في رزقه من رزقه
يدين به من رزقه بكم شرم من رزقه ان يخلق في رزقه من رزقه ان يخلق في رزقه من رزقه
بأنه يخلق في رزقه بكم شرم من رزقه ان يخلق في رزقه من رزقه ان يخلق في رزقه من رزقه
فان الله سبحانه واذ لم يخلق في رزقه بكم شرم من رزقه ان يخلق في رزقه من رزقه ان يخلق في رزقه من رزقه
موسى ياربنا وكيف لي به قال تأخذ معك حوتا فتجعلها في مكنان فتعلمه في مكنان فتعلمه في مكنان
فأخذ حوتا فجعلها في مكنان فتعلمه في مكنان فتعلمه في مكنان فتعلمه في مكنان
وصاروا سحرة ما كادوا يصرعوا في الكسوف فخرج من مكنان فسطوا في البحر فالتفتوا
في البحر فصاروا سحرة ما كادوا يصرعوا في الكسوف فخرج من مكنان فسطوا في البحر فالتفتوا
انهم يخرجون يا نحوت ما انطلقا ببقية يومهم ما ليكنيهما حتى اذا كان من الغد قال موسى
لنساءه اني انا قد اذنت لهن من سفر كاهن اصبأ قال لي لو يجد من سبي الصبأ حتى ما واد
الملك ان الذي امر به الله به قال له فتاها ان اذنت لهن من سفر كاهن اصبأ قال لي لو يجد من سبي
الملك ان الذي امر به الله به قال له فتاها ان اذنت لهن من سفر كاهن اصبأ قال لي لو يجد من سبي
من سبي ذلك ما كنت تبغ فان اذنت لهن من سفر كاهن اصبأ قال لي لو يجد من سبي
واذا اخرج من سبي لهن من سفر كاهن اصبأ قال لي لو يجد من سبي
يحيى اسرائيل قال نعم ان كنت لهن من سفر كاهن اصبأ قال لي لو يجد من سبي
الذي على علم من علم الله على سبي لا علمك وانت على علم من علم الله على سبي لا علمك
سبحان الذي ارسل الله صابرا على ما اصابه من رزقه ان يخلق في رزقه من رزقه ان يخلق في رزقه من رزقه
حتى احدث لك حيلة ذلك فانطلقا بمنشيان على ساحل البحر فمرت سفينة فكلوا من ثمرات
الحقل ففرقوا ففرقوا ففرقوا ففرقوا ففرقوا ففرقوا ففرقوا ففرقوا ففرقوا ففرقوا
الواجب السفينة بالقدوم فقال له موسى قوم فحملوا يا يعقوب لعلنا نلحقكم الى سفينةكم ففرقوا
لشعوب اهلها القديس حيث نسوا انهم قالوا لم يقل انك لن تستطيع معي صديقا قال لا نوالا اخذ في
بما نسبك ولا في هفني من امر عيسى قال وقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وكان
الذي لم يزل من سبي ربهما ان قال صبا عصفور فوقع على حوت السفينة فذكر في البحر ففرقوا
فقال له اخبروا عيني وعلمك من علم الله اني انا قد اذنت لهن من سفر كاهن اصبأ قال لي لو يجد من سبي
شعوب حمار من السفينة فبكيتهما فسيان على الساجد اذ اقبلت لهما فكلوا من ثمرات
فأخذ اخبر برأسه بيده فافتلعه بيده فقتله فقال له موسى اذنت لهن من سفر كاهن اصبأ قال لي لو يجد من سبي

٨٥

۳۲۱

انکم تریب کی اور علیہ من ہر اکس را فی انکھ افئل انجو ہا امی یقنی ام سلکوہم انس بن مالک بن عمار اور سلم
بن انس سے روایت ہے کہ حضرت فزاعہ نے فرمایا کہ تم میرا ساتھ لے کر مسلمان بن جاؤ۔ اس کی کلام تھا
ف حضرت عیینہ بن مسعود امیر مدینہ کسکی اور عورت کھڑی تھیں کہ سب سے پہلے جہان حضرت کے یہ دیکھو انکی اور سب کے جاننا

۳۲۲

کان وہا من علیہ من ہر اکس را فی انکھ افئل انجو ہا امی یقنی ام سلکوہم انس بن مالک بن عمار اور سلم
بن انس سے روایت ہے کہ حضرت فزاعہ نے فرمایا کہ تم میرا ساتھ لے کر مسلمان بن جاؤ۔ اس کی کلام تھا
ف حضرت عیینہ بن مسعود امیر مدینہ کسکی اور عورت کھڑی تھیں کہ سب سے پہلے جہان حضرت کے یہ دیکھو انکی اور سب کے جاننا

۳۲۳

سب سے پہلے جہان حضرت کے یہ دیکھو انکی اور سب کے جاننا
ف حضرت عیینہ بن مسعود امیر مدینہ کسکی اور عورت کھڑی تھیں کہ سب سے پہلے جہان حضرت کے یہ دیکھو انکی اور سب کے جاننا

۳۲۴

ف حضرت عیینہ بن مسعود امیر مدینہ کسکی اور عورت کھڑی تھیں کہ سب سے پہلے جہان حضرت کے یہ دیکھو انکی اور سب کے جاننا
ف حضرت عیینہ بن مسعود امیر مدینہ کسکی اور عورت کھڑی تھیں کہ سب سے پہلے جہان حضرت کے یہ دیکھو انکی اور سب کے جاننا

۳۲۵

ف حضرت عیینہ بن مسعود امیر مدینہ کسکی اور عورت کھڑی تھیں کہ سب سے پہلے جہان حضرت کے یہ دیکھو انکی اور سب کے جاننا
ف حضرت عیینہ بن مسعود امیر مدینہ کسکی اور عورت کھڑی تھیں کہ سب سے پہلے جہان حضرت کے یہ دیکھو انکی اور سب کے جاننا

۳۲۶

ف حضرت عیینہ بن مسعود امیر مدینہ کسکی اور عورت کھڑی تھیں کہ سب سے پہلے جہان حضرت کے یہ دیکھو انکی اور سب کے جاننا
ف حضرت عیینہ بن مسعود امیر مدینہ کسکی اور عورت کھڑی تھیں کہ سب سے پہلے جہان حضرت کے یہ دیکھو انکی اور سب کے جاننا

۳۲۷

ف حضرت عیینہ بن مسعود امیر مدینہ کسکی اور عورت کھڑی تھیں کہ سب سے پہلے جہان حضرت کے یہ دیکھو انکی اور سب کے جاننا
ف حضرت عیینہ بن مسعود امیر مدینہ کسکی اور عورت کھڑی تھیں کہ سب سے پہلے جہان حضرت کے یہ دیکھو انکی اور سب کے جاننا

۳۲۸

ف حضرت عیینہ بن مسعود امیر مدینہ کسکی اور عورت کھڑی تھیں کہ سب سے پہلے جہان حضرت کے یہ دیکھو انکی اور سب کے جاننا
ف حضرت عیینہ بن مسعود امیر مدینہ کسکی اور عورت کھڑی تھیں کہ سب سے پہلے جہان حضرت کے یہ دیکھو انکی اور سب کے جاننا

۳۲۹

ف حضرت عیینہ بن مسعود امیر مدینہ کسکی اور عورت کھڑی تھیں کہ سب سے پہلے جہان حضرت کے یہ دیکھو انکی اور سب کے جاننا
ف حضرت عیینہ بن مسعود امیر مدینہ کسکی اور عورت کھڑی تھیں کہ سب سے پہلے جہان حضرت کے یہ دیکھو انکی اور سب کے جاننا

446

۱۱۱۱

۴۴۹

NO.

201

476

[illegible]

MAA

حکومت کا بڑا ایک مسئلہ ہے اس کے آئین اور اصولوں میں کفران ہوتا تو جسے عزت و دودھ پہنچا دیا اور اس کے کوئی معلوم ہو تو ہر فرقہ جو اس کو
سنت و نیکوئی کا نشان قرار دے گا اس کو ہر فرقہ میں قبولیت ہو جائے گی۔ **وَقَدْ تَقَرَّرَ أَنَّ كَقَبَلُوا عَلَى صَلَاحِهِ قَبْلَ**
حُلُولِ الشَّمْسِ قَبْلَ غُرُوبِهَا فَأَعْلَوْا خُفْرًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قَبْلَ غُرُوبِهَا یعنی جو
جبرائیل علیہ السلام نے ان کو بتایا تھا کہ تم اپنے رب کی تعریف کرو اور اس کے بعد سورہ بقرہ میں بھی ہے کہ
اس کے بعد میں بھی جو جبرائیل علیہ السلام کو بتایا تھا کہ تم اپنے رب کی تعریف کرو اور اس کے بعد سورہ بقرہ میں بھی ہے کہ

39

میں نے اس سے پہلے تو کیا اور حضرت عثمانؓ کی بیٹی بھی کہ پاکی بول کر حضرت کے ساتھ اپنے ایک سر پر رکھے تھے اور اس سے پہلے وہ
 مصلیٰ میں جہیزین میں لے گئے اور یہ کہ حضرت کا چشمہ تھے حضرت نے جو حویں راک چاند کو دیکھا پھر حضرت نے اپنی اس حدیث معلوم ہوا
 کہ خدا کا دیر قیامت میں کیا کرے گا اور یہی جب تک کہ سن کا شیعہ اور مقتولہ کے مکان میں نہ ولت اور ایک نصیب ہی نہیں
 اس کے بنی کیا یا بن معلوم ہوا کہ ناز و خوار ہو کر یہاں سے نہیں نکلے گا اور وہ کہیں ان کے ساتھ تھے کہ ان کے ساتھ لڑکے تھے
 القبط کا ورنہ وہی سنسٹھیں صحر و صحی ارضی فیما القبط اطر فاستق صحوایا کھلے خدایا وان کھود مکتہ

وہ سچا مسلمان ہے اور سچے روایت پر گرفت ہے تو کیا اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی عیب ہے کہ وہ مسلمان کو سمیر قیلاط کا چرچا کرے ایک دن وہ مسلمان بن گیا
 اور اس کے لئے عیب نہ تھا اور وہ دین پر جمی ہوئی اور ان کو کوئی سناہدی کر کے اس کو اللہ کے لئے لے کر
 اور اس کے لئے عیب نہ تھا اور وہ دین پر جمی ہوئی اور ان کو کوئی سناہدی کر کے اس کو اللہ کے لئے لے کر
 اور اس کے لئے عیب نہ تھا اور وہ دین پر جمی ہوئی اور ان کو کوئی سناہدی کر کے اس کو اللہ کے لئے لے کر

191

[illegible]

سوالیہ سے لے کر اصولی اور اسے قیامت میں پیش ہو جائیگا تو اول میں پیش میں آنے والا میں وہی کو اس طرح ہر دیکھو چکا کہ
عزیز اللہ بالکھٹے میں جو میں نہیں جانتا کہ وہی مجھے پہلے پیش میں آئے گا کہ وہ طو کی ہو پیشی اور کی مجرا ہو گئی **ف** اس حدیث کا
اگر ہو چکا کہ ایک سال حضرت کو پیش بران افضل کیا تھا اور یہ وہی حضرت وہی علیہ السلام کہ افضل کیا تھا تب حضرت یہ حدیث میں
یعنی پہلے بہت میں پیش ہو کر ہیں اگر حضرت کو فضیلت ہو تو اور راہ کو فلا صدیکہ بطرح فضیلت نہ بیان کر دے کہ وہ پیغمبروں کی نسبت
نکلی **خ** ابو طلحہ کہ کہی کہ خُلِّ الماکر کلمۃ بسکافینہ کلکف کو کلمۃ کما فی کل بخاری میں ابو طلحہ روایت کر
کر حضرت فرمایا کہ حضرت فرشتے نہیں جاتے اور میں میں کتابہ اور جاندار کی تصویر **ق** ابن عمر کہ کہی کہ خُلِّ الماکر کلمۃ
الذین یظلمون انفسهم ان یضربوا اصلہم لک ان تکفی لک یا لکین بخاری اور طرم میں عبد بن عمر روایت کر
کر حضرت فرمایا کہ بخارو کہے کا نون میں جن لوگوں نے اپنی جان بچا کر کیا کہیں تم پر عذاب اور ہر ایک لوگ ان خوف سے نہ ہا
تو مضامین **ف** بخاری اور طرم ابو طلحہ روایت کر کہم الکیا حضرت کے ساتھ قوم خود کے ملک میں مکان نما محمد بن زید سے
تجربہ کرتے یہ حدیث فرمائی اور وہاں جملہ گئے اور وہاں بانی پینے سے منع کیا اور میں نے اس کی سے آگاہ نہ تھا اور سکون کیا اور ایسا علم
کہ یہ قوم پر عذاب وہاں قیامت تک لے مارا کہ کہی کہی یہ قوم خود پر جمع نہ صالح پیغمبر جن لوگوں نے یہ کو مانا تو ان پر عذاب کیا کہیں
اور کما کاش نام عربی کے درمیان **و** ام سلمہ کہ کہی کہ خُلِّ الماکر کلمۃ یؤلفون ان علیہما
تقولون سلیم حضرت ام سلمہ روایت کر کہ حضرت فرمایا کہ نہ دعا کیا کہ وہ اپنی جانوں کے غلط سوچا کہ اس سے حضرت نے
کہتے ہیں تمہا کہ **ز** حضرت ام سلمہ روایت کر کہ یہ بیان افانہ یعنی ابوسلمہ کی لوگ اسے غم میں اپنے واسطہ بد دعا کر لے
تب حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی اوس وقت فرشتے موجود ہیں بد دعا نہ نہیں تو ان کے آئین کہنے سے وہی کا مہو کا **ح** ابن عمر کہ کہی کہ
کہ خلیفۃ اللہ ان نفسہ علیہ کوفت لیخفی احدا عہ من الضمان سلیم جابر روایت کر کہ حضرت فرمایا کہ نہ
اور بلقی میں کہ ایسا ل کی بڑی کہ کہی کہ یہی مع یعنی اگر یہ تلوعات میں نہ کا نہ ممالا کہ **و** بابی اور جلیل کہ برس سے
کہ دست نہیں لیکن سات میں نہ کا نہ قربانی کہ دست ہو **ج** ابو ہریرہ کہ کہی کہ حب اللہ الی واکانیم حتی یجلاک
خُلِّ الماکر کلمۃ یخفی احدا عہ من الضمان سلیم جابر روایت کر کہ حضرت فرمایا کہ نہ **ح** ابن عمر کہ کہی کہ
نام بھی ہو گا **ف** یعنی بدوں جہاں کی سلطنت قیامت ہوگی نیاست پہلے نام کا بادشاہ و بدو کا کہ مہو میں کہ ہو گا
اور کہاں ہو گا **ق** ابو سعید کہ کہی کہ خُلِّ الماکر کلمۃ یخفی احدا عہ من الضمان سلیم جابر روایت کر کہ حضرت فرمایا کہ نہ **ح** ابن عمر کہ کہی کہ
بخاری میں ابو ہریرہ اور عبد بن عمر روایت کر کہ حضرت فرمایا کہ میرے بعد کہ کہی کہ کافر بنوایا کہ تم لوگوں سے بعض
بعضوں کی گزشتہ میں **ف** حضرت آخر عمر میں جبہ البوداع میں حدیث فرمائی یعنی پس میں ایک دوسرے کو قتل کرنا کا وہ
کی عزت ہو گیا کہ **ق** انس کہ کہی کہ خُلِّ الماکر کلمۃ یخفی احدا عہ من الضمان سلیم جابر روایت کر کہ حضرت فرمایا کہ نہ **ح** ابن عمر کہ کہی کہ
تقولون کما فی حدیث **و** ابن عمر کہ کہی کہ خُلِّ الماکر کلمۃ یخفی احدا عہ من الضمان سلیم جابر روایت کر کہ حضرت فرمایا کہ نہ **ح** ابن عمر کہ کہی کہ
دو دفعہ کہی کہ یہ زیادہ بھی تھا کہ غرت اللہ و روگا را با قدر قدرت بعد کا تو وہ فرمایا کہ ایسے ہی خبری کہ تم یہی
بابی **ف** یعنی ابو جریج کہ کہی کہ خُلِّ الماکر کلمۃ یخفی احدا عہ من الضمان سلیم جابر روایت کر کہ حضرت فرمایا کہ نہ **ح** ابن عمر کہ کہی کہ

۵۵۱

۵۵۲

۵۵۳

۵۵۴

۵۵۵

۵۵۶

۵۵۷

[illegible]

۴۰۸

منع کیا کہ اسمیں شرک کی بونھری ہو بواحد کہ کسی کو یوں مناسب نہیں خر ابوہریرہؓ کہ لا یقولون احدکم الا جھلا عن رسول
ان شئت المھم ان یحیی ان شئت لیعلم المسألة فائتہ لا تمکن حالہ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ کوئی یوں کہہ کر کہ اللہ مجھ کو بخشے اگر تو چاہے اور خدا مجھ پر رحم کر جو تو چاہے بلکہ جیسے کہ تجا نصدر کے دعا مانگے اس واسطے کہ خدا
پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے دعا قبول ہو سکے یعنی خدا مالک مختار ہے کہ کوئی اس کا روکنے والا نہیں ہے یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو
میری دعا قبول کر اسمیں نے پرواہی نہ تھی اور تیرا اور احتمال ہو جا یا تو شر کرنا اور قید لگانا چاہیے بلکہ خدا کے رحم پر بھروسہ کر کے
یقین کر کے میری دعا قبول ہوگی شک نہ کرنا اس واسطے کہ خدا کے نزدیک کچھ مشکل نہیں ہو سکا روکنے والا کوئی نہیں ہے اور اس مسعود

۴۰۹

لا یقولون احدکم الا فی خبر من یؤمن بنی منی فی روایۃ ما ینبغی لاحد ان یتکون خیر من یؤمن بنی منی
بخاری میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یوں نہ کہے کہ البتہ میں بہتر ہوں حضرت یونسؑ میں بھی
بیٹے سے اور بات میں بنی کہ لانی نہیں کیا کہ یونس بن شی سے بہتر ہے سب بغیر یہ کہ جہاں سے فضل میں ہے کوئی
افضل نہیں ہو سکتا عایشہؓ کہ لا یقولون احدکم خبثت نفسی ولكن لیقل نفسی بخاری میں اس روایت میں ہے

۴۱۰

اسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہوا یعنی بلیا ہو اور جس کو لیکن چاہیے کہ یوں کہے کہ میرا نفس میں
کامل اور ست ہوا یعنی خبیث اور بلیا کا فرق القہر سلمان اپنے تئیں مجھے ست اور کامل کہنا مضائقہ نہیں حضرت کا

۴۱۱

معمول تھا کہ ہرے بول کو پہلے سے بدل لیتے تھے ابوہریرہؓ کہ لا یقولون احدکم عبدی وامی کلکم عبدی اللہ وکل
یساکم اماء اللہ ولكن لیقل غلامی وجاری وفتائی وفتائی مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ہرگز نہ کہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتیں تمھاری خدا کی بندیاں
ولیکن چاہیے کہ یوں کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا اجا غمرا اور میری جوان عورت یعنی تجھی بندگی کے لائق
سوائے خدا کے اور کوئی نہیں اس واسطے منع فرمایا کہ اسمیں شرک کی بونھری ہو اور تاکہ غلاموں کے مالک غمرا اور عورت کے یحیی اس

۴۱۲

حدیث سے معلوم ہوا کہ عبد اللہ بنی اور بنڈ علی اور بنڈ حسن نام رکھنا درست نہیں ابوہریرہؓ کہ لا یقولون احدکم عبدی الخبیث
الذی فان اللہ هو الذی مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یوں ہرگز نہ کہے کہ کوئی خبیث ہے اس واسطے
کہ زلے کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہے ہر زلے کو یہ کہنا اس واسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضہ قدرت میں ہو اسکا پھیرنے والا خدا

۴۱۳

تو زلے کو یہ کہنا گویا خدا سے الہی کی اسکی تقدیر کو یہ کہنا اور اگر زلے کو خود مالک مختار جان کر کہنا ہو تو صاف کافرا و شرک ہوا
معلوم ہوا کہ زلے اور فلا کو یہ کہنا جیسے کہ شاعروں کی عادت ہے شریع میں ہرگز درست نہیں ہر جائزہ لا یقین احدکم
احاہاکم یوم الجمعة ثم یحاکم الی مقعدہ فیقعد فیہ ولكن یقول نقضوا اسلام من جاہدہ روایت ہے کہ حضرت نے

۴۱۴

فرمایا کہ ہرگز نہ اٹھائے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعے کے دن پھر پیچھے سے اس کے پیٹھ کے مکان پر جا کر بیٹھے ویکرین کے کھل گھوڑے
مسجد میں نماز کو جو جہاں آکر بیٹھا اسکو اٹھانا پسے پیٹھ کے واسطے نہیں درست لیکن یوں کہنا درست ہے کہ کھل بیٹھو جاؤ
نا کہ سب کو مجھ پر بواجوب ان غمرا کہ لا یقین احدکم الرجل من تجلسہ ثم یجکس فیہ بخاری میں اور مسلم میں

۴۱۵

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اٹھائے کسی مرد کو اس کے مکان سے پھر وہاں آ کر بیٹھے

۴۱۶

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اٹھائے کسی مرد کو اس کے مکان سے پھر وہاں آ کر بیٹھے

۴۱۷

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اٹھائے کسی مرد کو اس کے مکان سے پھر وہاں آ کر بیٹھے

۴۱۸

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اٹھائے کسی مرد کو اس کے مکان سے پھر وہاں آ کر بیٹھے

بیان اس حدیث میں

455

454

646

438

659

67.

ابوہریرہ روئے عنہما یالائے اور خود نکھارے چہ کہنے کے چھوڑنے وقت ہمسامہ کہنا شرط ہی اگر قصداً ہمسامہ نہ بولا شکار مردار ہوا
 اگر چھوڑے نہ نکھا تو حال ہی یہ مذہب ہوا مذہب کا اور امام شافعی کے نزدیک ہم اندہ بان سے کہنا واجب نہیں خدا کا نام پہر مسکن والی میں نہیں
 لیکن ان سے کہنا صحیح ہے ان میں سے کہ اگر شکاری کئے سے شکار مر بھی جائے تو بھی شکار حلال ہے چہ کہ اگر شکاری کئے کے ساتھ
 دوسرا کہنا جس کی تعلیم نہیں ہوئی شکار مانے میں نہ کر کہ جو کہ تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز میں جمع ہو تو حرام
 احتیاط کے سبب غالباً ہو جائے اس میں کہ کہنے کا کسی کے تیرے شکار میں ہم ہوا شرط ہی تاکہ خون ناپاک نکل جائے اور اگر بے رحم حد
 سے مر جائے تو شکار حلال نہیں جیسے غلہ غلیل کا یا انیٹ پھر جانور کو مارنے کو مردار ہی کہ خون نکلا شکار حلال اس میں نہیں ہے ہوا چہ جو مردار
 ابوہریرہ روئے عنہما یالائے اور خود نکھارے چہ کہنے کے چھوڑنے وقت ہمسامہ کہنا شرط ہی اگر قصداً ہمسامہ نہ بولا شکار مردار ہوا
 اگر چھوڑے نہ نکھا تو حال ہی یہ مذہب ہوا مذہب کا اور امام شافعی کے نزدیک ہم اندہ بان سے کہنا واجب نہیں خدا کا نام پہر مسکن والی میں نہیں
 لیکن ان سے کہنا صحیح ہے ان میں سے کہ اگر شکاری کئے سے شکار مر بھی جائے تو بھی شکار حلال ہے چہ کہ اگر شکاری کئے کے ساتھ
 دوسرا کہنا جس کی تعلیم نہیں ہوئی شکار مانے میں نہ کر کہ جو کہ تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز میں جمع ہو تو حرام
 احتیاط کے سبب غالباً ہو جائے اس میں کہ کہنے کا کسی کے تیرے شکار میں ہم ہوا شرط ہی تاکہ خون ناپاک نکل جائے اور اگر بے رحم حد
 سے مر جائے تو شکار حلال نہیں جیسے غلہ غلیل کا یا انیٹ پھر جانور کو مارنے کو مردار ہی کہ خون نکلا شکار حلال اس میں نہیں ہے ہوا چہ جو مردار
 ابوہریرہ روئے عنہما یالائے اور خود نکھارے چہ کہنے کے چھوڑنے وقت ہمسامہ کہنا شرط ہی اگر قصداً ہمسامہ نہ بولا شکار مردار ہوا
 اگر چھوڑے نہ نکھا تو حال ہی یہ مذہب ہوا مذہب کا اور امام شافعی کے نزدیک ہم اندہ بان سے کہنا واجب نہیں خدا کا نام پہر مسکن والی میں نہیں
 لیکن ان سے کہنا صحیح ہے ان میں سے کہ اگر شکاری کئے سے شکار مر بھی جائے تو بھی شکار حلال ہے چہ کہ اگر شکاری کئے کے ساتھ
 دوسرا کہنا جس کی تعلیم نہیں ہوئی شکار مانے میں نہ کر کہ جو کہ تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز میں جمع ہو تو حرام
 احتیاط کے سبب غالباً ہو جائے اس میں کہ کہنے کا کسی کے تیرے شکار میں ہم ہوا شرط ہی تاکہ خون ناپاک نکل جائے اور اگر بے رحم حد
 سے مر جائے تو شکار حلال نہیں جیسے غلہ غلیل کا یا انیٹ پھر جانور کو مارنے کو مردار ہی کہ خون نکلا شکار حلال اس میں نہیں ہے ہوا چہ جو مردار

۴۸۸

۴۸۹

۴۹۰

۴۹۱

۴۹۲

علا
سنة ثمان مائة

۴۹۳

۴۹۴

اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد اور سکو گالی دے یا او کو سکو کرے تو چاہیے کہ یوں کہے کہ میری روزہ اور عین شہادہ
ہوں یہ بات یا اس کے لئے کہ شاید وہ شخص شرکار ہے یا اپنے دل میں کہے کہ میری روزہ دار ہوں مجھ کو نہ سنبھلے کہ اسکا جواب کہ یوں کہیں
اولیٰ ہے روزہ کا لطف کہ یوں کہے **ق** جَاءَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكَ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطُرُكَ أَهْلُكَ لِيَاكُلَ الْخُبْزَ اَوْ سَلَمِينَ
جائے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص گھر سے زیادہ غائب ہو تو اپنے گھر والوں میں بات کہہ دے کہ میں نے
دن کے آخر میں بہت فائدے پر کھورت کھائی اسکی طرف سے غسل کرے کہ پھر سے نہ لے تاکہ خداوند کو نفرت نہ ہو اور خداوند بھی نہ ادا ہو کہ بعض اوقات
کھورت کو نفرت نہ ہو اور میں نے عہد کئے کہ اسامان ہو سکتا ہے یا اس کے لئے نہیں کہچہ میں سکتا نقل ہے کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ کر کے
سفر کو گیا تو لڑکے کے بعد رات کے وقت گھر میں آیا مینا جان بولتا تھا اپنی ماں کے پاس تھا اس شخص کو گمان نہ ہوا کہ عورت حرام کا بیٹا
یا کہ لیتے تھے کہ یوں نہ ہو کہ تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو گرا کہ وہ اتنا تو یہ حال نہ ہوا
حضرت نے سنا کہ یوں فرمایا کہ رات کے وقت گھر میں آئے اسی طرح کے شریعت کے حکم میں ہزاروں فائدے دینی اور دنیوی ہر وقت پر
اگر کوئی غیاب ظاہر ہو تو میں ہوا سَعِيدٌ إِذَا أَجْلَحْتَ أَوْ أَفْطَحْتَ فَلَا تَحْسُلْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ قَالَهُ
لِعِدْبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ حَدَّثَنَا عَنْ مُسْلِمٍ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ رَوَيْتَ عَنْكَ عَنْ فَرَاكَ بَ عَوْرَتِ مَحَبَّتِ كَرْنِ مَن
تو جلدی ایسا ہی ہر ایک صاحب کے کہے کہ یوں نہ ہو کہ تو غسل نہ کرے اور وضو نہ کرے اور نہ ہی حضرت نے مانتا بن مالک سے فرمایا
حدیث نسخہ **ق** حضرت ایک بار عدنان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرت نے خبر لے کر جلد سے بدو فی غایت
بہت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اول اسلام میں یہ حکم تھا کہ بدو فی غایت غسل واجب تھا
پھر حکم نسخ ہو گیا اور حضرت نے انزال سے غسل واجب **ق** عَمْرُو إِذَا أُعْطِيَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ فَمَكَرَ وَكَلَّمَ
بخاری اور مسلم میں حضرت عرس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تک بدو فی غایت نہ ہو تو اسکو کھا اور خدا کی راہ میں **ق** عَمْرُو
کو حضرت نے کہے کہ عمار **ق** کہ جو عرس سے زیادہ محتاج ہو اسکو بھیجے مجھ کو چاہت نہیں یہ حدیث فرمائی یعنی جب
بے مالکے کچھ ملے تو اسکو خدا کی راہ میں خرچ کرے اگر حاجت ہو تو اپنے کام میں لے لے اور نہ ہی کسی اور محتاج کو نہ لے کہ سوال کرنا
درج پر ایک زبان نہ ملنا یہ توصف حرام ہے و سہل میں کسی چیز کی کسی شخص سے مال لگنا یا بدو فی سوال نہ ہو تو غصے کی راہ یہ بھی حرام
ق عَمْرُو إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَذْبَرَ النَّهَارَ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّكَّ كَحَبَّارِي اَوْ سَلَمِينَ عَمْرُو
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب شمس آئے سیاہی رات کی پورے اور جاوے اور وہ بے وضو روزہ دار روزہ کھوے
ق أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ النَّهَارَ لَمْ يَكُنْ رُفِيَا الْمُؤْمِنِينَ لَكُنْ بَ عَمْرُو اَوْ سَلَمِينَ ابُو هُرَيْرَةَ رَوَيْتَ عَنْكَ عَنْ فَرَاكَ بَ عَوْرَتِ مَحَبَّتِ كَرْنِ مَن
فرمایا کہ جب نہ قریب آئے تو نہیں لگتا ہے کہ ایمان کا خواب جھوٹا ہو **ق** ابن سیرین میں طلب ایک کہ جب قیامت قریب آئے گی تو
مسلمان کا خواب سچا ہو گا اور کفر کا خواب سچا ہو گا قیامت میں سب صحیحی چیزیں ظاہر ہوں گی و صحیحہ کہ جب عمر آدمی کی آسمانی ہو تو خواب سچا ہو گا
اسو اس کے عالم آخرت قریب آتا ہو اور آخر عمر میں اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہے اور دنیا سے دل ہر دو تاجی ہے کہ ہمارے کو موسم میں
جہالت بن رہے ہو تو خواب سچا ہو گا اسو اس کے کہو اگر مہوتی ہو نہ سرد حواس صاف ہوتے ہیں **ق** اَوْفَاكَ اَوْفَاكَ اَوْفَاكَ اَوْفَاكَ
مَنْ دَرَجَاتٍ إِذَا أَفْقَدَ الصَّلَاةَ فَلَا تَقْوَ مَوَاحِشِي تَرْكُوْنِي بَخَارِي اَوْ سَلَمِينَ ابُو قَتَادَةَ رَوَيْتَ عَنْكَ عَنْ فَرَاكَ بَ عَوْرَتِ مَحَبَّتِ كَرْنِ مَن

۴۵۵

۴۵۶

۴۵۷

۴۵۸

۴۵۹

۴۶۰

444

قوار کے ساتھ کیون بریق عایشہؓ قادیانہ فقیت المرأتی من طعام بنتیہا غیری مفسدۃ فاما اجرہا کیا
انفقۃ وللان فی ہما التنبہ والحارزین ومنزل ذلک لا ینقص بضعہم من اجرہن بعض ہمارے ہاں سہلین
حضرت عائشہؓ کے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خنک راہ میں کھا نا کھائے تو اس کو کچھ بدوں ملے گا تو اس کو وہاں
فیخاکہ اور اس کے خاندان کو کھانے کا اور راج کھانے والے کو بھی اس کا ثواب پہنچے گا اور ایک دوسرے کے ثواب کو بھی نہیں ملے گا تو اس کو پورا ثواب

662

فبدون ایسا کہ رضی اللہ عنہ اسے فادائے عمرین اور توبہ جب کہ خواہندے یعنی کوئی مجاہدہ عایشہؓ فاداً
انفقہ المکرمۃ من کسب ذمہ جان غداً ام؟ فلما اُصِفَ اُجری، مسلم بن جعفر عایشہؓ روایت کرتے ہوئے
فرمایا کہ جب خدا عز و جل اسے فادائے عمرین کے طور پر فدا کرے تو اسے کوئی کلمہ نہ دے گا اور نہ اسے کوئی

119

بدون کسی خبر او سے غاویز نے فریغ کیا تھا کہ کوئے امانت ہی تو تھی ق ابوہریرہؓ کہ اذا انقطع شئ من قبل احدکم فلا یقیم فی الاخری حتی یصلح الخاری اور سلم بن ابیہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت عقیب فرمایا جب لوٹ جاؤ کہ کیسی جونی کا تسویر ہو گیا

21

دوسری ایسی باتیں ہیں جنہیں آپ ایک صاحبزادے نے اپنے دوستوں کو بتائی تھیں۔ یہ صاحبزادے جو کہ اب اس زمانہ میں ایک صاحبزادے کے طور پر مشہور ہیں۔ ان صاحبزادوں کے بارے میں یہ باتیں سن کر آپ نے ان صاحبزادوں کو یہ باتیں بتائی تھیں۔ ان صاحبزادوں کے بارے میں یہ باتیں سن کر آپ نے ان صاحبزادوں کو یہ باتیں بتائی تھیں۔ ان صاحبزادوں کے بارے میں یہ باتیں سن کر آپ نے ان صاحبزادوں کو یہ باتیں بتائی تھیں۔

جَنَّتِي وَيَاكَ اَنْفَعُ اِنْ اَمْسَكَ نَفْسِي قَاذِمَهَا اَوْ اَنْ اَرْسَلَهَا فَاَحْفَظَهَا اِمَّا تَحْفَظُهَا لِصَالِحِهَا

مخاری اور مسلمین ابوہریرہ سے روایت کی کہ حضرت فرمایا کہ جب تم میں کوئی اپنے بھائی پر آئے یعنی سونے کے واسطے

تو بھائی نے بھائی کو اپنی انگلی کے اندر کے طرف سے اس اپنے کرا کو اس کو سلوم نہیں کراوے بھائی اس کا ہاتھ نہ مارے

یعنی با سکتا بنی سے آخر تک عد کی معنی کا یہ ہے کہ رب تبارک و تعالیٰ نے اپنے انبیا کو رکھا اور میری سیّد پر اس کو اومحاً او کما اور تو نے میری جان کو
منہ کیا یعنی نہ میں اگر مر گیا تو ادھر چرچہ ہو گا اور نہ ایمان کو جو مٹا یعنی زندہ رکھا تو اس کو بجائی دینگا ہوسن اور بلا وسن جس کو

میں نے اپنے بھائی کو اس کے لئے ایک اور کھانا دیا جو وہ چاہتا تھا اور میں نے اس کے لئے ایک اور کھانا دیا۔

664

عورت غلوں کا ستر چھوڑ کر یعنی ناپوش ہو جائے تو گھر کے فوجر سے اس کو فوجر تک لعنت کیا کرتے ہیں **ف** اس واسطے لعنت کرتے ہیں عورت بچاؤ کی اطاعت اور رضامندی فرض ہوتی ہے **ق** اِنْ عَمْرٍاَ اِذَا بَالِغَتُ فَقُلْ لَا خِلَافَ لَهَا بَعَارِیْ اَوْ سِرِّ مَعْدِ الْعَدُوِّ
 یہ سن کر عورت کو کہہ دیجئے کہ اگر تم کو حکم ہو کہ نہاؤ غناؤ سے کہ **اِنَاف** لوگوں کو غناؤ سے کہہ دیجئے

نظر ان شخص مجھ کو ملا آدمی جو مول لینے میں قریب بہت کھانا ہوا نقصان و سکا ہوا جو حضرت نے اس کو منہ کیا کہ تو مول کیا کر رہا ہے کیا
 یہ تیرے لیے جو تیرے کتاب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لینے وقت اس کو نہ پا کر کہو کہ وہ کھانا دینا یعنی اگر وہ کھا دیا تو پھر پھر

تو یا مولیٰ ایسا بیروت نبویان این کس از ابد احب الشمس فاجر والصلوة سنی تبرز و اذا عاب
حاجب الشمس فاجر والصلوة حتی تنیب بخاری اور لم یمن عبد الله بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب

22A

۴۸۲

یا بہت دولت جود الوجلہ اورے اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختیاں خاتمہ عراب ہونا سنہم ہر کو بعد التعمیل سدر و رو کے یہ دعا پڑھے

ق اَبُو مُہْرَیْرَۃَ وَ اَبُو سَعِیدٍ اِذَا اَتَخَّرَ اَحَدُکُمْ فَلَاحَکُمْ فِیْکُلٍ وَجْہَہُ وَ لَا عَنْ قِیْسَہُ وَ لَیْصِقُ عَنْ قِیْسَہُ

اَوْ حَقَّتْ فَکُلْ وَہِ الذَّہْرُ بِنَہَارِی اَوْ سَلَمَ مِیْنِ اَبُوہِ رِیْثَہُ اَوْ اَبُو سَعِیدَہُ رِیْثَہُ رَوایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے

خوش کے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھو کے اور نہ اپنے دلہنے اور چاہے کہ اپنے بائیں طرف بائیں یا اونکے تے تھو کے ف ایک ایک حضرت نے

مسجد میں قبیلے کی دیواروں تھو کہ گا دیکھا تھو کہری سے اوسکو پھر اذا الات یہ حدیث فرمائی نماز میں قبلہ کی طرف تھو کہ اس واسطے منع ہوا

کہ نماز کی خالصتہ بعض معروض کرے اور ابھی طرف فرشتہ ہے حضرت کے وقت مسجد میں فرش نہ ہوتا تھا اس واسطے قدم کے نیچے تھو کہ

فرمایا اس وقت میں اگر نماز پڑھے تھو کہ آئے تو کپڑے میں سے لیوے چنانچہ اور روایت میں کہ پڑھے کا ذکر بھی آیا تھا اَبُو مُہْرَیْرَۃَ اِذَا

تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوْ الْمُؤْمِنُ فَنَسَّسَ وَجْہَہُ حَرَّ مِیْنِ وَجْہَہُ کُلَّ حَیْثَ نَظَرَ اِلَیْہَا اَبَیْنَہُ مَعَ الْمَاءِ

اَوْ مَعَ اَیْرِ قَطْرِ الْمَاءِ وَ اِذَا غَسَلَ یَدَیْہُ حَرَّ مِیْنِ یَدَیْہُ کُلَّ حَیْثَ نَظَرَ اِلَیْہَا اَبَیْنَہُ اَوْ مَعَ الْمَاءِ اَوْ

مَعَ اَیْرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْہُ حَرَّ مِیْنِ کُلَّ حَیْثَ نَظَرَ اِلَیْہَا اَبَیْنَہُ اَوْ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اَیْرِ قَطْرِ الْمَاءِ

حَقَّ یَخْرُجُ نَقِیًّا مِیْنِ الذَّنْبِ سَلَمَ مِیْنِ اَبُوہِ رِیْثَہُ رَوایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وضو کرے یا نہ مسلمان یا ایمان نہ رکھنے

راوی کی کہ حضرت نے غسل کی لفظ فرمائی یا مومن کسی مودھو یا غیر اپنے منہ کو تو کھل جائے میں اسکو موت سے سبک دے گا جو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی

گرنے کے ساتھ یا پھیل جانے کے ساتھ و جب اپنے دونوں ہاتھ دھوئے تو اوسکے ہاتھوں سے گناہ نکل جائیں گے جو پانی سے نہ گئے

پانی گرنے کے ساتھ یا پھیل جانے کے ساتھ پھیل جانے دونوں ہاتھوں سے گناہ نکل جائیں گے جو پانی سے نہ گئے

یا پھیل جانے کے ساتھ یا پھیل جانے کے ساتھ پھیل جانے یا مومن کسی مودھو یا غیر اپنے منہ کو تو کھل جائے میں اسکو موت سے سبک دے گا جو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی

گناہ دو بیوتے میں یعنی صغیر و کبیر اگر گناہ نہ ہو جسے ق جَائِزٌ اِذَا اَبَیْۃُ اَحَدُکُمْ قَوْمَ الْجَمْعَةِ وَ قَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ

فَلَمْ یَرَ کُمْ وَ لَعَنَہُمُ بِنَہَارِی اَوْ سَلَمَ مِیْنِ اَبُوہِ رِیْثَہُ رَوایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آئے جمعہ کے دن اور امام خطبہ کے واسطے

نکل چکا ہو تو پڑھیں کہ دو کہتین پڑھ لیں ف یہ حدیث دلیل پر امام شافعی کی کہ دو رکعت تحمید مسجد پر حاضر ہو اگر چاہا امام خطبہ

پڑھتا ہوا امام خطبہ کے مذہب میں خطبہ کے وقت کوئی نماز درست نہیں خطبہ کا سننا فرض ہو سنت کیسے میں فرض فوت ہوتا ہو

اور دوسری روایت میں آیا کہ جب امام خطبہ کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہیں ق اَبُو مُہْرَیْرَۃَ اِذَا اَبَیْۃُ

رَمَضَانَ قُیِّمَتْ اَبْوَالُ الْجَمْعَةِ وَ اُعْلِفَتْ اَبْوَابُ مَجْتَمَعِہُ وَ سَلَسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ مُسْلِمَ مِیْنِ اَبُوہِ رِیْثَہُ رَوایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو بشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور خرگ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان بیزیر

باندھ دیتے ہیں ف اس حدیث میں رمضان کی برکت اور نصیحت کا بیان ہے اس واسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور بیت خالی ہوا

اکثر گناہیں ہیں بہا تو حجت آدمی کا جو شہر ہو بشت کے دروازے کھولے و خرگ بیکار ہو شیطان بند ہوئے اس واسطے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی

ہیں بشت یعنی نماز اور اکثر نمازی لوگ بھی رمضان میں روزہ رکھتے ہیں اور نماز شروع کرتے ہیں یہ بھی دلیل پر شیطان کے قید ہونے کی

سبب رمضان کی برکت میں کہ پخت نہیں ہوا اَبُو مُہْرَیْرَۃَ اِذَا اجْلَسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی حَاجَیْہِ فَلَا یَسْتَقْبِلُ الْقَبْلَۃَ

وَ لَا یَسْتَدْرِیْہَا مُسْلِمَ مِیْنِ اَبُوہِ رِیْثَہُ رَوایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی باضرر کے واسطے بیٹھنے تو قبلہ کا سامنا نہ کرے

۴۸۴

[illegible]

قرآن اور حدیث میں جو ذکر کے کمال تو مقرر ثواب پاؤں گا اگر شریک سدا ہو تو وہ ثواب میں اور اگر حاکم جو اس میں تو ایک ثواب بشرطیکہ
 اجتہاد کی سیاق کھتا ہوا جہاد کی شرطیں علم فقہ میں کو میں اجتہاد کا نام نہیں اور سکونت علم اور فہم نیز جہاد ہی اس سے
 اہل سنت میں چار جہاد ناموں کے مذہب پر لکھنے کے برابر ہے کہ کسی کو علم اور فہم حاصل نہیں ہوا علاوہ اسکے اور کما زائد حضرت کے زمانے سے
 بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم اور عادات اور اس وقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اس وقت کے عالم کو
 سمجھنا نہایت مشکل ہے چنانچہ اِذَا احْلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا فَلَا يُخْبِرْ أَحَدًا يَتَكَلَّبُ الشَّيْطَانُ يَسْلُمُ مِنْ جَابِرِ رَسْمِ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی برسے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نہ کہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے دکر کے کو شیطان
 کہ وہ ای خواب کھاتا ہے جو اس کا کسی گناہ کی خبر نہ ہو ہر اَبُو بکر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلْقَاهَا مَلَكَائِهَا يُصْعِقُهَا
 قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طَبِيبٍ رَفِيعِهَا وَذَكَرَ الْإِسْكَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحُ طَيْبَةٍ جَاءَتْ مِنْ
 قَبْلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَسَدِ كُنْتَ تَعْمُرُ يَتَفَقَّطُكَ إِلَى رَأْسِهِ ثُمَّ يَقُولُ
 انْظُرُوا إِلَيَّ إِلَى الْآخِرِ الْأَجَلَ قَالَ وَلَيْسَ الْكَافِرُ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ كُنْهِيهَا
 وَذَكَرَ لَمَّا يَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحُ حَبِيبَةٍ جَاءَتْ مِنْ قَبْلِ الْأَرْضِ قَالَ فَبَعَالُ انْظُرُوا
 إِلَيَّ إِلَى الْآخِرِ الْأَجَلَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَزَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلَةً كَانَتْ عَلَيْهِ
 عَلَى أَنْفِهِ هَكَذَا اسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بدن سے ایما نڈار کی روح نکلتی ہے تو اس کے اگلے
 دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو آسمان پر چڑھا لیتے ہیں کما حداس حدیث کے روای نے کہ حضرت نے یا ابو ہریرہ سے اس روح کی خوشبو کا
 ذکر کیا اور مشک کا اور کہتے ہیں آسمان نے یعنی فرشتے بالک حق زمین کی طرف سے آئی ہو اندھ خیر رحمت کرے اور تیرے بدن پر چسکے ہوئے
 آبار کا پورا سکواو سکے رب تک لیتا ہے میں پھر نہ فرمانا ہو کہ لیاؤ اس کو پھیل دت تک یعنی قیامت تک وہ فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح
 جب سب سے نکلتی ہے کما حداس روایت ہے کہ حضرت نے یا ابو ہریرہ سے اس کی بدبو کو ذکر کیا اور اس پر لعنت یاد کی اور کہتے ہیں آسمان کو ناپاک روح آتی زمین
 کی طرف سے حضرت نے فرمایا کہ جو کون ہو ناپاک لیاؤ اس کو پھیل دت تک یعنی قیامت تک کما ابو ہریرہ سے سوچ کر رکھا حضرت نے بار یکبار
 جواب کے بارے میں اپنی ناک پاس طرح یعنی حضرت نے اس روح کافر کی بدبو کا خیال کر کے کپڑے سے ناک بند کی ف یہ جو حکم ہوا کہ
 لیاؤ اس کو قیامت تک یعنی ایما نڈار کی روح کو ایما نڈار کی عمدہ مقام پر رکھو جس کا نام عقیقین ہے اور کافر کو کافران پر نرکان پر رکھو کا
 نام نہیں ہے ہر اَبُو عُبَيْدٍ إِذَا دَخَلَ الْهَابُ فَقَدْ طَهُرَ كَسَلِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ رَوَايَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ
 فرمایا کہ جب صاف ہو گیا پھر اصلاح وغیرہ سے تو بالک ہوا ف یہی مذہب ہوا ام غلط کہ کسب چڑے داغت اور صاف
 کرنے سے پاک ہو جاتے ہیں سو آدمی اور نوح کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب اور نوح ناپاک کی کے سبب اور امام شافعی کے
 نزدیک کہتے کہ چڑا بھی کٹی سوج بالک نہیں ہوتا سحر اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا دَخَلَ اسْكُكُ الْمَسْجِدِ فَلْيَرْحَلْ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ
 أَنْ يَخْلُسَ فَإِنَّ فِيهِ مِنْ أَوْبَرِ رُوحِهِ رَوَايَةُ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ
 ف اَبُو بَكْرٍ كَمَا تَقُولُ اسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں جائے تو دو رکعتیں پڑھے شصتے سے پہلے
 کراہی کا نام قیام ہے جس پر سنت ہے جو کہ اول نماز مسجد پڑھے جب بھی بیٹھیں اس سے پہلے نماز معلوم ہوا کہ چلو گون کی عبادت
 کراہی کا نام قیام ہے جس پر سنت ہے جو کہ اول نماز مسجد پڑھے جب بھی بیٹھیں اس سے پہلے نماز معلوم ہوا کہ چلو گون کی عبادت

۷۹۳

۷۹۴

بَابُ الْمَوْتِ
 وَكَيْفَ يَمُوتُ
 مِنَ الْمَوْتِ

۷۹۵

۷۹۶

۷۹۷

میں رکعت ہو، میں باجا تو شک چھوٹ یقین کو ایسے میں کہ اگر اعتبار کرے اکثر کو چھوڑے جسے ہر صورت میں میں رکعت کو اعتبار کرے
 چار کو چھوڑے اور جو بھی رکعت پڑھے کہ سجدہ سو کا کرے پھر اگر تحقیق میں پانچ رکعتیں ہوئی ہو تو وہ سجدہ سو کے برابر ہے جو پانچ میں اور
 اگر تحقیق میں چار ہی رکعتیں ہوئیں تو وہ سجدہ شیطانی پر فالح پڑی یعنی شہید تھو شیطانی الٹا جب نماز پوری ہوئی تو وہ مسجدوں کا
 ثواب زیادہ ملا شیطانی کے منہ میں فالح پڑی کہ اس کا مطلب ہوا کہ سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہے
 یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے کہ شک میں کمتر کو اعتبار کرے اسلام سے پہلے سجدہ سو کا کرے **ق** ابن مسعود ؓ اذا اشك
 احدكم في صلاته فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب کسی کو شک پڑے اپنی نماز میں تو چاہیے کہ اٹھ کرے ٹھیک بات کی بھروسہ ہی پر بنا پھر سجدہ
 کرے **ف** بوری روایت صحیح میں ہے کہ اول سلام کرے پھر سجدہ کرے یہ حدیث ظاہر میں امام غزالی کی دلیل ہے کہ شک میں
 گناہ ظاہر اٹھل پھل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سو کا کرے یہ اس کے واسطے ہے جس کو شک بہت پڑتا ہو اور سب اول بار شک پڑے
 دو بار نماز کو چھوڑے سر پہ نماز شروع کرے **ر** رَيْبُ بَيْتِ اَيُّ مَعَاوِيَةَ النَّفَقَةِ اَمْرًا اَعْبَدَ اللّٰهُ بِنِ مَسْعُودِ
 اذا شك احدكم في صلاته فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب تم غور توں میں سے کوئی عشا کی نماز کو اسے تو خوشبو نہ لگاوے **ف** خوشبو نہ لگاوے
 اس واسطے نہ کی کہ باعث میں کسی کو برا خیال آوے **ر** ابو هريرة ؓ اذا صلى احدكم الجمعة فليصل بعد ما ارتجعا
 سلم من ابو هريرة روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب کوئی شے کے فخر میں چلے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے **ف** میں نبی نے
 امام غزالی اور شافعی کا کہ جس کے بعد چار رکعتیں سنت میں اور امام ابو یوسف کے نزدیک جسے کی چھ رکعتیں سنت میں پناہی ہے روایت
 علی رضی عنہ **ر** ابو هريرة ؓ اذا صلى احدكم الجمعة فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات
و اذا صلى احدكم الجمعة فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات فليكن من الصلوات
 او میں کو نماز پڑھنا یعنی امام نے تو چاہیے کہ ملکی نماز پڑھے اس واسطے کہ لاؤ میں میں ضعیف اور یا اور مجھے بھی چھوڑیں اور جب ایسا
 اپنے واسطے نماز پڑھے تو طول کرے بتنا چاہے **ر** عبد الله بن عمر ؓ اذا صلى ثم المصلاة فانه وقت الى ان يطلع قمر
 الشمس الا وقتا اذا صلى ثم المصلاة فانه وقت الى ان يطلع قمر الشمس الا وقتا اذا صلى ثم المصلاة فانه وقت الى ان يطلع قمر
 الى ان تضيئ الشمس واذا صلى ثم المغرب فانه وقت الى ان يسطر الشفق واذا صلى ثم العشاء فانه وقت الى ان يضيئ الشمس
 فانه وقت الى ان يضيئ الشمس واذا صلى ثم المغرب فانه وقت الى ان يسطر الشفق واذا صلى ثم العشاء فانه وقت الى ان يضيئ الشمس
 وقت جب تک کہ سورج کا ہلکا نہ دیکھے یعنی وہاں کا کنارہ چھ جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اس کا وقت جب تک کہ غروب آوے اور
 جب تم عصر پڑھو تو اس کا وقت جب وہاں تک کہ سورج ڈوبنے کو دیکھے اور جب تم غروب کی نماز پڑھو تو اس کا وقت جب تک کہ غروب
 نہ ہو جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اس کا وقت جب وہاں تک کہ سورج ڈوبنے کو دیکھے اور جب تم غروب کی نماز پڑھو تو اس کا وقت جب تک کہ غروب
 سورج تک کہ غروب میں جب سورج ڈوبنے کے قریب اور وہ جب نہ دیکھو تو وہ وقت مکروہ ہے اور شافعی اسے
 مکروہ اسے مکروہ ہے **ر** ابو هريرة ؓ اذا ضيقت الامانة فالتطيل الساعة فالتطيل الجمل قال

۸۶۶

۸۶۷

۸۶۸

۸۶۹

۸۷۰

۸۷۱

اَللّٰهُ وَاسْمُهُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی نماز
 میں بیٹھے تو تعیمات پڑھے یعنی سب بان کی عبادتیں جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتیں جیسے نماز اور صوم وغیرہ اور مال
 کی عبادتیں جیسے زکوٰۃ اور خیرات صرف مذہبی کے واسطے ہیں سلام بکھادی پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہی بکھادو
 خدا کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں کہ سو خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندہ خدا کا اور اس کا
 رسول ہے **ع** عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ ہم نماز میں بیٹھ کر کہا کرتے تھے خدا کو سلام پہنچا کر کہ سلام کا میل کھلانے
 اور نکلنے کو سلام عرض ہے بلکہ تعیمات کھلائی اور فرمایا کہ جب تھے کہا کہ خدا کے نیک بندوں پر سلام عرض ہے جسے خدا کے بندے
 آسمان اور زمین میں ہیں خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیاء خواہ آدمی سب کو تمہارا سلام پہنچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا چھوڑو
 نہیں نماز میں تعیمات پڑھنا امام عظیم اور شافعی کے نزدیک واجب ہے اور امام مالک کے نزدیک میں سنت ہے **ع** ابو ہریرہ
 (اِذَا قُلْتُمْ لِمَا جِئْتُمْ لَمْ تَقُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَدْ لَعَنَکَ النَّاسُ) بخاری اور مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت
 ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جسے کہ ان دو راہم خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر کوئے نے کئی بات اور جو لوگ اس کی
ف خطبہ سننا واجب ہے جو سوت بلنا درست نہیں اور چپ رہ سکتے تھے اس سے کہا کہ چپ رہ تو اس کا بولنا بھی ثابت ہوا
 زبان سے نہ کہ ہاتھ سے کہ **ع** ابن عمر (اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَی الصَّلَاۃِ فَلَا یُحِلُّ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَهُ مِنْہَا) بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن مسعود
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھلنے کو بیٹھے تو جلدی کرے
 جب کھلنے سے فراغت کر لے اسے اگر چہ نازکی تکبیر بھی ہو گئی ہو **ع** جلدی کرنا ہوا اسطے منع فرمایا کہ کھانے کی نظر
 دل لگا کر بیٹھا حضور دل سے نماز نہ لے اور اگر کھلے نہ کھلے بھی کھانے کا نہیں ہے اور کھانا کھاتے تک جماعت ہو چکے گی تو نماز میں
 شریک ہو روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ کہاب کھاتے تھے اس لئے جماعت کی تکبیر میں عبد اللہ بن عباس بیٹھتے تھے کہ
 کہ جلدی کر لے کہ اگر کوئی نماز میں اس کا سبق **ع** ابن عمر (اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یُصَلِّیْ قَبْلَ وَجْہِہٖ فَاَسْبَغَ
 اللّٰہُ قَبْلَ وَجْہِہٖ) بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو نہ کہ اپنے ہاتھ
 سائے اس واسطے کہ نہ پا قبلہ کرے کہ **ع** ابو ہریرہ (اِذَا کَانُوا لَیْلَۃً فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اِثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ) بخاری
 اور مسلم بن عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو دو آدمی چپکے کان میں بات نہ کریں ایک کو چھوڑ
ف اس واسطے کہ ایسا کہ میرے آدمی کو بیچ ہو گا کہ وہ خیال کرے کہ مجھ کو شہر سے کے لائق نہیں جانتے ہیں یا پیغمبر ہی بجا
 کی فکر میں ہیں اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ تیار آدمی ہوں تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضائقہ نہیں یعنی اس صورت میں
 نہ نہ **ع** ابو یوسف (اِذَا کَانُوا ثَلَاثَہٗ فَلْیَقُلْ ہُمْ اَحَدٌ هُمْ وَآخَرُہُمْ یَاکُلُ مَا مِمَّا فِیْہِ وَہُمْ سَلَمَتِ
 ابو یوسف سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو ایک کوئی امامت کرے اور لائق تر امامت کے دے اور تین وہ جو قرآن
 خوب پڑھتا تھا **ع** حضرت وقت بن جابر قاضی ہوتا تھا وہ سب اہل حق خوب جانتا تھا اس واسطے حضرت نے قاضی کو عالم
 پر مقدم کیا اور اس کا شمار ان کا یہ مذہب ہے کہ حالہ سلیوان قاضی پر مقدم ہے کہ نماز میں اگر کوئی غفل ہو گا تو عالم درست کر لیگا نہ
 قاضی اور محافظ کیا جائے کہ کسی غیر سے نماز توڑی ہو اور کس سے مکروہ ہوئی ہے **ع** جابر (اِذَا کَانَ قَاسِمًا

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

میر کر کے اگر علم ہو تو اس کے باقی حصے کی فکر کرے اور اگر وہ تو اوکو دین کی تعلیم کرے اور نری صحبت اور بڑے کاموں سے
 بچا کر تاکہ اس کے بعد کوئی دوسرا فائدہ ہو سکے معلوم ہوا کہ وہ حقیقت میں وہ جو کاموں کے بعد کچھ نیک نشان و مہابت زندہ باویدیت
 کہ نہ کو نام نہایت ملکہ پیشتر از خیر زندہ کن نامہ سابق ابن عمر اذ اصابت الخجل عرض علیہ مفعلاً بالعداۃ
 والعشی ان کان من اهل الجنة فالحق وان کان من اهل النار قال لا ادری فقال هذا مقعدك الذی فی
 تبعث الیک یوم القیمۃ بخاری درسلم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ جب جا ہیرو تو اس کا صلی کان مسیح
 شام سن کر کیا تاہر گروہ بنشی ہو تو بہشت لکھا جاتی ہے اور اگر دوزخی ہو تو دوزخ لکھا جاتی ہے پھر اوس سے فرشتے کہتے ہیں تیرا
 وہ مقام ہو کر کیا ہے کن ہر تیرا جیسا ہو گیا کاف و کھلائے کا یہ فائدہ کہ یا نہ از خوش و اشتاق ہو اور کا فر کو بیخ و روشت یاد ہو
 ق اوتومو لکی اذا امر احدکم فی مسجدا و سقیا و سبیلہ سئل فلما اخذ بنصلہا لثغر لیس اخذ بنصلہا
 ثغر لیس اخذ بنصلہا لثغر لیس اخذ بنصلہا لثغر لیس اخذ بنصلہا لثغر لیس اخذ بنصلہا لثغر لیس اخذ بنصلہا
 تو پتہ کہ دلی گانسی اپنے ہاتھ میں پکڑے پھر گانسی پکڑے گانسی پکڑے گانسی پکڑے گانسی پکڑے گانسی پکڑے گانسی پکڑے
 کسی شخص کو نہ لگے گا اور تین با اس اسطے فرمایا کہ لو کہ اس حکم کو سچ نہ سمجھیں یا در سجدہ یا زار کو اس واسطے خاص فرمایا کہ وہ ان
 اکثر جو ہم ہوتا ہے اس حدیث معلوم ہوا کہ میں نے چھاتی بدوق اور طبعی کو دو دنوں بانوں پر چڑھا کر کعبہ تا دست نہیں کہ اکثر
 ونا ہوئی ہے یہ صراحت مسعودی اذ امر بالسطحۃ فترت ان واد یعون لیکلۃ بعثت اللہ الیکہا ملککافسوق کا
 وخلق سمعہا و بصرہا و جلدہا و لحمہا و عظامہا ثغر قال یا رب اذک انما نشی فیقضی ربک
 ما شاء و یکتب الیک ثغر یقول یا رب ارحلہ فیقول ربک ما شاء و یکتب الیک ثغر یقول یا رب
 و رقبہ فیقول ربک ما شاء و یکتب الیک ثغر یخرج الیک بالصلیفۃ فی یدہ فلا ین ید عک انہی
 و لا یقص مسلم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ جب نطفہ پر پائیں ان گڑے جاتا ہو تو اسکی طرف خدا فرشتے
 بھیجتا ہے سو وہ اسکی صورت بناتا ہے اور اس کے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈیاں جابجا بناتا ہے پھر فرشتہ کہتا ہے کہ یا رب
 یہ مرتبہ کیا ہو تو یا رب حکم بتا ہے جیسا چاہتا ہے اور فرشتہ اسکو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہے کہ یا رب اسکی زندگی کتنی ہو تو کہتا ہے
 سو وہ بتاتا ہے پھر جیسا چاہتا ہے اور فرشتہ اسکو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہے کہ یا رب اسکی روزی کتنی ہو تو کہتا ہے
 فرما دیتا ہے جیسا چاہتا ہے اور فرشتہ اسکو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہے کہ یا رب اسکی روزی کتنی ہو تو کہتا ہے
 جیسا چاہتا ہے پھر فرشتہ خدا کی دست نام کے سب کاموں پر قرین لکھتا ہے یہ حدیث معلوم ہوا کہ اپنے سپرد کاموں میں
 ایسا اقتضا نہیں کہتے کہ جو چاہیں ہو کرین بلکہ اسکا مہر فی سی ذریات کو ہے اپنے چنے ہیں جان امہ مالک و مالک نامہ جو کہ بخش
 سے فرش ملک لکھوں فرشتہ دارہ نہیں لیکن بدین اس کے علم کو فی کتابی نہ قہو کہ اسے اور یہ جو عالم میں شہور ہو کہ آدمی کی طہو پری
 میں تھے جو طہو پری سے قسمت کا کھانا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی پھر اصل نہیں اس واسطے کہ قسمت کے حساب
 کو فرشتہ ان کے حال لا تاہی و انظر و سب اب کی حدیث میں تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہے اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہے اور
 چالیس دن بعد گوشت بنتا ہے اور چالیس حدیث سے معلوم ہوا کہ یا لیس ہی کہن بعد گوشت و نہان تہی میں تو غلبہ ہو کہ یا لیس

۸۵۸

۸۵۹

۸۶۰

تھرا ایک مرنے لگا کہ بھلا فرمائے تو جس کے نناوٹ ہوں نہ کیا بات زمین کی دیکھا کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے تو پھر سے
اوسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی اسی نے کہا کہ چیر کوئی باقی نہ رہے جو وصلہ ہو لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ میں متنی ہو سکے اللہ
میں تیرا حکم پونچھا چکا اسی میں تیرا حکم پونچھا چکا اسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرنے لگا کہ بھلا بتائے تو کہ
اگر مجھے زبردستی کریں یہاں تک کہ دو مقوضین یاد آو گرو ہوں میں کسی طرف کھینچ لیجاؤں پھر وہاں کوئی بھگتو تلوار مارے یا کوئی
تیرا سے اور مجھکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا دل اور اسکا گناہ اوسوی بریلٹ پر لگا اور وہ مقوضین میں داخل ہو گا

A4M

فانیؒ جب کسی زیلہ مالدار و خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہے کہ جوانی سے کترین مال اور عقل میں ان کو دھیان کرے تاکہ اس کو سحر و افسوس و ناشکری نہ حاصل ہو اس مسئلہ کہ نیا میں جو شخص جوانی میں ہزاروں بدتر بھی عالم میں موجود ہیں مثلاً اگر کوئی شخص جو توفیق حاصل بھی ہو یا جو بھی اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہو تو سیکڑوں محتاج بھی ہیں بیمار بھی ہیں اور کافر بھی تو ان سے ہزاروں سے یہ بدتر جو سحان اللہ حضرت نے عجیب و غریب علاج بتلایا کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج و دل میں آفتل و غمخوار کا شکار نہ رہے بلکہ شکر لازمی کیا کرے اور صانع میں پوری روایت یوں ہے کہ دنیا میں کتر لوگوں کو دیکھے اور دین میں اپنے بہتر لوگوں کو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خیر خواہی غرض و مصلحت سمجھ سکتا اگر شخص نماز پنجگانہ پڑھتا ہو تو دوسرا (تہجد بھی پڑھتا ہو) تو وہی افضل ہو اسی طرح لاکھوں سے ایک سے ایک عبادت اور پڑہنے لکری میں بہتر جو دین اگر یہ دھیان کیا کرے گا تو نیکو دنیا میں آپ کو کتر اور ستر جائیگا اور اگر دیناری میں اپنے سے کتر لوگوں کو خیال کرے گا کہ فلا نماز زمین پڑھتا فلا ناقہ دودا

450

علاج شری

۷۴۴

146

- ۸۶۸ اٹنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کونے لگے **ہ** ابوہریرہؓ اذ اوجہ احد لکھ فی بطنہ شئاً فاشکل علیہ
اخرج منه شئاً ثم لا فلا یخرج من المسجد حتی یسمع صواتاً انی یحید ریحاً اسلم من ابوہریرہؓ
روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ میں کچھ لگا کر ہو بہت پوسا و سوسا کرے کہ اس کے پیٹ سے کچھ نکلا نہ ہو
کہ وہ اپنے پیٹ میں کچھ لگا کر ہو بہت پوسا و سوسا کرے کہ اس کے پیٹ سے کچھ نکلا نہ ہو
اور یہ کہ با تو اس صورت میں ہو گیا غرض کہ شب سے دو تین دن جانا یقین تھا یہی **ہ** طلحہ اذ اوضع احد لکھ فی بطنہ
مثلاً مؤخرہ الخ فیصل ولا یزال من کفر و ذلک مسلمین طلحہ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب
کسی نے اپنے لگے کجاف کی پھل لکھی کہ برابر کوئی چیز کھ لے تو پڑے اور کچھ خیال کرے کہ اس کی اوس طرف سے کون گذر گیا
ف یعنی اگر میدان میں نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکھی اپنے لگے کا ٹیوے پھر وہ غرہ نماز پڑھے جہاں آمدت کرے
خر ابو سعیدؓ اذ اوضعہ الجنانۃ و احمکھا الریحال علی اعناقہم فان کانت صامحۃ قالت
قد مونی و ان کانت غیر صامحۃ قالت یا و یلھا آین تدھبون ہا لیسمع صواتہا کل شیء
الا کائنات و کوئی سمعہ صیغہ بخاری میں ابو سعیدؓ روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب بنا زہ کھانا باجو اور اس کو لوگ
لے کر ہو تو دعوت ہر دھاتے ہیں تو اگر نیک روح ہوتی ہو تو کسی کو کھانے کے لیے جلاو اور اگر نیک نہیں ہوتی تو کسی کو جلاو
یہ سچا ہو چیرا ہو کسی اور راستی جو سچا آدمی کے اور اگر آدمی اس کو سنے تو چن لے **ف** نیک آدمی کو نواب خود ہوتا ہے
تو شائق ہوتا ہے اور آدمی عذاب قبر کو خوف گھبرا تا یہی **ہ** ثوبان اذ اوضع الشیخ فی اقبیٰ لکھ فی عنقہا
الابن علیہ القیمہ مسلمین ثوبان سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب کسی کی میری امت میں تلاو ثوبان لکھ جائیگی تو اس سے قیامت تک
ناراضی کی **ف** حضرتؓ نے تھے اور حضرت عثمانؓ اوس طرف سے کچھ حضرتؓ فرمایا کہ یہ شخص ظالم مارا جاوے گا پھر یہ حدیث فرمائی
یعنی جسے اس امت میں غم و غریزی اور فساد شروع ہو گا قیامت تک نہ موقوف ہو گا یہ حدیث عجز ہے کہ یہ حدیث حضرتؓ نے فرمایا اب تک
و یہاں ہوا **ع** اذ اوضع العشاء و اذ یقین الصلوة فانکذا بالاعشاء بخاری اور مسلمین حضرت عائشہؓ
سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب رات کا کھانا تیار ہو اووشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو **ف** یعنی
اول کھانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تاکہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف دل لگائے **ف** جس سے معافی نہ کرتا ہے مصنف نے
کہا کہ کجاوہ سے نزدیکی کہین حضرتؓ کو خواب میں یہ چون کہ کسی حدیث کی صحت حضرتؓ سے تحقیق کروں تاکہ مجھ کو اعلیٰ سے کی سند حاصل ہو
اور اس نے زمین بہت برس گذرے آخر میں ہفتے کی شب بیدار ہوا تو تاج سن چھ سو گیا رو بھری میں فجر کے قریب بیٹھے
خواب میں دیکھا کہ گویا میں عیسیٰؑ پر فرشتوں کی نماز شروع کی اور حضرتؓ نے رات کا کھانا کھا ہے میں اور حضرتؓ کے ساتھ اور چند لوگ میں
سہو حضرتؓ نماز کھانے کے واسطے بلا میں چاہا کہ نماز پڑھے کہ جواب میں تو مجھ کو بوسیدین علیؑ کی دو بات یاد آئی کہ حضرتؓ اور کجاوہ
تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو انھوں نے نماز پڑھے جواب میں حضرتؓ نے فرمایا کہ میں نہیں کیا فرمایا کہ جواب میں وہ کجاوہ اس کے سوال
جب تک کہ اس سے شل سے میں حضرتؓ کے پاس گیا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہے کہ جب رات کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا
شروع کرو حضرتؓ نے فرمایا کہ ہاں یہی حدیث صحیح ہے جو صحیح ابوہریرہؓ اذ اوقع اللہ باب فی شرب احد کھ

۸۸۲

زیاده مالک تبتی حدیث فرمائی یعنی دینا اور دنیا میری طرف نہیں خدا کی طرف ہے ہر خالق المخلوق مبرم بقدر تکمیل
مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرٌ لِّمَنْ أَتَى عَلَى يَدَيْهِ وَإِنَّ سَيِّدَ اللَّهِ دَاوُدَ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ
بخاری میں معلوم ہے کہ یہ حدیث سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کس نے کوئی کھانا کھی اپنے ہاتھ کے کسب بہتر نہیں کھایا اور اللہ خدا

۸۸۳

کا پیغمبر دَاوُد اپنے ہاتھ کے کسب کھانا تھا ف بقدر تو کس کسب کا فرض ہوا اور ہاتھ کا کسب نہ دہ تر ملال اور طیب ہو
حضرت داوود رات کو گشت کے واسطے نکلا حضرت جبریل آدمی کی صورت ہو کر اپنے سے حضرت داوود کو پہنچا کہ داوود کیا آدمی ہو انھوں نے
کہا کہ تو نبی ہو لیکن اس میں نہ خصالت تھی نہیں کہ کمال حاصل سے کھانا ہوا بہتر آدمی وہ جو ہاتھ کے کسب کھانا ہے حضرت داوود

۸۸۴

جناب آدمی میں عرض کی کہ اے جبریل کوئی پیشہ کمال ہے خدا کا مکر زور بنا تعلیم کیا چھ حضرت داوود اسی کسب اپنا رخ کر کے
مُسْتَوْدُ الْفَقْرِ مَالُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ لَكَ مَا يَجْعَلُ أَحَدٌ كَرَامَةً السَّابِقَةِ فِي الْآخِرَةِ كَلْبُ السُّلْطَانِ
یہ ترجمہ مسلمان مسطور ہے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ زمین پر دنیا آخرت کے دو بروہ ہے کہ کوئی نبی کے لیے کی اور کوئی در زمین

۸۸۵

وہ ہے جو کس قدر پانی لگا اور کس قدر آبی ف یعنی آخرت کے دو بروہ دنیا نمانت فقیر اور غنی ہیں جیسے دریا کے دو بروہ قطرہ
ع چہ نسبت خاک با ما عا ربان خیر ان عبا میں کمال فی ایام افضل منها فی ہذا الایام قالوا کلا اجمعوا
فی سبیل اللہ قالوا لاجمعوا فی سبیل اللہ الا رجل خرج یحاطر بنفسہ وما لہ فلم یجمع بشیء

۸۸۶

یعنی ایام العشر بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنوں میں افضل نہیں بیان تو
یعنی جو کچھ کے من فوج سے ہے لہذا اور راہ خدا میں جدا کرنا بھی اس افضل نہیں نہ آیا اور راہ خدا میں جمع کرنا بھی
اس افضل نہیں کہ اگر مراد کہ ہا افضل ہے کہ وہ کمال پنا جان و مال شمار کرنا بجز نہ چاہا لیکن شیبہ ہو گیا ف معلوم ہوا

۸۸۷

العشر فی جمع براہ کوئی ایام کی عبادت افضل نہیں خ عایشہ مآ آقا بقراری قال لک لک الایام الذی جاء ف
بنا حرا فقال اقول قال فاحذرنی ففطی حتی بلغ منی التجدد ثم ارسلی فقال اقول فقلت مآ انا

۸۸۸

بقراری فاحذرنی ففطی الثانیہ حتی بلغ منی التجدد ثم ارسلی فقال اقول فقلت مآ انا بقراری
فاحذرنی ففطی الثالثہ حتی بلغ منی التجدد ثم ارسلی فقال اقول انا سمر ذات الذی خلقت

۸۸۹

خالق الانسان علی افرأ وکذا لک الایام الذی علم بالقلم علم الای انسان مآ لک یعلم بخاری میں
حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں تو چہا نہیں چہرے اور میں سے سے فرمایا جو حضرت ہاں جہاں کے نماز میں

۸۹۰

ایا خاصا جو حضرت سے کہنا کہ چہ حضرت نے فرمایا چہ حضرت نے بلکہ کہ اور موت و ایام ان تک کہ چہ طاقت نری چہ حضرت نے بلکہ چہ دیا اور کہ کہ چہ
سے کہ کہ میں تو چہا نہیں ہاں سے بلکہ کہ اور دوسری بار دیا ایمان تک کہ چہ طاقت نری چہ حضرت نے بلکہ چہ چہ اور کہ کہ چہ

۸۹۱

سے کہ کہ میں تو چہا نہیں ہاں سے بلکہ کہ اور دوسری بار دیا ایمان تک کہ چہ طاقت نری چہ حضرت نے بلکہ چہ چہ اور کہ کہ چہ
رب کا نام ہے پیا کیا یا آدمی کو خون کی ہلکی سے پڑے اور تیرا رب بڑا بزرگ ہے جس سے قلم کے کسب علم دیا سکھا یا آدمی کو جسکی

۸۹۲

او کا و خیر ف حضرت جب پائیس سے کہے سادہ و غیر کی کا زمانہ قریب ہوا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی کہ میں
ایک جہاں سے کہنا میں نے کروا کر میں سے وہ غیب کی آوازیں سننے دنت و تہجہ حضرت کے سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو

۸۹۳

ایک جہاں سے کہنا میں نے کروا کر میں سے وہ غیب کی آوازیں سننے دنت و تہجہ حضرت کے سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو

تھیک ہوتے تھے مینے ہی حالت میں گدے پھر سورہ اوقال کی پانچ آیتیں حضرت جبریلؑ لے گئے تیری کہ پرے پر لکھیں تعین حضرت
حرف شناس تھے نہ پھر سے حضرت جبریلؑ نے حضرت کو دیا یا وہ علم لاتی دیا پھر حضرت گھر میں شریفؑ کا دل حضرت کا کانپتا تھا
حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ کجاو اڑھاو جب تک کہ اسکیں ہوئی حضرت خدیجہؓ سے یہ سب لکھا اور فرمایا کہ کجاو اڑھاو جب تک کہ
نے کیا میں نے کہا آتش میں جیسے خدا آپ کو ہرگز نہ بدلا کر گیا آپ تو راست گو ہیں بلکہ وہ ہیں جو تیرے ہر کلمہ کا کام کرتے ہیں مگر
کرتے ہیں لوگوں کے مصائب میں کام لے تے ہیں پھر حضرت خدیجہؓ حضرت کو دے تو میں فوٹل کے پاس لیگیں اس واسطے کہ وہ شخص انجیل کا
عالم تھا اور پڑھا اور اڑھا ہو گیا تھا اسے جب حضرت سے یہ سب لکھا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہی جو حضرت موسیٰؑ پر اترا تھا مینے جبریلؑ
کاش میں جوان ہونا کاش میں زندہ ہونا میں قتل کیے تیرا قوم جگہ نکال گیا حضرت فرمایا کہ کیا میرا قوم جگہ نکال دیا گو دے نہ کہا کہ ان
ہی ہنٹ ہی سب سے برون کی پھر اسکے بعد میں ہر جی نہ داری پھر سورہ مدثر اور قرآن اور تیرا متواتر ہوا **ق** اَبُو مُرَّةَ
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هَلَدَ وَالْأَلِيَّةُ الْقَارِئَةُ الْجَمْعَةُ قَمَرٌ يَعْصِلُ مَشْقَالٌ ذَرَّةٌ خَيْرٌ
مِنَّا كَأَوْسٍ يَعْصِلُ مَشْقَالٌ ذَرَّةٌ شَرٌّ إِنَّ **قَالَ** حِينَ سُئِلَ عَنْ أَتَمِّهِمْ بَخَارِي أَوْ سَلَمِينَ أَوْ بَهْرٍ رَوَى
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے اس مقدس میں میرا کچھ نہیں اتنا مارا مگر یہی ایک گیت جو سب کو شامل ہے کہ جو ذرہ برابر نیکی
کر گیا سو دیکھ گیا اور جو ذرہ برابر بدی کر گیا سو دیکھ گیا **ف** لوگوں نے حضرت سے سوال کیا کہ گدہ میں زکوٰۃ ہی ان میں تب
حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند ان میں زکوٰۃ وہ نہیں لیکن اگر کوئی راہ خدا میں دیا مقرر ثواب پاو گیا اس واسطے کہ اندک نیکی کا
ثواب لاندک بدی کا عذاب ہو اور آج کل کے میں کیا کرے کہ گدہ میں زکوٰۃ نہیں لیکن سوداگری کی نیت سے زکوٰۃ واجب ہے
ه اَبُو مُرَّةَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فِي بَيْتِي مِنَ الثَّانِي بَهَا كَأَفْرِيتٍ
يُنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ فَيَقُوعُونَ بِكُلِّ كَلْبٍ كَلْبًا أَوْ كَلْبًا أَسْلَمَ مِنْ بَهْرٍ رَوَى روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک
کوئی بڑا انسان مگر بعض لوگ اسکے منکر تھے میں نے خدا کو تین بار بتایا سو لوگ کہتے ہیں کہ وہ لوگ اسے کئی تیس بار بتا دیے
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً بخاری میں ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ان میں اتنا راہ خدا ہے کوئی
مرض مگر وہ کسی شفا بھی باقاری ہی **و** حضرت سلیمانؑ کو حق تعالیٰ نے دواؤں کے خواص الہام کیے اکثر طلب و تحقیق سے معلوم
ہوئی معلوم ہوا کہ طلب کیجنا درست ہے خدا کو شافی جان کے دوا علاج کرنا توکل کے خلاف نہیں اس واسطے کہ حضرت نے بہت عباد کی جو
سَمِعَ اَبُو مُرَّةَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ خَلِيفَةً إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَةٌ بَطَانَةٌ تَأْمُرُ
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُحْضِرُ عَلَيْهِ وَتُحْضِرُ عَلَيْهِ وَتُحْضِرُ عَلَيْهِ مَعَصِمُهُ اللَّهُ بخاری
میں ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا کوئی پیغمبر نہیں بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اسکے دو چھ رفیق تھے میں ایک
رفیق تو اس کو نیک کام بتلاتا ہی اور اس پر غصت لاتا ہی اور دوسرا رفیق بد کام کھلاتا ہی اور اس پر غصت لاتا ہی اور گناہوں سے تو وہی
ممعوم ہے جو کونہ اچھا **و** یعنی فرشتہ اور شیطان وغیرہ خلیفہ کے بھی ہوتے ہیں لیکن پیغمبر تو معصوم ہیں اس واسطے
حق تعالیٰ شیطان کو مغلوب رکھا ہے پیغمبر پر اس کا قابو نہیں چلتا چنانچہ حضرت فرمایا کہ شیطان میرے ملاح ہو گیا ہے جو کجاو بد کام کا
دوسرا نہیں دیتا بخلاف اس کے پیغمبر کے سو کوئی معصوم نہیں اگر یہ امام اور ولی ہو شیطان نہ نہیں ہو سکتا یہی عقیدہ ہے

۸۸۷

۸۸۸

۸۸۹

۸۹۰

۸۹۰

ابن سنت کا کہنا ہے کہ ما بعث الله نبيًا الا رعى الفطرة فقالوا او انت فقال نعم كنت

ارعاها على قدر بطلي ملة بخاري میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہم کو ایسا پیغمبر نہیں بھیجا

نہ کہ بکریان چالی ہون مہاجت کیا اور کیا آپ بھی بکریان چار میں ہیں حضرت فرمایا کہ ہاں میں بھی تھے والوں کی بکریان چند

قیراط کی مزدوری ہر چار میں ہیں **ف** بکریان چار میں نہ تھیں ہوتا ہے بکریان بانی کیسین تاکہ آدمیوں کی سرداری کریں

۸۹۱

قیراط پنج جو کے برابر ہوتا ہے ہر شام میں عاصم یا لا نصاریٰ ما بین خلق اذ ہم الى قيام الساعة

خلق اکثر من الذخائل مسلمین شام میں عاصم سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ آدم کی خلقت قیامت تک کوئی خلق نہیں

ہو جائے **ف** یعنی ہر ہفتہ دن اور گرا کر نہ والوں کے جمال زیادہ تر ہی عالم میں کوئی بلا اسکے برابر نہیں **ق**

۸۹۲

اسما بن زید ما تزلت بعدی في سنة احدى على الخصال میں الشفاء بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے

روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پوچھا ہے والا ہر مردن پر عورتوں **ف** یعنی

مردوں کے حق میں عورتوں کے برابر کوئی بلا وقتہ نہیں سوائے کہ نکاح ہو یا اور حرام کاری اور زانیہ کی اطاعت میں نہ غرض کہ

۸۹۳

اگر خدا و عورتوں کے سبب ہو ہیں اس واسطے حضرت کو زیادہ تشریف ہے **ق** ابن عمر ما من آل النساء الا لعنن حتى يلقى

الله و مرقی و صحیحہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہ نسبت

پونجا بگاڑنا اور لگا کر کہہ دینا بھی نہیں **ف** یعنی لوگوں کو سوال کرنے والا قیامت میں نہایت ذلیل ہوگا **ق**

۸۹۴

ابن عمر ما حق امری مسلم یسلم علیہ ثلاث الا وعدة و وصیة بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے

روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں نے لائق ہر مسلمان کو دو چیزیں بتائیں کہ میری بیعت کے **ف** یعنی ہر لوگوں کا حق میرا یہی

ہے نہایت جو اس پر لازم ہے کہ اپنے پاس وہی وصیت رکھتے کہ اگر کوئی میرا وصیت وارث اور سپہ سالار میں اس واسطے کہ آدمی

کو اپنی موت کے بعد میری وصیت رکھنا اس میں سے تو واجب ہو اور اگر کسی کا لینا دینا نہ ہو تو وصیت کرنا واجب نہیں ہے

۸۹۵

ق المسئلة من فخرمة و مروان بن الحکم ما خلاص القصصاء و ما ذاک لھا الخلق و لک

حبہ باحی اللیل و الذی فی نفسی بید و لا یسئلونی خطیة یعظمونی فیما حق مات اللہ

الا اعطیتھم ایاھا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں نے تمہارے

آؤنی جس کا قصہ ہے نامہ پر اور یہی خدائے بیدار و سکون دیا ہے یا تمہاری کے بندہ کے لئے ہے یعنی جس قسم جو اس بات پاک کی

جس کا وہ میں نے جان بہت سے نہ مانگتا کوئی کام نہیں لے دینا کی تعظیم کریں مگر کہیں اور کو دینا یعنی وہ بات قبول کرو گا

ف حضرت تین سال عرصہ ہائے کہ میں نے سے کہ کو چلے کہ کہ نہ کہ وہ میں نے وہی حضرت کی بیٹھ گئی صحابہ کے کہا کہ اوٹنی

تھا کہ گئی حضرت یحییٰ بن زمری فرمائی تو انہی نے ہجری ہونی حضرت صلح کر کے پلٹ آئے بنا چا اسکا فصل قصہ دوسرے باب میں ہو چکا

۸۹۶

ق انس ما را انا من شیعہ وان یحدنا لک لکھ یعنی فی س لک لکھ الذی کان یقال لک لکھ و لک

بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہمارے کو چھ نہیں تھا اور اس گھر کا قدم تو دیر یا پام را د ابو لکھ کا گھوڑا جو

سندوب کہتے تھے **ف** ایک بار مدینہ میں جری ہوئی چڑی رات کو حضرت ابو لکھ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہو کے نہا

بیان لکھ لکھ
حضرت علی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ
ابو لکھ کا
گھوڑا

۹۱۰

انہ کے حق میں ہر سو عمل میں لاس اور کام کو اپنی رعیت غافل یا اونپے عیش و آرام میں پڑا تو بہشت سے محروم ہو اصرار میں حکما میں
 ملامت میں تسلیم کیا تو فیض عمل حاصل کرے ان کے رسول کا کہ لا یشعروا ان لا یشفعوا لہم اللہ
 وینو مسلم بن عبد اللہ بن عباس روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ میں ایسا کوئی مرد مسلمان نہ دیکھا ہوں جس کے پرچہ الیہں مرد و جو شرک
 کرتے ہوں خدا کے ساتھ ناز پر شے کہے ہوں مگر خدا کی سفارش اس کے حق میں قبول کرتا ہو **ف** معلوم ہوا کہ جالیس مسلمان
 موجد کا ناز چھنا سب ہی بہت کی نفرت کا عبد اللہ بن عباس تلاش کر کے جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے
 بوجہ حبس میں تھے کہ حضرت عائشہ کی روایت میں ہے مسلمانوں کا ذکر جو توبہ جالیس کی سفارش بل پر کی زیادہ قبول ہوگی اور یعنی عہد
 میں آیا کہ تین زمین کرین **ھ** جالیس مامون صاحب اہل لا یفعل فیہا حقہ الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت
 وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم

۹۱۱

لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم

معلوم کہ
مسلمان کا ذکر

لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم

لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم

لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم
 لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم القیمۃ اکثر ما کان ت وقعد لہا بقاء فو کہ کنتن علیہ یقول امہا و اخافہا ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا ان جاء یوم

۹۱۲

۹۱۹

مسلم ان دل ہی کو خوش کر دے معلوم ہو کہ غیبت کو دوزخ سے بدل دینے کی بڑی تاثیر ہے **بقی** علی ما مضی من احادیث
 قد کتب مقعداً من الجنة ومقعداً من النار فقالوا یا رسول الله اولا تکتفل علی کتابنا
 فقال اعملوا فکل ممشیراً لما خلق الله اما من کان من اهل السعادة فسیصیر لعل السعادة واما
 من کان من اهل الشقاوة فسیصیر لعل الشقاوة ثم قرأ اما من اعطی واشفی وصدی
 یا تحسنى الی قوله للعصر ای بخاری ودر مسلم علی مرقفی یعنی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تم میں سے ایسا
 نہیں ملے گا کہ وہ اس کا سن بہشت اور اس کا سن دوزخ سے کھل گیا یعنی بہشتی لوگ دوزخی لوگ کے نزدیک قریب ہو چکے ہیں
 اصحاب کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ یوں اعتماد کر لیا کہ نبی تقدیر کے رد پر عمل کرنا بیفائدہ ہے جو قسمت میں ہے جو ہو گا تو حضرت نے
 جواب میں فرمایا کہ عمل کے بعد اس واسطے کہ ہر ایک کی کوئی سچ اور کسان معلوم ہو گا جس کے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت
 میں ہیں ان کو یہ ہو گا تو وہ شملی نیک کام واسطے مستعد ہو جاوے گا اور جو اہل شقاوت یعنی بیخون سے ہو گا تو وہ شتائی سے
 بہ کام پر تیار ہو جاوے گا چہرے لینے اس کام کی قرآن سند پر بھی کہ خدا فرماتا ہے جو سے خیرات کی اور دوزخ اور بہترین یعنی اسلام
 کو سچا جانا سو سپر کسان کے رنگ نیک کرنا اور جو عمل جو اور بڑا اور نیک بن کر اس کو اسے جو شعا بانا تو اس پر ہم اسان
 کو دینے کفر کی سخت راہ **ف** اصحاب سمجھے تھے تقدیر کے رد پر عمل بیفائدہ چیز ہے حضرت فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا
 تقدیر کے مخالف نہیں اس واسطے کہ دنیا میں بیرون کو پیدا کیا اور ایک کو دوسری سے بڑا دیا اور اسی اپنی حکمت کے بعضی چیز کو
 بعضی چیز کا سبب بنایا جیسے کہ ہر سبب بنائی کا اور کان سبب ہوشیاری کا اور ہر سبب ہوشیاری کا سبب نیک عمل سبب جو
 بہشت کا اور ہر عمل سبب دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر نہیں بلکہ اس طرح مقدروں کا سبب کرنا اور اس کا
 سبب ہو کر کوئی اور اس کو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا فرض لے مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہے اور اس میں بحث اور گفتگو کرنا
 حرام ہے اور آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا جہنم میں جھکتی آنکھ ہٹاتی ہے کیسے علی مرقفی یعنی اللہ تعالیٰ سے تقدیر کا حال پوچھا ہے یا کہ
 انہی میری رات کو سوئد میں مبتلا تھیں تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہیں **ہ** ابن مسعود ص ۱۸۱
 ۹۲۰ احکامہ قال وقد وکل یم قرینہ من الجن وقرینہ من الملائکہ قالوا یا رسول الله قال ی
 ایما ہی ولکن الله اعلم بنی علیہ فاسلم فلا یأمر فی الا یخفی سلم من عبد الله بن شوق روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ تم میں سے کوئی نہیں ہے کہ اس کے ساتھ شیطان دوسرا ساتھی ہو گیا ہے والا اور ایک فرشتہ دوسرا ساتھی ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ
 پر لوگوں کہ کیا ایسا ہے ساتھ ہی رسول اللہ شیطان فرشتہ مقرر ہے حضرت فرمایا کہ ان سیر ساتھ ہی ہے کسی خدا نے اس پر میری
 مدد کی جو وہ مسلمان ہو گیا ہے فرماں ہے اور جو کچھ سوچا کہ لو کچھ نہیں بتلا **ف** اصحاب سمجھے تھے کہ حضرت کا ہر شیطان
 مسلمان ہو گیا تھا اور یہ سبب بنایا نہ استجماعت کا کہ سوچا کہ ان کو کوئی گناہوں سے معصوم نہیں **ح** عظمیٰ ما مضی من احادیث
 ۹۲۱ احکامہ قال قد وکل یم قرینہ من الجن وقرینہ من الملائکہ قالوا یا رسول الله وحده لا شریک
 لہ واشہد ان محمد عبده ورسوله لا شریک لہ انما نعبت لہ اعداء لاجلہ النما لیمہ یکمل من ایتھا شاء
 مسلم نے فرمود ہے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں نے جو شخص وضو کرے تو محال ہے کہ وہ چھوڑ دے یا پھر وضو کرے پھر وضو کرے کہ کوئی یا نہیں

بہشتی لوگ دوزخی لوگ کے نزدیک قریب ہو چکے ہیں

مسلم نے فرمود ہے

۹۴۶

او سکو جمال جلالتہ و جہت کوریت جواب دل سے ملے و یاد اگر سورت کا تعلق سہل من سہل ما تصنع
 یاد اگر خداوند کیستہ کہ کن علیہما منہ شیء و ان لیسنۃ لکم فیہن علیکم فیہن **و قالہ رب ارجع**
امرہ اے عمر کہنت نفسہا علی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فاکرم فیہا النبی صلی اللہ علیہ و سلم
 بخاری اور مسلم میں یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو مجھ کو اپنی لنگی سے اگر تو اسکو باہر نکال دے تو اس مورت پاس کچھ نہ لکھا
 اور اگر عورت سے باز رہا تو میرے پاس کچھ نہ لکھا یہ حضرت نے اس وقت کہا جسے اس عورت مل گئی کی جسے اپنی ذات حضرت کو دیتی تھی سو
 اوکو حضرت نے قبول کیا تھا **ف** اس وقت یہ پوچھا کہ ایک عورت کے لگا کر حضرت نے اپنی جان آپ کو بخشی ہے حضرت نے قبول نہیں کیا
 تب ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا کہ حضرت اگر آپ کو کسی حاجت میں جو تو میرا بھی اوس کو رو بھیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ میرے پاس نہ ہو
 جس تو اسکو ملے اگر اسے ملے کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ جا کر اش کر کے کوہ کی ایک انگوٹھی لے آؤ جسے
 کہا کہ جو کوئل سے لیکر میری لنگی میری کونین میں تو بہترین تیار ہو تب حضرت نے حدیث فرمائی کہ لنگی میں دو دھاتی کا کس طرح گزارا
 جو لکھا تھا میں اس پر جو کچھ لکھا تھا حضرت نے کچھ ان شخص کی حالت متوجہ نہ کیا و سکو بلایا اور فرمایا کہ جو کسے اس کا کہ بان عجب
 غلامی غلامی مورت یاد ہے حضرت نے فرمایا کہ جانتے تیرا کچھ اس عورت کے ساتھ کر دیا تو ان کے یاد کر دافینہ پر مبنی تو اسکو مورتیں یاد کرو گے
 یہی حکم ہے جس سے یہ معلوم ہوا کہ تعذیر ان کو کرتے کہ ان بھی مہر ہو سکتا ہے اور یہی مذہب میں امام شافعی کا اور امام مہم کے
 نزدیک نہیں ہے کہ مہر نہیں ہو سکتا اور ان کی دلیل اور حدیث ہے کہ مذہب میں اس حدیث کا یہ طلب ہے کہ حکم ہے کہ اسلام میں تعذیر ہونا کو
 تنگی میں **ھو من مسعود ما تعدون ان تقوب فیکم قال قلنا الذی لا یؤکل لہ قال لیس ذالک یأثر تعویب**
لکنہ ان یحل الذی لم یعد من من ولیدہ یحتمل قال قد تعدون الفریعة فیکم قلنا الذی لا یبصر عہ
الرجال قال لیس یذالک ولکنہ الذی یحکم انفسہ عند الغضب میں نے یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ یہ اولاد میں بلکہ اولاد حقیقت میں نہ ہو رہی جسے اپنی اولاد سے کچھ لگے نہ جیسا کہ میں نے کہا وہ روٹی اور سکاڑا کا زمرہ حضرت نے فرمایا
 پھر پہلوان تمہارے درمیان سکوت کر رہے ہو جیسے کہ پہلوان وہ جو سکاڑو نہ بچھا سکے حضرت نے فرمایا کہ کچھ نہیں بلکہ پہلوان وہ جو غصے
 کے وقت اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے یہی زیادتی نہ کرے گالیان **ف** میں نے یہ روایت ہے کہ اولاد اور پہلوان اس کی کہتے ہیں جو جسے
 کہا لیکن غصے کے نزدیک حقیقت میں اولاد اور پہلوان ہے حضرت نے فرمایا کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ غصے کے وقت کام آوے
 تو اگر کسی کا کام گیا اور اسے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اس کے کام ہو گا اور اگر غصے کا کام تھا تو وہ خدا سے اپنے باب کی
 شفاعت میں لگا تو بہر صورت اولاد کا کام ہی اور صبر کا کام نہیں مگر اسکو یہ فائدہ نہیں کہ اولاد پہلوان کا جو غصے میں پہلوان ہے میں اولاد
 ہوئی تو اس کے کس کام کی اور اس طرح پہلوان حقیقت میں ہی جو غصے کو لیتا ہے اور پہلوان غصے سے یہ اگر چہ غصے میں پہلوان کہتے ہیں
ف کتب من مالا یوما خلقک ان تکلم قد ابتعت ظہرک و قالہ لہ مفدۃ من جمعی ان یوما یسلم
 میں نے یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کسی نے تجھ کو پیچھے ڈالا تو تیرا روکا لیا تو سواری کو نہ مولے چکا تھا یہ
 حضرت نے کتب میں یاد ہے فرمایا کہ تو کس نے اپنے وقت **ف** یہ گنت ہے کہ کچھ حضرت نے تیار کی کی تھی تب کتب میں مال کے

۹۴۷

۹۴۸

۹۴۹

ساتھ جانے کے واسطے سواری بول لی تھی مگر ان کا اتفاق جانے کا حضرت کے ساتھ نہ ہوا تھا جب اس طرح اس نے اپنے آپ کو
 یہ نیت غصے سے فرمائی باقی کے ساتھ کہ ابھی کہ مصلحت نہ باقی تھی کہ **فَاَتَاكَ لِحَامَةٌ** تیرے
 اُٹالی چلے اسلاحدہ بجائی اور سلم بن ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا وہ تھمیرہ پاس کیا یعنی کس فکر اور کس خیال
 میں ہوئے حضرت تھامیرہ بن ثمال نے کہا اس کے سلمان بچے سے پہلے **ف** حضرت ایک بچہ کے ملک میں لٹک رہا تھا جس کا نام
 ایک قوم کا سردار اور اس کا شمار نام تھا اس کو پکڑ لائے اور سجدے کے ستون میں اس کو باندھ دیا جب نہت اس طرح تھمیرہ بن ثمال
 فرمایا یعنی کس خیال اور کس نیت میں تھمیرہ بن ثمال نے کہا کہ تیرے چلے ہو مگر تو نے مجھ کو مارا لا تو اپنے غویں میں کہار اور اگر انسان کو چھوڑ
 تو شکر گزار مگر وہ چھوڑا یعنی میں اس صاحب حق مانکر دنگا اور اگر کچھ مال کی طرح ہو تو جو تیرے پاس تھا سو مانگا پھر حضرت نے اس سے
 بات کیے دوسرے روز حضرت پھر فرمایا کہ اسی شمار تو کس خیال میں تھامیرہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت اس کے پاس سے تیسرے روز
 پھر حضرت اسی طرح پوچھا اور شمار کیا وہی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا کہ شمار کو چھوڑ دو جب قیدت خلاصی ہوئی تو تھامیرہ بن
 ثمال نے فرمایا پھر حضرت کی خدمت میں جبکہ اندھا آیا اور سچے دل سے سلمان ہوا اور پکڑ لیا اور کچھ مال کے تھمیرہ بن ثمال سے تیرے نزدیک
 تھے زیادہ کوئی دشمن تھا سو اب تو میرے بار کوئی میرا بار نہیں دیتا تو اس کے نزدیک سب نبوت ہے برا معلوم ہوتا تھا سو اب
 سب نبوت ہے میرے نزدیک تو اس فیصلے ہو گیا اور تیرا شہر شہر نبوت ہے میرے نزدیک برا تھا سو اب تو میرے پاس پیدا ہو گیا پھر کہا
 کیا حضرت میری حالت کفر میں ہے کہ اس راہ کے چلے آؤ آپ کے لشکر کے مجھ کو پکڑ لیا اب غلو کیا حکم ہوتا ہے حضرت نے اس کو نبی شرت
 دی اور عہدہ اور کفر کیا تو فرمایا جب شمار کیا میں گیا ہے کہ واسطے تو کفر کیا کہ لاری شمار تو کیا میں دین ہو گیا ہے تھامیرہ نے کہا بلکہ
 رسول اللہ کے ساتھ سلمان ہوا ہوں بلکہ یاد رکھو کہ سب نبوت ہے حکم نہ کیے تو یوں کا ایک انجی ملک بار سے تم کو نہ لے گا تھامیرہ
 شمار ملک تھا وہاں سے اس کے میں آکر تھامیرہ بن ثمال نے کہا کہ **اُرْسَلْتُكَ لَكَ قَاتِلَةٌ لَكَ تَبْنِي فِي نَارٍ**
اَلْكَافِرِ اَلَا اَنْ كُنْتُ اَحْبَبُ اِلَيْكَ اَلْحَبَابِ وَقَدْ اُرْسَلْتُ اَنْي سَلْبَةً لَكَ وَهُوَ يَصْلِي عَلَى اَعْيُنِهِ وَهَمْصُوقًا
اَلَا عِنْدَ الْقَبِيلَةِ فَكَلِمَةٌ فَقَالَ بَيْدٌ هَلْ كُنْ اَوْ اَوْ مَا بَيْدٌ هَمْصُوقًا اس میں ہا ہر سب سے روایت ہے
 حضرت فرمایا کہ کیا تو نے جس کام کے واسطے میں بھیجا تھا اور زمین کو کچھ میرے ساتھ بات کرنے سے کمر اس سبب کے کہ میں
 ناز پر نہ تھا تھا حضرت نے باریہ فرمایا اور ان کو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو عابد وہاں سے آئے اور حضرت اپنے انوش پر قبیلہ کے سردار
 اور طرف و تہ کیے تھے ناز پر تھے جو جابر نے حضرت کچھ بات کی تو حضرت نے نبیوں کا شمار کیا یا تھمیرہ یعنی زمین کی طرف اشارہ کیا
ف اس میں سے معلوم ہوا کہ نفل ناز پر نہ سواری پر دست بردار ہو قبیلہ کی طرف مومن ہو یا نہ ہو لیکن جو ہے کا اشارہ کوئی سے

۹۵۰

زیادہ بچا کرنا چاہے کہ فرض ناز سواری پر دست نہیں اور یہی مذہب ہے بلکہ **وَاتَّخَذَ ابْنُ خَالِدٍ مَنَاكِبًا وَكَلَّهَا**
دَعَاهَا فَاَنْ مَعَهَا حِدَاةٌ مَاءٌ وَسِقَاةٌ مَاءٌ اَلْمَاءُ وَتَاكُلُ الشَّجَرَةَ حَتَّى يَجِدَ حَارًا ثَمَّ يَعْنِي ضَلَالَةً
 ابولہب بن جبار اور سلم بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا تیرے واسطے اور کیا میرے واسطے یعنی گناہ اور گناہ
 سے بچنے کے لیے گناہ کا کام تھا اور اس کو واسطے کہ اس کے ساتھ اس کو جو تیرے پاس ہے کہ اپنے انوش پہل کر رہی ہے گا اور نیت
 کو کھا لے گا یہاں تک کہ اس کو مالک اس کو بچا دے گا **ف** کس نے حضرت سے بھیجے تھے جانور کا مسلہ پھر حضرت نے ہر ایک کا

۹۵۱

24.

941

२५२

مجلس شورای اسلامی

اپنے گھر پہنچے اور تمکھ کے مین دوزخی ہوں اس واسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہو ایک روز حضرت سعد بن معاذ سے پوچھا کہ نہایت بن قیس کیوں نہیں آتا یہ کیا ہے جو سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہو مگر مجھ کو اس کی بیماری نہیں معلوم پھر سعد بن معاذ نہایت بن قیس سے حال دریافت کیا اور سب آئے کہ پوچھا نہایت بن قیس کی بیماری بڑی آواز ہو تو مین دوزخی ہو اس واسطے کہ یہ قصہ حضرت کا حضرت فرمایا بلکہ وہ ہشتی ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہیں جو نہایت سمجھا بلکہ اے ادبی سے شکر نا پھر میرے روبرو وضع ہوا درجہ کی پیدائشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہو سچاں انہی حضرت کے اصحاب کیا با ازب اور خوں ان کے تھے ق

۹۸۰ **اَسْأَلُكَ اَبَا عَمِيٍّ مَا فَعَلَ النُّعْمَانُ** بخاری اور مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو نعیم کیا لال نے یہی تیرے لال کو کیا ہو گیا **ف** ابو نعیم اس کا چھوٹا بھائی تھا اس نے چڑیا پالی تھی جس کو ہندی مین لال کہتے مین سوہ لال مگر تھا لال کو اس کے غم مین اور اس میں تھا تا کہ حضرت اس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سچاں انہی حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکوں کی بھی غلط کاری کرتے تھے **ق** **اَبُو مُوسَى** یا **اَبَا مُوسَى** لَقَدْ اَعْطَيْتُ مِنْ مَّاءٍ اَقْنُ هَكَذَا **وَاللَّهِ** بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے حدیث ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ البتہ تجھ کو بائیسری دی گئی جو داؤد کی بائیسری ہے ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے حضرت نے سفر مین ایک ات او کو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی دلکش ہو گویا تیرا گلا بائیسری ہے اور تیری آواز مین بھی او دیکھا اشری عبد المذنب عباس سے روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ستر آواز مین زبور پڑھتے تھے بھی اس طرح پڑھتے کہ نگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب نگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا کوئی جاندار خوش مین نہ رہتا اور تاریخ مین لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے بہر مین حضرت کو حلقہ کر لیتے اور شیر اور بھیڑیے قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا چلنے سے تم جاتی اور سب کو خوش آتا اور اکثر آدمی ریح بدلتے ٹکراتی غرض کہ خوش آوازی نعمت خدا اور جو بشر طبع کا اس کو غلاف شرح مرگوں مین اور واپسیت غزلوں مین نہ صرف کرے بلکہ بے بناؤ قرآن پڑھے کہ مین ہم عبادت اور ہم لذت و دنون و جود مین **هَؤُلَاءِ هُمُ الرِّجَالُ** یا **اَكَا هَؤُلَاءِ** اَذْهَبَ تَنَكُّلِي هَؤُلَاءِ **فَمَنْ لَقِيْتُمْ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ** **هَؤُلَاءِ اَلْحَاطِطِيْنَ هَؤُلَاءِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ** **اَللّٰهُ مُسْتَقِيمٌ اَلْهَاطِلَةُ فَبَشِّرْهُ بِمَا كُنْتَ اَعْلَمُ** مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے ابی ہریرہ یہ بھی میرے ان دنون و جود مین کو سب سے قوی اس باغ کے اور طرف کہ وہ گواہی دیتا ہو سکی کہ سو خدا کی کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہیں سکی گواہی دیتا ہو ولی یقین الا ہو کہ تو اس کو بشت کی بشارت ہے **ف** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں حضرت کو ایک بار تلاش کرتے پھرتے تھے سیکو معلوم تھا کہ حضرت کہاں مین سینے دیکھا کہ ایک انصار سجدی غ مین مین میں حضرت مین حاضر ہوا حضرت نے حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہ حضرت کی جوتیان میں بشارت ہے کہ پلے اول عرفا روق کے ملاقات ہوئی پوچھا کہاں تھا ہوا ابو ہریرہ نے قصہ نقل کیا عرفا روق نے ابو ہریرہ کو دیکھا دیکر بات او کو کہنا ابو ہریرہ نے عرفا روق کا حضرت سے کہا کہ حضرت نے عرفا روق سے کہا کہ تو نے ابو ہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیوں نہ پہنچا یا عرفا روق نے کہا کہ یہ بلا پایہ پر قربان ہوں یا رسول اللہ میری نیک بات صحت نہیں مین تاہوں لو کہ اس بشارت کہ مین عمل کرنا چھوڑ دین یا حضرت لوگوں کو چھوٹے کی عبادت کریں آخر حضرت نے عرفا روق کی مصلحت پسند کی معلوم ہوا کہ عرفا روق کو ایسی بات سناوے جس سے اس کے عقیدہ اور عمل مین غلطی سے اور چھوٹے اپنی جوتیان ابو ہریرہ کو واسطے دین تعین نہ تا لوگ اولی بات کو پسند جاتیں

۹۸۰

۹۸۱

۹۸۲

۹۸۶

جب شمن پر غالب ہوئے تو گزندہ کزن افضل بات ہو کر عسکر یا ابن الخطاب اذہب فتاد فی الناس انکما کما یخجل
المحکمۃ الکالمیۃ من حق سیرم غاروق سیر روایت ہو کر حضرت مجھے فرمایا کہ ابو الخطاب مجھے بتھا چکا ہے کہ لوگوں کو یہ تقریر بتا
ہو کر نہ جائیگے بہشت میں سوا ایا ما زارون **ف** جنگ خیبر میں ایک شائق کوٹ کی لالچ سے حضرت کا ہاتھ پکڑ لیا سو اس کے تیرگا
وہ مگر کیا لوگوں کو کہا کہ وہ سیدہ جو حضرت نے فرمایا کہ وہ دفن میں ہو چھریہ حدیث فرمائی معلوم ہو کہ بدرون یا کان کوئی عبادت کا مضمین لانی
عبادت کی جڑ ایمان و خالصت **وق** عسکر یا ابن الخطاب اکثر حتی ان تکون لنا الاخری وکمہ اللہ دنیا

۹۸۷

ویروی یا ابن الخطاب و انکما عجلت لکم طینا ثم فی السجود اللہ دنیا بخاری اور سلمین عمر فاروق سے
روایت ہو کر حضرت نے فرمایا کہ ابو الخطاب مجھے بتھا چکا ہے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کہ فزون کے واسطے دنیا
کی آرام ہو یعنی چند روزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام آورد و سیر روایت یون ہو کر ابو الخطاب مجھے بتھا چکا ہے کہ فزون کے واسطے سحر یا لانی در
عیش آرام کی چیزیں جلدی گمیں دنیائی زندگی میں **ف** مصابیح میں عمر فاروق سے روایت ہو کر میں ایک دفع حضرت کا پاس گیا
تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا اوپر بچھا تھا چٹائی کے نقش حضرت پر لگے تھے اور چہرہ کا گیند تھے جسے جبین مجھ کے دست مجھ سے
بھرے تھے سینہ کا بوسل لہذا بیان اور روم کے کا فزہ کو میں نے جھٹا اور بعد ان کو بوسل اور دولت اور امیر دیا چہرہ آپ

۹۸۸

و خلیجے تو خدا آپ کو اوپر کی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس حال میں بڑا عمر بھر یہ حدیث فرمائی یعنی ایا ما زارون
نہیں کہ اس زمانہ غانی کے حدیث فرام کی تمنا کرے ہو واسطے لایا ما زارون آرام کا تمام بہشت ہو اور کہ فزہ کو اکثر حدیث اور آرام دنیا میں
ہو واسطے بجا کر آخرت میں اور انکا کچھ حدیث نہیں ہو واسطے اکثر بزرگوں نے کیا کہ حدیث سے کنارہ کیا کہ مسبا ناما آخرت میں مجسمہ انہو

۹۸۹

ق سہل بن صہیف یا ابن الخطاب سلامتی رسول اللہ و کن یضیعنی اللہ انکما بخاری اور سلمین سہل بن صہیف سے
روایت ہو کر حضرت نے فرمایا کہ ابو الخطاب مجھے بتھا چکا ہے کہ جنگ خیبر میں
حضرت صلوات جاتا کہ فزہ کو میں نے بھرتی کر صلح کی چنانچہ صلح میں بھی داخل تھا کہ اگر کا فزہ کا آہی مسلمان ہو کر حضرت کا پاس
آجملہ تو حضرت اس کو کا فزہ کو دلے کرین اور اگر کوئی مسلمان کا فزہ کو پاس جہا تو کا فزہ کو سکون دین اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا
اور عمر فاروق سے بسبب بخش اسلام کے رہا گیا تو کیا یا حضرت ہم کیا حق پر نہیں ہیں اور ہمارے دشمن کا فزہ کو طلوع اور ہمارے مقتولان بہشت میں
اور اس کے دفن میں حضرت نے فرمایا کہ ان یون ہی جو عمر فاروق سے کہا کہ مجھ کو یون اپنے دین میں اس طرح کی ذلت اختیار کرین تب
حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی من حکم خدا کرتا ہوں خدا اپنے غیر کو بھی منافع نہ کر گیا یہ صلح حدیث سے غالی نہیں چنانچہ صلح میں بھی بڑے
فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت کفار سے خاطر جمع ہو کر خیر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان

۹۹۰

حاصل کر کے آخرش کو بھی فتح کیا یکم سو خدا اور رسول کے سکون معلوم تھی اسی واسطے رخ دیجے **ع** عسکر یا ابن الخطاب
ساید ربات لعل اللہ کل طلع علی ہذا العصابۃ من اهل بکد رفق ال اعلمی ما شئتم فقد
عقرت لکم سلمین عمر فاروق سے روایت ہو کر حضرت نے فرمایا کہ ابو الخطاب مجھے بتھا چکا ہے کہ شایہ خدا ان کا ہاتھ بڑا کر دے
البتہ آگاہ ہو چکا سو اس نے فرمایا کہ تم کو جو تمہارا ہی چاہ میں تم کو عمر غرض **ج** جگاف اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک بدی صحتی
بڑا قصور ہوا تھا عمر فاروق سے حضرت نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو میں کو مار ڈالوں تب حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی بدو لے صاحب یون

۹۹۱

۹۸۹

ایضا و ندیری است کو بخش منی دوبار تو سوال کر چکا او بیچھے ڈال رکھا سینے تیرے سوال کا وہ سوال
 واسطے کہ جب خلق بھگے گی میری طرف سب کی سب ایمان تک کہ اگر ہم علیہ السلام صی **ف** ابی بن کعب سے روایت کی کہ ایک شخص نے
 قرآن و سری قرات میں پڑھا میں اس قرات کو نہیں جانتا تھا میں اس کو حضرت پاس لایا حضرت نے میری اوڑھلی دونوں قرات کو درست
 فرمایا سو کہ میں اس وقت ایسا شک نہ کیا کہ حالت کفر میں بھی ویسا شک تھا حضرت بھگے سو حضرت ایسا ہاتھ میرے سینے پر مارا
 کہ میں خوف کے پسینے میں ڈوب گیا اور گویا سینے خدا کو دیکھ لیا میں نے شک جاتا باقی بات صاف کہل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض معروض کر کہ کس سات قرات یا سات بولہوں کی اجازت ملی تاکہ امت پر ایک قرات مشکل
 نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا جیسے کہ کیا اپنے عیب کو اپنی امت پر اتنا نہ رہا کہ کیا تو اس حق میں تین بار سوال کرنے کی بھی اور
 اجازت دی سو حضرت است کی بخشش کا وہ سوال کیا اور تیسرا سوال کیا اس کے دل واسطے کہ حضور اکرم تمام غیر خوفناک ہوئے اور کھینکے
 واسطے کہ اس کے تین بار سو حضرت شفاعت پرستہ ہوئے اس سے سلام ہوا کہ قیامت میں غیر ہوا کہ جو حضرت نے اپنے واسطے کھینکے سفار
 چاہیں گے مگر ان کے لئے ہم علیہ السلام غیر بھی ہیں جنہیں پکڑینگے اس سے پھر حضرت کی فضیلت تمام غیر ہیں بر صاف ثابت ہوئی
ہ قَدِیصَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ رَأَى نَدِيمَهُ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَالٌ وَفِي مَشْكَلِهِ كَلْبٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ كَلْبٌ فَرَأَى الْعَدُوَّ
 فَاسْتَلْقَى مِنْ بَابِ أَهْلَةٍ فَخَفِيَ أَنْ يَكْفِيَقَهُ فَجَعَلَ يَهْتَفُ يَا صَبَاحَا هَذَا مُسْلِمٌ فَيَقْبِضُهُ بِنَاحَتَيْهِ رَوَايَتُ بَرَكَةَ
 حضرت نے فرمایا کہ اے عبد مناف کی اولاد میں غلامی آج سے تمہارا دلے والا ہوں اور میری تمہاری مثل جیسے اس مرد کی مثل جس نے دشمن کو
 دیکھ لیا کہ غارت کرے گا میں تو وہ دم چلا کر اپنے دو گویا بوسودہ اگر اس کے پونچھنے سے دشمن کے پونچھ کر اپنے گویا سو دہین سے چلانے لگا کہ
 اسے لوگوں پر واجب ہوا کہ دشمن کو پونچھا **ف** جب قرآن میں حکم ہوا کہ اگر بھی غیر اپنے برادر کو مکر اور عذاب الہی سے تب حضرت نے
 اپنے سر و اذان میں عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی جو کو یقین حاصل کرے کہ کافروں میں پڑے سو میرا دل تھا کہ کفر نہ جانتا کہ
 میں کبریا کو کبریا سمجھا تاہوں کہ کفر تو جو مسلمان تو عذاب ہے جو جیسے وہ مرد کہ اگر غیر قوم کو دیکھے ہوئے دشمن سے خبردار کہتا ہے
ہ رَفِيقُ بَانَ يَأْتُو بَانَ أَصْلَهُ فَمَعَهُ هَذِهِ الْخَصِيَّةُ مَسْلُومٌ فَوَبَّاهُ رَوَايَتُ بَرَكَةَ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بانی قریبی
 کو ملے تو بنا میں پکا **ف** ثوبان حضرت غلام تھے اس وقت پکانے کو فرمایا تو بانی رایت ہو کہ وہ گشت کے شینے تک
 رہا تو معلوم ہوا کہ تیری آن فرمایا کہ گشت زیادہ کھینا تھی درست ہوا اول میں اسے زیادہ کھینا نہ تھا **ف** ابوبکر
 یا حَسَنُ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فَمَنْ دُفِعَ الْقُدُّ مِنْ بَنِي أَوْ مِنْ بَنِي هَذِهِ رَوَايَتُ بَرَكَةَ
 نے فرمایا کہ حسن تو جواب رسول اللہ کی طرف الہی او کی مدد کر جبریل سے **ف** حسن مجاہدی تھے شاعر کا وہ فوج حضرت
 کی جو کی تھی حضرت حسن ان کو کہ جو کھلوانی اور سانچے واسطے دعائی کہ جبریل ان کے شریک ہوں اس سے معلوم ہوا کہ کافروں کی جھوٹا
 درست ہو شریک اس میں ہی قائم ہوا ثواب ہوا کہ وہ القدس یعنی جبریل کو فیض سخن کی خدمت ہو **ف** حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
 يَا حَسَنُ إِنَّ هَذَا الْمَلَأَ أَحْمَرُ حُلُوٍّ قَمْنٍ أَحْمَرُ لَا يَسْتَحْوَاةَ نَفْسٍ مُؤَدَّكَ لَهُ فَيُفِيهِ وَمَنْ أَحْمَرُ لَا يَسْتَحْوَاةَ نَفْسٍ
 لَمْ يَبْكَرْ لَهُ كَفَيْهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْمَيْدُ الْعُلْيَا أَحْمَرُ مِنَ الْمَيْدِ السُّفْلَى لَمْ يَأْمَرْ مِنْ بَنِي
 حزام سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ علیہ السلام یا مال سرسبز اور شیریں چینی بہت پیارا معلوم ہوتا ہے سو سننے اور سکولیا جان لی

۹۹۷

۹۹۸

۹۹۹

۱۰۰۰

فیہ کثرت
افعیہ
عبداللہ
مکہ

اسی مرقی تیرا تیر سیر نزدیک جیسے ہارون کا تیر ہوی کے نزدیک گرات مرقی ہر کہ سیر بیکوئی پیئینین ف ہجری بن
سال حضرت جنگ تیر کو پہلے تو علی رضی اللہ عنہ کو میں نے غلیظہ کیا مافوقی کہما کہ پیئیر حضرت مرقی علی بن ہارون واسطے
اونکو ساتھ نہیا علی مرقی کو اس باجی بیج ہوا تیار ہو کر حضرت کو جلاٹ اور یہ مافوقی طلعہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجھ کو
عورتوں و لڑکوں پر غلیظہ کرتے ہیں تب حضرت یہ حدیث فرمائی میں کہ پیئیر بنین جاتا دیکھو موی علیہ السلام جب کہ وہ پورے تھے تو
پنے پر بھائی ہارون پیئیر کو اپنے کلمہ راوی بنی ہلڑی غلیظہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موی علیہ السلام نزدیک تھی میں بھائی
عزت سیر نزدیک ہر آن تھی بات البتہ ہارون میں زیادہ تھی کہ پیئیر بھی تھے اور پیئیر بنین واسطے کہ میں نے پیئیر بنین سے کہہ دیا کہ پیئیر ہونا
مکن نہیں اس لیے حضرت مرقی علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال تیر مرقی جلاہو کہوا اور شیعہ جو کہتے ہیں کہ حضرت
علی مرقی کی خلافت کی حقیقت ثابت ہوئی یعنی حضرت کے بعد سو علی مرقی کے کوئی خلافت کے لائق نہیں سو سرسٹ جو بات ہے ہوا
حضرت ہارون حضرت موی کے ساتھ مرنے کے تھے حضرت موی کے غلیظہ حضرت پیش چہ تھے اگر حضرت ہارون زندہ ہوتا تو حضرت موی کے بعد غلیظہ
ہوتا تو البتہ پوری مثال ہوتی اس لیے معلوم ہوا کہ حضرت بن ہر طرح کی خلافت مراد میں یعنی جنگ تیر کے پھر نہ کہ خلافت ہر عورت میں
جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اور بھی مہم تھی بینا حضرت موی طوے تشریف لائے تھے ہاں یہ مقرر ہے کہ اس حدیث سے علی مرقی کو
خلافت کی اہلیت بخوبی ثابت ہوئی بلکہ اس میں ایک سو دو سیر غلیظہ کی انکار بھی نہیں صدیق زادہ فاروقی عظیم کے قصداں بھی تھا
میں شہما ہر اس کتاب میں بھی بہ حدیث میں مذکور ہے کہ میں اور ہونے اپنی خود ہر کے موافق ایک حدیث کو لکھ لیا اس کے سوا
اور یہ بیون کو خیال نہ کرنا یہاں تیرا انتقب ہر عمر کا عمر اکا کلفیات الہام الصبیغ الی فی اخر مسوۃ
النساء قالہ حقیقۃ علی علیہ السلام فی السوال عن الکلام مسلمین مرقا روق سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
کہ ہر عمر کا کلمات نہیں کرتی یا ہر مکی آیت جو مسوۃ نساکے آخرین ہر حضرت او وقت فرمایا جب عرفا روق حضرت
بہت پوچھا کہ الہ کے علم سے کلام الہ و مراد عوت ہر کا پایا و رہا مسوۃ نساکے آخریت یہ ہر کہ تعلق کا
قل اللہ یفنی کفر فی الکلام علی بنی امیہ بنی غنم سے کلام الہ وراثت کا حکم پوچھتے ہیں تو کہ اگر مرد و عورت اور اس کے بیٹا ہوں اور ان
میں ہوں تو اوصال و کلام الہ اور اگر وہ میں ہوں یا زیادہ تو دو تھائی لیون اور اگر بھائی میں ہوں تو مرد کا حصہ عورت سے دو یا بیست
گرمی کے مسوۃ تیر تھی جو واسطے مسلک کی کیا ت فرمایا ہر ابو ہر تیر کا عمر مسوۃ نساکے شہرت آن عتہ الی الجبل
صلوۃ الیہ وسلم بن ہر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ای عمر تو نہیں جانتا کہ مرد کا چار اور او کا پایا یک جڑی و شافیر بن
ف یعنی چار اور با پیئیر دو تیر میں برابر ہیں کہ دونوں یکاوت ہے یا میں جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق زکوۃ کی تحصیل
کے عامل تھے حضرت عباس کے کو خوشی کی حضرت شکیات کی حضرت عوفاروق سے حدیث فرمائی ہر ابو ہر تیر کا فاکان
الکافس صلا تکاف لا یظن المصلی اذا صلی کیف یصلی فانما یصلی لیس فی الی لا یجزم
و آئی کہما ابص من تیرین الی ہی سلم بن ابی ہر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ انہو لائے تو کہوں نہیں بی بی ناخوبی سے چڑھا
کیون نہیں دیکھتا نماز میں جہاں پڑھتا ہو کہ طرح پڑھتا ہی مسوۃ تولیہ بھلے کے واسطے پڑھتا ہی مقرر میں دیکھتا ہوں اپنے مجھے ہے
جیسا کہ اس سے دیکھتا ہوں ف ایک شخص حضرت کے پیچھے صوف میں ناز پڑھتا تھا اور دھرو دھرتا جاتا تھا حضرت

۱۰۱۲

۱۰۱۳

۱۰۱۴

مساجد و قوت و مشائخ و شیوخ کی تو ایک امر و دعوت تھی جو اعلیٰ و ناز پر ہر کے اپنے کو چلا گیا معاوضے اور سکاہت میں کہا
وہ دم و حضرت پاس گیا اور اعلیٰ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ایک دعوت تھی جو ان کی محبت ہم نام نہ ہو یا نہ ہو اس بات کو
بلکہ انی طاقت نہیں تھی کہ ہم ہر کسی کی برکتیں چڑھیں اور اعلیٰ نے اس کو سورہ بقرہ پڑھی میں اپنی ناز علیہ و چرچے پہلا گیا
سوسہ سو چار بلکہ نافع کہ اس حضرت سے معاویہ حدیث فرمائی یعنی تو کہوں میں کیا فتنہ الہا پناستابی چری اس سے جماعت چھوڑ دے
معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہے ورنہ ان کی مرضی طول فرماتے نہیں استقامتی کے نہ زبیر بن عوف کی رعایت
نیت نائل کرے اور مقتدی کی رعایت کی بنا چاہی میں سے معلوم ہوا کہ معاویہ حضرت کے ساتھ فرض فرماتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی رعایت
پڑھاتے تھے اور غنی و زبیر میں نفل نائل کے نتیجے فرض نائل کی ناز میں میں است تو اعلیٰ نے معاویہ کے ساتھ نفل کی رعایت فرماتے تھے

1070

[illegible]

111

حق خدا بر محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل از کرم کی است البتہ بر طریقی است بوق العینین بن شعبة یا یفعلہ لا حول الاودہ
خارجی از مسلم بن خمر بن شیبہ روایت کرد کہ حضرت فرمایا ای خمر او کعب بن کوفہ سنیہ روایت کرد کہ حضرت کعب بن کوفہ
تعا جب شیبہ است حدیث فرمائی تو میں مضموک را تو حضرت ساقہ پیدا حضرت اول جابر و فرات کی شامی بر حضرت پندے تھے استنباط و مکی استنباط
و احسن از حدیث کعب بن کوفہ او میں فرمائی انسا جابعا حضرت بنو فزیر کیا اس حدیث معلوم ہوا کہ خدا شگستہ وضو کو ادا کرتے

1044

[illegible][illegible]

سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا استغناء تو صرف نیا کیا کہ کھانا اور دیگر کچھ چیزیں یا اگر کچھ جوڑو

حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا روایت جو کہ ہماری باجوہ میں حضرت بنک بنی مضر غلبہ کی تشریف لے گئے یہ حضرت کے ساتھ تھی جب حضرت
فتح کے مہینے کے قریب پہنچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی میں نے اپنے غور کیا اس کے باہر گئی یہ فرغت کے مکان پر گئی میان
معلوم ہوا کہ گنگ کا اگر گڑھ میں اسی قلم پر تلاش کرنے کو گئی وہاں تلاش میں دیر لگی جو لوگ سیر کھا گئے تھے پتھر تھے تو میرے کجاوے
کو دھکا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ وہاں جو عورتیں اس وقت کے خوراک اور نہایت دبی ہوئی تھیں اس سبب کجاوے کے ساتھ وہاں کو
میرے ہونے پر انھوں نے کچھ خبر ہوئی جب کجاوے پر آتا میں اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا میں وہاں بیٹھ گئی اس خیال سے کہ آخر جب
میرے اس حال معلوم ہو گا تو ضرور میرے لئے کوئی ایسا منصوبہ ہو گا جس سے میں مشکل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ایسے ہاں کو ساتھ لاسا دے گا جس سے
دیکھا تو بچا ناک پر وہ پوشی پہنا ہوا تھا اس نے افسوس اور توبہ سے اٹھ کر دیکھا اور کہا یہ تو بھگتی کی بی بی ہے
میں جاگ پڑی اوکی کوئی بات اٹھنے نہیں سنی اس نے پناہ اونٹ بھلایا میں نے سپہ سوار ہوئی وہ اونٹ کی گیل پکڑ کے روانہ ہوئے کچھ
لشکر میں پوچھی تو سنت کرنے والوں نے مجھ سے بات باندھی اور باقی مہمانی اس نعمت کا عبادہ بن گیا وہاں میں نے میں کو تیار ہو گئی اور ایک
معدینا ماری اور کجاوے میں کھڑی ہو کر کچھ خبر بھی بانٹا جو کجاوے تھا جیسے میری بیماری میں حضرت مجھ پر مانی کرتے تھے اس بار
وہی صبر دینی تھی پھر میں نے کجاوے پر چھتے تھے کہ اس صبر کا کیا حال ہوا اس وقت تک کہ میں نے اپنے تھے میں شہر کے باہر مسلح لشکر
ساتھ باخمسہ رو کو گئی اور کجاوے پر جاوے میں ان بھادو گر پڑی اس نے اپنے بیٹے کو بھی مسلح کر دیا وہاں بیٹھنا کجاوے کو لوگوں پر دعا کرتی
تو وہ برسی صحابی نے میرے ہاتھ میں اس کی خبر کی کہ سبھی نعمت کہنے والوں کا شکر کہ یہ سستے تیرے بیماری اس نعمت دونی
ہوئی میں حضرت عیسیٰ کے ہاتھ میں لے کر اپنے ماہ کے گھرانے لاس کو تھیں کروں میں نے اپنی بات کہی اسی کیا بات جو جسکا لوگوں میں چرچا ہو
تیرے ہاتھ کے کجاوے کی قوت گھبراہٹ عورت پہننے والی بیماری جو بی بی کو کجاوے میں لگاتے ہیں میں نے کجاوے میں لگاتے ہیں میں نے کجاوے میں لگاتے ہیں
حق میں لوگ ایسی افشاں کرتے ہیں اس وقت تمام بات بکھویند نہائی اور اسنو بیماری سے بھر پورنے علی بن ابی طالب اور اسما میں نہ کو
بنا دیا وہ میرے چھوڑنے میں علاج اور شورہ جو تھا اس واسطے کہ اتنی مدت میں ہر بڑا کا آنا اور دیر اور تمام کل موقوف ہو گیا تھا اسما نے میری
بالدستی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی میں کجاوے کو سوسا پائی اور ہر کچھ اور خیال میں نہیں آتا اور علی بن ابی طالب نے
کہا کہ اللہ نے حضرت پر کچھ نگی نہیں کی ان کے سوا اور بہت عورتیں وجود ہیں لیکن ہر وہ لوندی ہو چھبے وہ آپ کو سچ بھلا دے گی
حضرت نے اسکو بلایا اور فرمایا کہ یہ میرے کجاوے کے لیے ایسی بات دیکھی جو جسے کجاوے کی بالدستی میں شک پڑے ہو میرے کجاوے کے لیے رسول اللہ
قسم جو اوش کی بیٹے کجاوے پر کیا ہے کہ میرے کجاوے کی بالدستی میں کچھ فرق نہیں پایا ان باتیں اب البتہ ہر عایشہ کے علم پر لگی ہے
کبریٰ میرے کجاوے جاتی جو درودہ سو یا کرتی تھیں کہ میرے کجاوے کی بالدستی میں کچھ فرق نہیں کرتی پھر حضرت محمد بن شرف لگے اور زہر پر حدیث فرمائی کہ میں
انہو سلیمان کوئی دوسرا نفع سے میرے عبادہ میں رسول سے میرا لایا کہ اس نے نافع میرے کجاوے کو لکھتے تھے لگائی اور کجاوے کو تھیں کرنے کے بعد
کوئی عیب کی بات معلوم ہوئی تو میں نے یہ عبادہ قوم اور کسا روا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کا بدلا لینے کو تیار ہوں اگر نہایت کرنے والا
بازی قوم ہوئی اس سے جو قوم دس کی گردن ماروں اور لوگوں دوسری قوم سے یعنی خنزیر سے جو تو جیسا کہ ہم دیکھا ہم کہ میں نے سعد بن ہارہ
خنزیر کے ذریعہ اپنی قوم کی بیچ سے کہا کہ اس عبادہ کو زیادہ گوئی کرتا ہے ہماری قوم کے لیے پتھر کچھ مقدور نہیں اور اپنی قوم کی تو بھی سمیت
کر گیا پھر اس نے میرے عبادہ بن معاویہ کے چہرے بھائی نے کہا اسی سعد بن عبادہ کو زیادہ گوئی کرتا ہے ہم خنزیر کی ہم نعمت کرنے والے کو

۱۰۵۵ **ه** اَسْ كَيْفَ لَمْ يَلِدْ اَنْطَرِي اَيَّ السَّلَاحِ شَدَّتْ حَتَّى اَفْضَى لَكَ حَاجَتَكَ **قَالَ** لَا مَمْرَاؤُكَ كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّ لِي اِلَيْكَ حَاجَةً سَلَمْتُ بِرِسِّهِ رَوَيْتَ بِكَ نَفْسِي فَاَلَا اَرْفَعُ لَكَ مَا وَكَيْلُهُ وَجَلَّ مِنْ كُلِّ تَوْبَاحٍ وَجْهًا مَكَرِيْنًا كَرَامًا رَوْنًا مَعْرِضًا اَوْ مَرِيضًا فَمَا جَسَدِي عَقْلٌ مِنْ كُفْهِ خَلِّ تَحَايِي دِيَوَانِي فَهِيَ سَوِيَّةٌ لِمَا كَرِهَ اَبُو الْعَبْدِ كَوْنَهُ بِحَدِّكَ **ف** اَيُّكَ مَوْتٌ قُمِي دِيَوَانِي فَخَضْتُ بِرَأْسِي اَتَى كَعِزَّتْ بِرَأْفَتِهَا كَامَرًا بِجِيءَ فَخَضْتُ كَمَا لَاحِقَ اَوْ كُنِي بِمَعْرِضِ غَضَبِي نَزَلَتْ اَوْرَاكًا كَامَرًا **ق** عَائِشَةُ يَا كَبِيْرًا هَلْ رَأَيْتَ مِنْهَا شَيْئًا اَوْ يَمَانٍ يَعْنِي عَائِشَةَ **۱۰۵۶** **قَالَ** حَبِيْبٌ قَالَ فِيْهَا اَهْلُ الْاَفَاكِ مَا قَالُوْا بَخَارِي وَرَسُولُكُمْ مِنْهَا يَشْفِي رَوَيْتَ بِكَ نَفْسِي فَمَا كَرِهَ اَبُو الْعَبْدِ كَوْنَهُ بِحَدِّكَ **ف** اَيُّكَ مَوْتٌ قُمِي دِيَوَانِي فَخَضْتُ بِرَأْسِي اَتَى كَعِزَّتْ بِرَأْفَتِهَا كَامَرًا بِجِيءَ فَخَضْتُ كَمَا لَاحِقَ اَوْ كُنِي بِمَعْرِضِ غَضَبِي نَزَلَتْ اَوْرَاكًا كَامَرًا **۱۰۵۷** **قَالَ** حَبِيْبٌ قَالَ فِيْهَا اَهْلُ الْاَفَاكِ مَا قَالُوْا بَخَارِي وَرَسُولُكُمْ مِنْهَا يَشْفِي رَوَيْتَ بِكَ نَفْسِي فَمَا كَرِهَ اَبُو الْعَبْدِ كَوْنَهُ بِحَدِّكَ **ف** اَيُّكَ مَوْتٌ قُمِي دِيَوَانِي فَخَضْتُ بِرَأْسِي اَتَى كَعِزَّتْ بِرَأْفَتِهَا كَامَرًا بِجِيءَ فَخَضْتُ كَمَا لَاحِقَ اَوْ كُنِي بِمَعْرِضِ غَضَبِي نَزَلَتْ اَوْرَاكًا كَامَرًا **۱۰۵۸** **قَالَ** حَبِيْبٌ قَالَ فِيْهَا اَهْلُ الْاَفَاكِ مَا قَالُوْا بَخَارِي وَرَسُولُكُمْ مِنْهَا يَشْفِي رَوَيْتَ بِكَ نَفْسِي فَمَا كَرِهَ اَبُو الْعَبْدِ كَوْنَهُ بِحَدِّكَ **ف** اَيُّكَ مَوْتٌ قُمِي دِيَوَانِي فَخَضْتُ بِرَأْسِي اَتَى كَعِزَّتْ بِرَأْفَتِهَا كَامَرًا بِجِيءَ فَخَضْتُ كَمَا لَاحِقَ اَوْ كُنِي بِمَعْرِضِ غَضَبِي نَزَلَتْ اَوْرَاكًا كَامَرًا

بَابُ الْخَمْسِ
 فِي مَا رَوَى عَنْهُ
 فِي رِوَايَةِ
 فِي رِوَايَةِ
 فِي رِوَايَةِ

فرمایا جب کہ اس کے خاوند ابو عمرو بن نفیس نے اس کو طلاق بائن ہی تھی **ق** طلاق دو قسم ہے طبعی اور بائن طلاق جمعی صبیح کے
 اندر جو رو کا خچ خاوند پر واجب ہے طلاق کے نزدیک اور طلاق بائن میں صبح کے اندر خاوند پر خچ دینا آٹام شافعی کے نزدیک
 واجب نہیں بلکہ صبح صبح کے اوپر اگر حل ہو تو واجب ہے اور امام غزالی کے نزدیک طلاق بائن میں خاوند پر خچ واجب ہے خواہ صبح ہو خواہ
 اوپر صبح تھا یا نام غلط کے ذریعہ بائن کے واسطے کہ غلط کا خاوند نہیں تھا اس لئے کہ بائن کی معرفت جو بھیجے تھے غلط نے
 جو نہ لیا اور اس کی حالت صبح کے کہ حضرت فرمایا کہ وکیل پیر خچ واجب نہیں جو تکرا کر کرتی ہے اور یہ طلب نہیں کہ خاوند پر واجب نہیں
ق سہل لیس من اللین الصبیح منی الشجر بخاری اور مسلم میں ہے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ سفر میں روز رکنا
 چھوڑنا کا نہیں **ق** حضرت سفر میں ایک شخص کو دیکھا کہ غش میں ہے اور لوگوں کو اسپرایا کیا ہے حضرت نے پچھا کہ کیا کیا ہے
 لوگوں کو لگا کر پھینک دیا ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بسا سی تکلیف ہو تو سفر میں روز رکنا خواہ مخواہ ضرور نہیں سب علماء کا یہی
 مذہب ہے کہ سفر میں روز رکنا اور رکنا دونوں درست ہیں لیکن اگر طاقت ہو اور حضرت کس طرح نہ تو روز رکنا ہی افضل ہے **ق** ابو موسیٰ نے
 لیس من صحن حلق ولا حرق ولا سلق بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ وہ شخص جو لوگوں سے نہیں
 جو غم اور مصیبت میں کہ بال موئد او اوپر کپڑا پہنا کر اور ہنسنے اور چلاتے **ق** کفری رسم ہے کہ جب کوئی مہاجر یا تہنیک
 غم میں آ کر کہ جس طرح ہنسون میں بال ہنسانے کی رسم ہے اس واسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نصیبت
 یا عمر میں جیسے عوام کی عادت ہے ہنسنے اور چلاتے اور اہل علم اور ایسے لوگ حضرت کی طریق نہیں اس واسطے کہ نصیبت میں ہنسنے
 لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبیح میں **ق** انس لیس من بلکہ لا سیطو کہ الذبح لک الا مکاة و
 المکینۃ لیس انفقوا الا علیہ الماکاة صافین محرمات کما فی ذل السیخۃ ثم
 بن جف المکینۃ یا اہل عاتلک رجفات فھم اہل الیہ کل کافر ومنافی بخاری اور مسلم میں انس سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ایسا نہیں بلکہ وہ جان روزنیک یعنی سب مکمل و کامل داخل ہوگا سوائے ایک ایسے کے
 جس نے کہ وہ روزہ آج کوئی روزہ ایسا نہ ہوگا جس پر شے قطار بارہ رکھوانی کہے تو بنگا سود جال اور نیکائیت کے قریب
 شور و زاری میں اور سرزمین میں پھر کپڑے کا مہینے سب لوگوں کے ساتھ تین بار توکل جائیگا جال کی طرف سب کا فرار و فرار
ق ابو ذر لیس من رجل ادعی لعداۃ یسوء وھو یعلکہ الا کفر ومن ادعی ما لیس لہ فلیس
 مننا و لیس من مقلد من التلمذ ومن دعا رجلا بالكفر او قال عدو لله ولیس لک الا تعار علیک
 لک اقال مسلم وقال البخاری لا یبذل رجل رجلا بالفسوق ولا ینصیہ بالکفر الا ان ینکح
 علیہ ان کفر ینکح صاحبہ لک لک بخاری اور مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جو
 اپنا باپ چھوڑ کر غیر کو باپ بنا و جان بوجھ کر مگر کہ وہ کافر ہو گیا اگر سب کو حلال بنا دے تو اسے کفرانِ نعمت کیا اور شخص عیسیٰ
 ملکیت کے جو اس کا نہیں وہ ہماری راہ نہیں اور چسپا کر اپنا نکاح نافذ کرے تو چسپا کر کسی مرد کو کافر کہے کہ یا اس کو
 نہ کا شرس کہے اور حال کہ وہ ایسا نہیں جو تو کہنے کو پلٹ پڑے اس طرح روایت کی اور بخاری میں یونانیت کی کہ نہ بگاڑے
 ایک مرد و سرور کو گناہ کا کفر کہ کہنے کو پلٹ پڑے اس طرح روایت کی اور بخاری میں یونانیت کی کہ نہ بگاڑے

۱۰۸۴

۱۰۸۵

۱۰۸۸

۱۰۸۹

بیجی تھی کہین اور کو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد مورقوت سے کھتے ہیں مین میں جو کسا کمال عاشق تھا سوا وکی عین بلین مکر
 سینے اوکی ذات کو چاہا مین حرام کار کی ارادہ کیا سوائے نایمان تک کہ سو شرفیان مین و سکودون مین سو شرفیان پر
 راضی ہوئی سو شرفیان کو کوشش یہاں تک کی کہ سو شرفیان جس کین ہو مین کو کوشش کے پاس لایا پھر جب مین و سکودون مین
 کے اندر باق ہوا اوس کے گما اندک بندہ ڈر دے اور دیکھ کر نہ توڑ مگر جس طرح کہ اس کا حق بیجی مین کلاخ شرعی کے اندازہ
 بکارت مکر تو مین و کھد کھد ہوا اوس کے اوپر سے سوائے اگر تو جانتا ہو کہ یہ دیت کی مٹی آرزو تیری رضا مندی کے واسطے ترک کی ہو
 تو کھول دیا ہو کہ اسے اس تجھ سے ایک وزن تو کھولنے اوکے واسطے کھول دیا اور عیسے آدمی نے کہا کہ اسی مینے ایک فرد جھڑپا
 اوس میں تن جھڑپوئی تیری چہرین سے ملے پل پا پل سا دین تو جہاں ہا پنا کام کر چکا اوس کے کامیاب حق سے سوا اس کا حق مینے اوس کے
 کیا سوا و سکودون گیا اور اوکی طرف سے موندہ ہوڑا تو ہمیشہ مین و سکودون تار بایمان تک کہ برکت ہوئی اوس مال سنگے ہوا
 غلام اوس کے پہلے سے جس کے پھر وہ مرد و سپہ پاس آیا سونے لگا کہ حد دروازہ میرا حق لیکر کھنڈ کر سینے کا جان کا بلوئی
 اوکے پہلے والوں کی طرف سوا و سکودون کے کھدے ڈر مجھے سزا مین کر سونے کہا مین جسے کھنڈ نہیں کرتاے ان کا سے
 بیلون اور اوکے چہرے والوں کو مینے یہ تیاری مال ہی سوائے لیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سوائے اگر تو جانتا ہو کہ سینے
 امانت داری تیری رضا مندی کے واسطے کی تھی تو کھول سے جتنا باقی رہا ہی سو کھول باقی ہے پھر کھول دیا ف اس میں مین
 بہت کام کام کے فاسد مین اول یہ سخت مصیبت و زنا مین بلین جسکی کوئی تہذیب نہ ہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو فدا مین کا
 وسیلہ کرے حق تعالیٰ اور سکونجات دیکھا تو سترہ کہ با باقی حق اپنی جان اور جود اور لڑکوں حق پر مقدم ہو اور عمدہ بیکون مین
 داخل ہو جس سے یہ کار دیکر گناہ سے پنا اور جن حد کہ خوف شہوت کو دبا اور خواہش نفسانی کو مٹا نا برسے کمال کی بات کر
 اور خدا کو نہایت پسند بھی تھی یہ حق والوں کا حق و اگر نہ تھا الہی کا عمدہ وسیلہ ہی جو مین یہ کہ جو مال کے بدون اجازت و سکا
 نفع ہو تو اوس کے حاصلات کا مالک ہی مالک ہر حق ابی مکر ہر بیتا رسول یسوعی بقرہ قد حمل علیہا
 التفتت الیہ البقرہ فقال انی لکما خلق لہذا اولکئی انما خلقت للعرث فقال الناس سبحان
 اللہ بقرہ کلمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا و ابو بکر و عمر و بنیما راع
 فی غفہ عدا علیہ الذئب فاخذ منها شاة فطلمہ الناعی حتی استنقذھا ومنہ فالتفت الی الذئب
 فقال لہ من حکمکم انتم یوم اتبعکم یوم کس لھا راع غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب ینکلم فقال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا و ابو بکر و عمر و لکما خلق لہذا اولکئی انما خلقت لہذا
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جس حالت مین کہ باک مرزبیل کو باکتا تھا او سپہ بوجہ اس کو بلے مین نے اوکی طرف دیکھا سو کہا کہ مین
 بوجہ اس کے واسطے نہیں پیدا ہوا مین تو حکیت کی واسطے پیدا ہوا مین تو لوگوں نے تعجب کہا سبحان معزیل بھی بولتا ہے تو حضرت فرمایا
 کہ وہ شہد مین کی بات کو سمجھ جانتا ہوں اور اوکے رحم اور مہربانی سے چاہتا ہوں کہ مین کی کوئی چہرہ والا اپنی بھیر کر مین مین تھا تو او
 ایک عیڑ یا دوڑا تو انھیں سے ایک بکری کے گیا تو اس کے تماش مین ہا چہرہ والا یہاں تک کہ اس کو بھیرے سے چھڑا لیا تو بھیرنے
 اوکی طرف دیکھ سو کہا مین بھیر بکری کو قیامت مین بجا دیکھا جس دن اس کا کوئی چہرہ والا اس سے سو نہوگا تو لوگوں نے تعجب کہا

و

۱۱۲۳

تا بارت بوسه ابو مہر بن قرق ان لا نصهار سسلکوا وادیا او شیعبا لسلکت وادی الا قصار بخاری علی بن
روایت ہے کہ حضرت فرمایا اگر انصار پہلے پھاڑ کے پچھ کی راہ یا اوپر کی تو میں انصار کی راہ پر چلتا ہوں میں است پر نبی کی حکمت
واجب ہوئی ہر امت کی اطاعت نہیں۔ قرآن حدیث میں اگر ظاہری راہ ملے تو مطلبان ہر کہ میں کی بات نہیں لیکن اگر سب سے مشکل طریقہ ہو تو
تو مطلب ہے کہ دنیا کی ساری میں اور مساجد میں حضرت کو انصار کیوں کی خاطر داری منظور یہ حدیث انصار کی ہر کہ میں کی طرف سے ہے

۱۱۲۴

ق ابو مہر بن قرق ان رجلا لا لعلک الیک یقینا اذ فی تحتہ فکۃ یخصاۃ ففکات عینہ ما کان
علیک جناح بخاری اور سلم بن ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا اگر کوئی مرد وہاں تک جہ کہ میں بدوں تیری اجازت نہ ہو تو
او سکون کی طرح سے سو تو او کی آنکھ پر دھو تو بھگنا ہو گا

۱۱۲۵

اس حدیث کا مطلب ہے چونکہ ہر ایک اپنے آپ کو اہل بیت کے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لہذا اس قوم کو ان کے گناہوں پر غور کرنا چاہیے کہ ان کے گناہوں کی نفرت کرنا
اس حدیث حضرت اپنے صحابہ کو دلدادہ اس واسطے کہ ان کے صحابہ کو خوف آتی ہے غالب تھا بعضوں نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا
بعضوں کا قصہ تھا کہ دنیا چھوڑ پھاڑ پھینچیں اور شب روز عبادت کریں بعضوں کی یاد تھا کہ اگر ان سے اسل کو کھانا نہیں کھا کر کام کرنا
میں گناہوں میں سے کسی ایک سے تنفر کرنا ہر گناہ پر کچھ تاہم اور سزا دینا ہو سکتی ہے اور کسی خاص صفت ہے کہ گناہوں کو عادت بھی
کرنا جو بعضی مسلمان گناہ کا جیسے اپنے گناہوں سے بے خبر ہو کر رہیں اور کرم پر بھی نظر نہ کرنا یہ سب جو باتوں کو یاد کرنا ہر
کفر اور اس حدیث کا وہ مطلب نہیں کہ خدا کو خفا کرنا ہوں بلکہ اس کا جو اور اس کی تمہاری کو بائیں بھرا کر وہاں کو صیانت کفر کر

۱۱۲۶

ق اُم حبیبة بنت ابی سفیان کن انھا لکن تریدین فی صحیحی ما حلت لی انھا ابنتہ اخیر
ومن النساء ارفع عینی وایاھا لثیبة فلا تعز من علی بن ابی طالب ولا اخا ابی بن یحییٰ ذکرہ
بنت ابی سلمۃ قالہ لہا ما عرضت علیہ اختلفا علیہ بخاری اور سلم بن ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان کی
بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا البتہ اگر وہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی بانی بنوئی تو بھی میرا واسطے حال نہوئی مگر درہ
نویسری و دودھ شرب کے بجائے کی چٹی ہو چکا اور اس کے باپ کو ابو سلمہ کی لڑکی نے دودھ پلایا جو میری بیٹی کو پانی لڑکیوں اور
اپنی بہنوں کے کھانے کو سیر سادہ لکھا کہ جو حضرت ام حبیبہ کے گناہوں میں سے ہیں غزہ کے کھانے کو حضرت سے لکھا تھا

۱۱۲۷

ف حضرت ام حبیبہ حضرت ام کلثوم بنت ابی ہریرہ سے کہ حضرت ام کلثوم نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سے جس کا روزہ نام ہے وہ آپ
کیلک کیا ہے تب حضرت نے حدیث فرمائی کہ میں یہ غلط بات ہے کہ اول تو روزہ میری بیٹی کی ہے اور دوسرے روزہ
رشتے سے میری بیٹی کی ہے کھانے کو کن صورت ہے اور ابو سلمہ کے لڑکے اہل عثمان انیت ماسبقو لہ ولا حضرت

۱۱۲۸

قالہ لہ لجل بعثتہ الی حنی قرن احیا العریب فسبقوہ وصرہ ابو مسلم بن ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت
فرمایا اگر تو عثمان کو گونہ پڑتا تو مجھ کو گالی دیتے نہ تار حضرت ابو سلمہ فرمایا جسکو عرب کسی گروہ پاس بھیجا تھا سو ان
کو گونہ او سکون کی طرح سے سو تو او کی آنکھ پر دھو تو بھگنا ہو گا

ہوئے محمد پتا منور نہا کہ پتا پہنچی جہد کرتا ہوگا فریج لکھا کہ ان ابوس نے کلمات ابو بکر کی قسم کہ اگر میں اسکو اس حالت میں
دیکھوں تو اپنے پناؤں سے اکی گردن کل ادا ہوں ایک در حضرت نماز پڑھتے تھے کہ وہ پاؤں ادا دسی محمد پر چلا جب حضرت کے پاس گیا
تو اسنے قبر میں خود کے لئے بجا کا گوشت لکھا تو کون طرح حاکم اوسنے کمال بجا اپنے اوچھ کے دیمان الگ سے بھری ہوئی خندق
نظر پڑی اور اسنے گواہ اندر نہایت الگ اور بہت پر معلوم ہوئے جس نے یہ حدیث فرمائی مینی اگر میرے قریب مردود جاتا تو نہشتے
اوسکو کھانے کے لئے کڑا لیتے یہ حدیث مجربہ **ہر ایشی منی لکھ را کینبی و انما اتبع لہما ذلک الباسیہ قالہ** ۱۱۳۴
مسلم بن ابویوسف سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ کو کھانا دیا کہ میں نے اسکو یہاں پر دیا تھا تو کھانا کھانا معلوم
ہوتا اور تو زیادہ خوش و از چہ پڑھتا ہے حضرت نے فرمایا **ف** ابو موسی نہایت خوش آواز تھا کہ کو قرآن پڑھتے تھے
کہ حضرت کو دیکھ کر نہ تھے تو کھڑے ہو کر سنا لیں کہ یہ حدیث ابو موسیٰ فرمائی **خر ابن عباس لو سألتني هذا القطعة ما**
أعطيتكها وكن تعدوا من الله فيك ولكن أدبنا ليعقر نك الله ورائي لا كان الذي أريت فيك
ما أريت وهذا أنا بعد فحيث عني قالہ المسيلة و ثابت هو ثابت بن قيس بن شماس بخاری میں علیہ
بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت سید کذاب فرمایا کہ تو میرے اس مجبور کی بھڑی کا ٹکڑا لگیا کہ تو اتنا بھی مجبور نہ دگا اور جسے محمد کے جو
تیس حق میں تھیں چکا تو اسکو گھر نہ لیا کیجی یعنی مجبور مال کر گیا اور دونوں جہان میں نصیحت کر گیا اور اگر تو اسلام سے بھرا تو اسی
خدا تیرے کو اپنے لئے لگا اور مقرر میں مجبور و جانتا ہوں جو مجبور اب میں کھلا لیا جو کہ دکھلایا گیا اور نہایت مجبور کی طرح جواب دیا
مروا ثابت و ثابت بن قیس بن شماس کہ بیان ہے **ف** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ سید کذاب حضرت کی حیات میں ملک
یاسر بن مسعود سے تاجی قوم کا جو ہم یکسر شیعہ میں آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر محمد بنی دست کہ اب بغیر کی کا عہدہ ہو جودینا کہ میں ملک کا
مالک ہوں تو میں اسلام قبول کروں ورنہ ابدا ہوں تو حضرت اسے اپنے لئے لکھے حضرت کے ہاتھ میں کھول کی بھڑی تھی جسکے سر کے اوپر
کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی مینی میں نے حال خواب میں کھچکا ہوں کہ تو بغیر کی کا دعویٰ کر گیا تو خدا کا نخواستہ بھی کر گیا اوسنے کذاب نے قرآن
کے مقابلہ میں کچھ خواہ اور وہاں حیات کی تکذیب کی تھی سو فرمایا کہ وہ خافات میرے سننے کے لائق نہیں اوسکی جواب دہی کو یہی
طعن سے ثابت بن قیس کی افیات کرتا ہوتا ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ ثابت اوسکے خافات کو
ایسا بھٹکا کہ کچھ ثابت نہ کھاندا اوسکے سید کذاب اپنے ملک کو لپٹ گیا اور وہاں حضرت کی خمیری میں شرکت کا دعویٰ کیا حضرت
نظارہ لکھا کہ جنہوں میں جماعت شریک ہو سب ملک کی زمین دہی تھاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت میں خدا
کی ہے نہ بنوؤں جسکو چاہے اوسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگاروں کے لیے ہے جو یہ حضرت کے انتقال کے سبیلے نے شرکت کا دعویٰ
پھود کر لے کر ثابت کا دعویٰ شریعت میں کیا ہوا ہوں لوگ اوسکے فرمانبردار ہو گئے تھے صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت میں یہ خوب فوج کشی کر کے اوسکو مار
اوار اوسکو لوگوں کو مایا اگر صدیق اکبرؓ اوسکو نہ مارتے تو اب تک اوسکے لوگ اوسکی کلہ بڑے جاتے ہزاروں میں نہ فرما پڑتا جیسے شیر سنی
میں بحث رہتی ہو اوسکے مذہب لوگ بھی جتنی اسی مقام سے اگر آدمی ہو کر سے تو صدیق اکبرؓ کی فضیلت کو سمجھا دے کہ وہ میں میں ایسے
ایسے عہدہ کا مالک ہوتے **خر ابن عباس لو سألتني هذا القطعة ما أعطيتكها وكن تعدوا من الله فيك ولكن أدبنا ليعقر نك الله ورائي لا كان الذي أريت فيك**
يُصلِّي عند الكعبة لا طاعة في خلقه فمهم بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

۱۱۳۴

۱۱۳۵

نک

۱۱۳۶

۱۱۳۷

۱۱۳۸

۱۱۳۹

۱۱۴۰

مستخرج من
مجموع
الشيخ
ابن
المنذر

اگر وہ نے ادبی کرتا تو اس کو کفر سے پکڑ لیتے یعنی ابوجہل کو جب کہ اس نے کہا تھا اگر میں تم کو کہے پاس نہ آؤں پھر تم کو دیکھا تو اس کی گردن
 کھنکھائی **وَالْكَافُ** اس کا تیسری حدیث میں فصل ہو چکا **جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ آخَضْتُ نَهْجَ
مَكَّةَ أَوْ مَكَّةَ أَوْ مَكَّةَ کہ بخاری اور مسلم میں ابوجہل سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر محمد بن سے مال آویگا
 تو میں تم کو دیکھا تو اس طرح اور اس طرح یعنی ابلی بھر بھر کے میں بار دیکھا یہ حضرت جابر سے کہ **كَأَنَّ** جابر سے
 روایت ہے کہ جسے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی میں جو بیک مکتے مال آیا اب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبر علیہ
 السلام نے اس مکتے مال اب صدیق اکبر سے لیا کہ اس کا حضرت پر فرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھ نہ لیا کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے
 تب میں یہ حدیث بیان کی صدیق اکبر نے کہا جسے کہا پنا بھلا بھلا اور کہ میں نے لوں دیکھا اپنے دونوں ہاتھ بھر کے لیا تو میں سو
 درم تھے صدیق اکبر نے کہا کہ ہزار درم اور کہ آج میں سے معلوم ہوا کہ جو مالک عدہ کرے تو اس کا مال اب اس سے لے کر
 پورا کرے **هَذَا بَعْضُ مَا كُنْتُ أَفْعَلُ لَوْ كُنْتُ حَيًّا وَلَمَّا اسْتَحْلَفْتُ قُلُوبَهُ حَتَّى يَصِلَ إِلَى أَهْلِ يَثْرِبَ**
وَمِنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَفْعَلُ مسلم میں ابوجہل سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر میں بیان کرتا تو میرے ہر سال حج واجب تھا اور ہرگز نہیں نکلتا
 حضرت نے فرمایا جب لوگوں کو کہا کہ اس کا ہر سال حج فرض ہے **وَفِي** حضرت نے حیدر الدواع میں فرمایا کہ لوگوں کو نہ اس تیسری حدیث میں
 حج کو واقع بنایا جسے ابوجہل کا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہے تین بار پوچھا حضرت نے شفقت سے کہ جب جواب دیا کہ میں نے یہ حدیث فرمائی
 یہی پہلا سال دیکھتا ہوں سوال کیا کہ اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت کو صاف بیان کرتے **قَالَ** سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
وَأَنْتَ عَمَّا أَفْعَلْتُ كُلَّ الْفَلَاحِ **وَاللَّهِ لَا يَسْتَدِينُنِي** یعنی عقیل اصحابنا معهما العصباء
فَأَوْفَقُوا فَقَالَ ابیہ مسئلہ بخاری اور مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر تو اس کو کہتا ہے یعنی ابیہ بھلا کرتا
 اور حالت میں کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی قریظ کے قیدی کو فرمایا جسے پاس اصحاب نے وہ
 انہی پانی مسکا نام غصہ لیتا پھر صحت سے اس کو باندھا تو میں نے کہا کہ میں تو مسلمان ہوں **فَإِنْ** مصباح بن عمران بن
 حصین سے روایت ہے کہ تو قریظ قوم بنی قریظ سے تم تم قریظ کی قوم نے حضرت کو وہاب پکڑ لیا حضرت کے اصحاب بنی قریظ
 کے ایک شخص کو پکڑ لائے اس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجھ کو یوں پکڑا یہ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے قسم کو گونگے بنے اگر قاتل ہوا جب حضرت
 وہاں سے گئے تو اس نے کہا ابیہ محمد بن عمران حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حالت اختیار میں بن قریظ نہ ہوتے تو سلام ظاہر کرتا تو
 یہ سب میں بن قریظ ہوتا اب جھوٹ نہیں کہتا پھر حضرت نے اس کو بلا دیکر اپنے دونوں اصحاب نے قریظ کی قید چڑھنے سے منع فرمایا کہ
 کہ کان الايمان معلقا بالذي لا لنا الا بكتا مفايرس وذي لبي لوقا كان الايمان عند الذي لا لنا الا بكتا
 آج رسول بن جمع کا ہے بخاری میں ابوجہل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پھرین پکڑا ہوتا تو بھی فارسوں کی اطلاع
 اس کو جاتی اور دوسری روایت یوں کہ اگر ایمان پھرین میں ہوتا تو بھی ان فارسوں کے یہ روایت ہے **وَالْكَافُ** مسند
 میں ابوجہل سے روایت ہے کہ ہم حضرت ہارث سے ملے تھے کہ سورہ جمعہ کی آیات اور بنی و اخیرین **وَمَنْ كُنَّا** اے محمد بن ابی ہریرہ
 وہ خدا سے پیوستہ ہے اب کی طرف و دور دان کی طرف جو ابیہ عرب کو نہیں لے ایک طرف نے میں بار پوچھا کہ لوگ کون ہیں جو
 عرب سے سوائے بنی قریظ کے مسلمان فارس پر باعد رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پھر بنی ان چند ستاروں کا نام یہ جو نہایت متصل ہیں

۱۱۵۷

دست برقی آنس کو لا اَنْ مَعِيَ الْهَدْيَ لَا كَخَلَّتْ بَغَارِي اَوْ لَمْ يَنْفُسْ رَوَايَتِ بَرْقِ خَضِرَ فَرَمَا اَلَا اَكْرِمَ سَاقِدَ قَرَابَانِي نَوْتِي قَوْلِيهِ مِنْ عَمْرٍو كَرَكِ كَجِ كَا حَرَامِ اَوْ تَارُ الدَّنَافِ كَفَا كَرَكِ نَزْدِي كِجِ كَعَمْرٍو كَرَا نَسَايَتِ بَقَا قَوَا سَمَكِ دَوْرَكِنِ كَفَا كَسَبْتِ جَبْرَتِ جَبْرَتِ اَوْ لَوْ اَعْنِي نَسِيْتِ جَمْعِ كِيْنِ اَنْفَلِ بَقَا اَوْ اَصَابَتِ فَرَمَا اَلَا كَسَلِ سَاقِدَ تَسْرِي بَانِي نَوْرٍ عَمْرٍو كَرَكِ اَحْرَامِ اَوْ تَارُ لِي بَحْرِ كِ كَقَسْتِ كَجِ كَا حَرَامِ كَرَكِ اَوْ خُوْ دَخِرْتِ اَحْرَامِ نَاوَارِ اَتَا بَعْنِ مَحَا اَحْرَامِ اَوْ تَارُ لِي بَحْرِ خَضِرِ اَحْرَامِ بَاكُوْ دَحِيْكَ تَارِ اَنْ بَحْرِ خَضِرِ خَدِيْثِ فَرَمَانِي مَعْنِي مِنْ قَرَابَانِي كَسَبْتِ نَا بَا دَحِيْكَ نَسِيْتِ مِنْ جَمْعِ اَحْرَامِ اَوْ تَارُ لِي اَتَا قِ اَنْسَ كَرَكِ

۱۱۵۸

لَوْ لَا اَنْبِيَا اَسَافَاتِ اَنْ كَلَمْنِي مِنْ الصَّلَاةِ لَا كَلَمْتُمَا بَغَارِي اَوْ لَمْ يَنْفُسْ رَوَايَتِ بَرْقِ خَضِرَ فَرَمَا اَلَا اَكْرِمَ خَوْفِ نَوْرٍ اَكْرَامِيْ كَمُورِ زَلَوْتِ كِيْ بَقَوْتِيْنِ اَوْ لَوْ كَلَمَا حَا فِ خَضِرِ اَلِكِ كَمُورِ رَاوِيْنِ بَرْقِيْ كَحِيْ تَبِ خَدِيْثِ فَرَمَانِيْ اَعْلَمُ هُوَا كَرَكِ

۱۱۵۹

خَدِيْثِ زَلَوْتِ رَاوِيْنِ بَرْقِيْ بَا سَكِ اَرْكَانِيْ نَسِ مَالِكِ كَمُورِ غَمْرٍو تَوَاوَسَا لِيْنَا اَوْ لَوْ كَلَمَا نَاوَرِ دَسْتِ بَرْقِ اَنْبِيْ هَسْ زَلَوْتِ كَرَكِ اَنْ يَشْفِ عَلَي الْمُسْلِمِيْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سِرِّ كِيْ قَوْلِ لَكِنْ لَا اَجِدُ مَعْمُوْلَةً وَلَا اَجِدُ مَا اَحْلَظُهُ عَلَيْهِ وَلَا يَشْفِ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّيْ بَغَارِيْ اَوْ لَمْ يَنْفُسْ رَوَايَتِ بَرْقِ خَضِرَ فَرَمَا اَلَا اَكْرِمَ اَنْفَلِ بَحْرِيْ نَسِيْتِ كِيْ شَكْرَا

۱۱۶۰

سَاخُوْ نَجُوْرٍ تَاوِيْ كِيْنِ مِنْ بَرْدِ رَاوِيْ اَوْ لَوْ سَارِيْ نَسِيْتِ بَا اَوْ سِيْ بَارِيْ مِنْ جَبْرِ نَسِيْتِ جَبْرِ كَوَا رَاوِيْ كَرَكِ اَوْ مَحْبِرِ نَجُوْرٍ تَوَاوَسَا اَنْ يَشْفِ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّيْ بَحْرِيْ اَوْ لَمْ يَنْفُسْ رَوَايَتِ بَرْقِ خَضِرَ فَرَمَا اَلَا اَكْرِمَ اَنْفَلِ بَحْرِيْ نَسِيْتِ كِيْ شَكْرَا

۱۱۶۱

مَحْبِرِ نَجُوْرٍ تَوَاوَسَا اَنْ يَشْفِ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّيْ بَحْرِيْ اَوْ لَمْ يَنْفُسْ رَوَايَتِ بَرْقِ خَضِرَ فَرَمَا اَلَا اَكْرِمَ اَنْفَلِ بَحْرِيْ نَسِيْتِ كِيْ شَكْرَا

۱۱۶۲

مَحْبِرِ نَجُوْرٍ تَوَاوَسَا اَنْ يَشْفِ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّيْ بَحْرِيْ اَوْ لَمْ يَنْفُسْ رَوَايَتِ بَرْقِ خَضِرَ فَرَمَا اَلَا اَكْرِمَ اَنْفَلِ بَحْرِيْ نَسِيْتِ كِيْ شَكْرَا

۱۱۶۳

مَحْبِرِ نَجُوْرٍ تَوَاوَسَا اَنْ يَشْفِ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّيْ بَحْرِيْ اَوْ لَمْ يَنْفُسْ رَوَايَتِ بَرْقِ خَضِرَ فَرَمَا اَلَا اَكْرِمَ اَنْفَلِ بَحْرِيْ نَسِيْتِ كِيْ شَكْرَا

۱۱۶۴

مَحْبِرِ نَجُوْرٍ تَوَاوَسَا اَنْ يَشْفِ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّيْ بَحْرِيْ اَوْ لَمْ يَنْفُسْ رَوَايَتِ بَرْقِ خَضِرَ فَرَمَا اَلَا اَكْرِمَ اَنْفَلِ بَحْرِيْ نَسِيْتِ كِيْ شَكْرَا

۱۱۶۵

مَحْبِرِ نَجُوْرٍ تَوَاوَسَا اَنْ يَشْفِ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّيْ بَحْرِيْ اَوْ لَمْ يَنْفُسْ رَوَايَتِ بَرْقِ خَضِرَ فَرَمَا اَلَا اَكْرِمَ اَنْفَلِ بَحْرِيْ نَسِيْتِ كِيْ شَكْرَا

۱۱۶۶

مَحْبِرِ نَجُوْرٍ تَوَاوَسَا اَنْ يَشْفِ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّيْ بَحْرِيْ اَوْ لَمْ يَنْفُسْ رَوَايَتِ بَرْقِ خَضِرَ فَرَمَا اَلَا اَكْرِمَ اَنْفَلِ بَحْرِيْ نَسِيْتِ كِيْ شَكْرَا

۱۲۰۹

۱۲۱۰

۱۲۱۱

۱۲۱۲

۱۲۱۳

۱۲۱۴

قربانی تین تار اور او کمال رحمت الہی سے توبہ ہوتی ہو تو ایسے وقت میں دعا مانگنا نعمت جانے **ق** ائمہ محترم

بُئْتُ صَلَاتِ اَوَّلُ جَدِیْثٍ مِّنْ اَصْحٰبِ یَاقُوْنُ الْکَلْبُ قَدْ اَوْصِیْتُ اَحَارِیْ اَوْ سَلَمَیْنِ اِمْرَامَ لِحَانَ کِیْ ثُبُتِ رَوَاۤیْتِ

کہ حضرت فرمایا کہ اول لشکر میری ایسے جو سمندر میں جہاز پر چڑھ کر کا فزوق لے لے گا اور ان پر ہشت واجب ہوا **اُمِّ حُجْرٍ اِم**

بُئْتُ صَلَاتِ اَوَّلُ جَدِیْثٍ مِّنْ اَصْحٰبِ یَاقُوْنُ الْکَلْبُ قَدْ اَوْصِیْتُ اَحَارِیْ اَوْ سَلَمَیْنِ اِمْرَامَ لِحَانَ کِیْ ثُبُتِ رَوَاۤیْتِ

روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ یہاں لشکر میری امت کا جو روم و اباؤ سہ شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑے گا **اُمِّ حُجْرٍ اِم**

روایت ہو کہ ایک دفعہ حضرت سید اکرم سید ابو ہریرہ سے پوچھا کہ یہ حضرت آپ کی ہر غشی کا کیا سبب ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں نے

خواب میں دیکھا کہ میری ایسے لوگ جہاز پر سوار ہوا کرتے ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر تجمل پہنے ہوئے ہوں اور ان کے اول و سندھین ہوا کرتے

اور کو ہشت واجب ہوا ایسے کہ یہاں حضرت دعا کیجئے کہ میں ان دنوں میں نہ شریک نہ بن حضرت فرمایا کہ تو ان میں داخل ہو چنانچہ ائمہ سلم

اپنے غا و زینتی عبادوں میں جاسے ساتھ عبادہ کی حکومت میں شام کے کات سمندر میں جہاز پر سوار ہو کر روم کے جہاد میں شریک

ہوئے پھر سچاؤ اور ترک گنہگار ہوئے کہ شہید ہوئے ائمہ سلم سے روایت ہو کہ حضرت ابی بن ہریرہ نے بارہ سو لہجہ ہشتے ہوئے کہا کہ

میں نے پوچھا کہ یہ حضرت خوشی کا کیا سبب ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑے گا اس کے گن و معاف ہو گئے

میں نے کہا کہ یہ حضرت میں بھی دیکھتا ہوں غازیوں میں بھی دیکھتا ہوں حضرت فرمایا کہ تو ان میں نہ شریک نہ بن حضرت فرمایا کہ میں نے

آج کے بات کی خبر دی تو میری ہوتی ہر **اُمِّ حُجْرٍ اِم** اَوَّلُ جَدِیْثٍ مِّنْ اَصْحٰبِ یَاقُوْنُ الْکَلْبُ قَدْ اَوْصِیْتُ اَحَارِیْ اَوْ سَلَمَیْنِ اِمْرَامَ لِحَانَ کِیْ ثُبُتِ رَوَاۤیْتِ

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ لوگوں میں اول فصیحاً قیاس کے دن غوث نہیں ہوگا **اُمِّ حُجْرٍ اِم** مقصود اسلی ذی نایم

انسان کی قیامت ہوا کہ ہشت خوان اس کے مخالف ہو اور سب گناہ بد شر ال و کفر کے اور سب نیچے میں تو اول غزیرہ کی کا فیصلہ مقدم ہوا

حاشیہ میں اشارہ ہو کہ قتل کو آسان سمجھنا جیسے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہو کہ قیامت میں اول اوس کی کا فیصلہ ہوگا

خَرَجَ عَنِ عَیْشَیْ اَهْوَاۤیَ النَّاسِ عَدَاۤیَا اَبُوۤیْ اَلْاَنْجُلِ طَالِبٌ قَامُوۡهُ مُسْتَعِیْلٌ یَّعْلٰی لَیْسَ مِنْهُمْ مَّعَا عَهْدٌ بخاری میں

عبداللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ سب آدمیوں میں نہایت ہلکا عذاب ابو طالب ہو اس کے بالوں میں دو انگلی جو تیان

میں ہیں اوس کا دماغ اوستا **اُمِّ حُجْرٍ اِم** ابو طالب اسے کلید چڑھا اوسطہ دو زین فصیحہ او حضرت نہایت سلوک کرتے تھے اوسطہ

دو زین و زین ابوعبیدہ بلکہ جواد حبیب کے عذاب کا حال ہو کہ میرے دماغ میں لانی کی جوش مانا ہو تو سخت عذاب کو خیال کیا جا ہے کہ ایسا ہوگا

فَصِلْ اَمْرٌ مِّنْ مِّنْ وَحْشِیْنِ مِیْنِ سَیْرِ کُلِّ کَا لَظْهَرِ **اَبُوۡمُحَمَّدٍ** مِّنْ عَمَلِ اَبْنِ اَدَمَ تَا کُلُّهُ اَمَّا خَرَضُ اَلَا

تَحْمَلُ الدَّیْبَ مِنْهُ خَلْقٌ وَفِیْہِ فِرْسٌ کَبَّ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ تمام آدمیوں میں کوڑے کا جانور

سوا آدمی کی ہر کسی کو آدمی پہلے جانے لگا اور میں جو رہا ہوگا **اُمِّ حُجْرٍ اِم** ابوالنزیلہ سے کہتے ہیں جہاں جاور کدم جنتی ہوا آدمی

کے بدن میں سکڑو گھڑی کہتے ہیں سو فرمایا کہ آدمی تمام آدمی میں گنجانا ہو گھڑی نہیں جنتی آدمی کی پیدائش میں اول و پس شریک ہوا

اور یہ میں نے چلی گئی ہے کہ شریعت ہو گئی کہ ان کی مخالفت میں ہر جسد باند تھا و اسطیلا رہا ہوگا جو کیا کہ جو فرمایا کہ گھڑی نہیں جنتی

یا تو شہ قاتلی ہوگا یا اس کے ایک بار کیلبر اصل قاتل ہوگا اگرچہ غیر اصل جاور کدم **اَبُوۡمُحَمَّدٍ** مِّنْ عَمَلِ اَبْنِ اَدَمَ تَا کُلُّهُ اَمَّا خَرَضُ اَلَا

حق کلام دھم و عرصہ و مآلہ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ سب خیر مسلمان کی مسلمان پر حرام ہو

یا کوئی گھاس جو جیسے بڑک غیر قلیل اور کثیر اس کا سبب معلوم ہو اور یہی مذہب جو امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور
امام محمد اور محدثین کا ہے خدا امام غفر کے نزدیک غیر امام شافعی ہی جو شیعہ انکو یہ ہے اور جو شافعی کے کار بھی ہو اور مالک کے
اور چہرین اس کے سوا کہ بدون نشے کے امام زمین میں لیکن ان کے حق میں تحقیق نزدیک امام محمد کے قول پر فتویٰ ہوتا ہے چہ تمایہ اور زبکی
اور عینی اور عشاوی علی گیری اور الدار النصار اور شہادہ و ظاہر میں کہ جو چہ نامہ مولانا عبدالحی العسکری نے تاریخ زمانہ کی روایت سے بیان کیا
اس طلب کو خوب بیان کیا ہے اور یہاں سے حد تک کھنکی اور شافعی نے اوپر سے خط کیے ہیں جو چاہے اس کو دیکھے **ف** انہی عنہا یسئل
مُصَوِّقٌ فی الدارِ بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک قسم پرستانے والا
دو روز میں **یوف** یعنی جاندار کی صورت بنا تا حرام ہو **یوف** جائز کے معنی وہی ہے **یوف** قہ بخاری اور
مسلم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک جلی بات جملہ کا صدقہ ہو **یوف** یعنی وہیں خبر کے بارے میں ہے
فصل اس فصل میں دو حدیثیں ہیں ایک ہے **یوف** اُمّہا لای یثبت ارباب طالیق قداً یجوز فاصح
یوف وَاَمَّا مَنْ اَمْسَتْ قَالَهُ لَهَا یَوْمَ فَلَیْکَ مِکَۃٌ بخاری اور مسلم میں امامانی راویوں کا طلب کی جیسی ہے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غنہ بنا دی جسکو تو نے پناہ دی اور غنہ امین یا جسکو تو نے امن دیا حضرت نے امامانی سے فرمایا
جس نے کفر میں **یوف** امامانی نے اپنے خاندان کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی عام قرضی نے اس کے قتل کا ارادہ کیا امامانی نے
اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا حضرت نے چار بیٹھ فرمایا **یوف** جَابِرٌ قَدْ اَخَذْتُ بِحِمْلِكَ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِیْرٍ
وَلَاکَ ظُلْمٌ کَوَالِ الْمَدِیْنَةِ **یوف** بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غنہ تیرا وراثت
چار دینار کو لیا اور جو کچھ تیرے کلاؤں کی سواری کی اجازت ہے حضرت نے جابر سے فرمایا **یوف** جَابِرٌ سے روایت ہے کہ میں
سفر میں حضرت کے ساتھ تھا میرا وراثت نہایت تھک گیا تھا میں سبک بیچے ہزار ہوتا تھا ایک بار حضرت میرے پاس آئے کچھ سویرے
اور ان کو ایک کوڑا مارا چودہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی دیر نہ تھکا حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو کھیت کا بیج ڈال دے
اسکو بچا لیکن سویرے کھانک کی سواری شکر کر لی حضرت نے چار بیٹھ فرمائی پھر جب بیٹھ میں پہنچے تو میں حضرت کے پاس اس اونٹ کو لے گیا
حضرت نے چار دینار اور پانچ سویرے کے برابر ہونا قیمت زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تجھ کو **یوف** جب چہ بیچتی تو
بائع کو وہیں کچھ شرط کرنا درست نہیں ہے جو سواری کی شرط کی تھی وہ حقیقت میں شرط تھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان
تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی اگر یہ بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہر اجرت کو جابر احسان کرنا منظور تھا حال انہی
غرض تھا **عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَدَّاحٍ** قَالَ قَالَ مَنْ اسْلَمَ وَرَزَقَ کَفَّارًا وَفَقَّهَ اللَّهُ بِحَاثَا لَا مَسْلَمٍ مِنْ عِبَادِهِ
بن عسیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مرد کو بچا جو مسلمان ہوا اور اسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور دلے جتنا اسکو دیا
اور یہ قناعت نصیب کی **یوف** قناعت وہاں ایمان کو اس واسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب اس کی آخرت سنواری قنوت
ضرورت کی تکلیف بھی نہ ہوئی تو کوڑہ دونوں جہاں سے بخوردار ہوا اگر ایمان ہوا اور قناعت نہ ہوئی تو ایمان کی خوبی اور طلق
ظاہر نہیں ہوا طلع آدمی کو نظر میں نہ لیا اور حقیر کہتی ہے شہری قناعت تو اگر کم کر دے کہ وہ راہی تو مسیح نعمت نیست +
لیکن اہل و عیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناعت سے مخالف نہیں بلکہ کثیر زادہ صاحب خیر کی تلاش کا نام ہے **یوف** بخاری اور مسلم

۱۲۲۳

۱۲۲۴

۱۲۲۵

۱۲۲۶

۱۲۲۷

۱۲۲۸

حضرت کو روایات کی دعوت ملی کہ میں نے کہا حضرت میں نے حرام کاری کا کمال کیا بلکہ نہ تو یہی اور مدعا یہ ہے حضرت نے اوسکے والی سے
فرمایا کہ اوسکو بھی طبعی رکھ جب کہ پہنچے تو میرے پاس سکولانا چھوڑ دے کہ اس کا پیدا ہوا اور حضرت کے پاس اوسکو لایا حضرت نے اوسکے
پیر سے اوسکے بدن پر مضبوط بندھا کہ بدن میں عمل کیا جو مجھ سے تھوڑی دوری کی حضرت نے اوسکے جنازے کی نماز میں تو غفر فاروق
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسکی حرام کاری
کیسکو یہ معلوم تھی اسنے خود خود منہ سے اقرار کیا اور بعد اوسط اپنی جان ہی اوسکی توبہ ایسی خالص ہو کر سقر گناہگاروں کی منضرت
کے واسطے کفایت کرتی تھی جس سے معلوم ہوا اگر اصرار سے عمل ہو تو بدو نہ بچے پیرا ہو اوسپر چند زمانہ چاہئے کہ معصوم بچوں سے نہو جان
حضرت کو قتل کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی گناہ بھی ہو جائے تھا تو عذاب بعثت کا اتنا اوسکو نہ ہوتا تھا کہ اپنی جان دینا اوسکو اسلئے معلوم
ہوتا تھا یا ان کا نام رخ ابو ہریرہ **لَقَدْ تَخَوَّعْتُ وَاسْعَأُ قَالَ لَا عَزَازِي قَالَ اللَّهُمَّ احْزَنْ حَسْبِي**
وَيُحْضِدْهُ اولا حتم قطعاً اس حدیثی میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے تو تنگ پکڑا کہ وہ برکت
کو حضرت نے اوس کی دعا سے فرمایا کہ میں نے دعا کی کہ اسی مجھے رحم کر اور محمد پر اور یہاں تک کہ اسی پر رحم کر **ف** یعنی رحمت
الہی میں میں رحمت ہی سے سب سے زیادہ گناہوں کو کفایت کرتی ہے تو کہیں تنگ حوصلہ ہوتا ہے ہر اس **لَقَدْ رَأَيْتُ اَنْبِيَاءَ عَشَرَ**
مَلَكًا يُبْشِرُونَ دُخَانًا اَيْهَمِيْن فَنُفِخَ فِي السُّنْبُلِ جَاءَ وَقَدْ حَقَّقَ كَمَا النَفْسُ فَقَالَ اللَّهُ اَلَمْ يَكُنْ اَوَّلَ مَا اَخْلَقْتُ مِنْ دُخَانٍ
طَيِّبًا كُتِبَ اَرْكَانُ فَيُوَفَّقُ اِلَى اَجْلِ هُوَ رِفَاعَةٌ مِنْ دَارِغِ اِلَا نَصْبَارِي مسلم میں اس سے روایت ہو کر حضرت
نے فرمایا کہ البتہ میں نے دیکھا ہر مشرک کو اوس کی طرف پھینکتے تھے کہ وہ زمین کو ان فرشتے اوسکو اٹھالیا یہ حضرت نے اوس مرد سے
فرمایا جو ہاتھ آیا پھر اسنے کہا اللہ کہ ہر کلمہ کہ میں نے اٹھایا سب کا فیہ یصون کہ لکھا کہ وہ مرد نے رافع الانصاری سے **ف** حضرت
نہا میں نے کہ رافع الانصاری سے دعا کی کہ اوس کے واسطے دوڑے ہوئے گئے اور نہ زمین یہ کلمات پچھتے حضرت نے ابن ہارث کے ہونچا کہ لکام سے
پڑھا اسی نے فاعلی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ اگر اسی کے واسطے فرشتے تقریباً کہ آسمان پر اوسکو اٹھا
یسا ہے **بَيْنَ هَؤُلَاءِ هَرِيرَةٍ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي قُبْحٍ وَفُتْحَةٍ اَمِنْ ظُهُورِ الطُّرُقِ** یوں
کہ انت شوقی لئلا تناس مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کر حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں نے تو دیکھا ایک مرد کو کہ بہشت میں چلتا ہوتا تھا
بسبب ان میں نہ کہ جسکو اسنے راستے کاٹ ڈالا تھا اوس نے نہ کہ لوگوں کو تکلیف تھی **ف** معلوم ہوا کہ خلق کی
راحت رسانی بہشت میں ہوسکتی ہے **وَهَؤُلَاءِ هَرِيرَةٍ لَقَدْ رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ وَفُتْحَةٍ تَشْتَلِي عَرْشَ مُسْرَايَ**
فَسَأَلْتُهُ عَنْ شَيْءٍ اَشْكُهُ لِي فَقَالَ لَيْتَ اَنْتُمْ اَوْ كُنْتُمْ لَرَبِّهَ مَا كُنْتُمْ مِنْهَا كَاطُونَ فَقَالَ اللَّهُ لِي اَنْظُرْ اِلَيْهِ
مَا اَيْسَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْبَا هُمُوهُ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي سَمَاعَةٍ مَرَّ اِلَيْهَا اَدَا اَمُوْنِي قَائِمٌ يُصَلِّي
اَدَا اَرْجُلُ جَدِّ ضَرْبٌ كَالْفَرْسِ اِلَاجَالٍ سَلَفًا وَرَأَى اَعْيُنِي مِنْ مَرْمَرَةٍ قَائِمٌ يُصَلِّي اَقْرَبُ النَّاسِ رِيًّا تَبَهَّأَ
عَرُودًا مِنْ مَسْعُودٍ اِلَى النَّفْقِ وَرَأَى اَنْبَا اِهْلِيهِ قَائِمٌ يُصَلِّي اَشْبَهَ النَّاسِ رِيًّا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ تَعَانَتْ
الْصَّلَاةُ فَاَمْتَهَرَهُمْ كُلًّا فَرُغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هَذَا اِمَّا اِلَهِ صَاحِبِ النَّارِ فَسَلِّمْ
مَكِيْرًا لِنَفْسِكَ اَلَيْسَ بِقَدَّ اُنِي اَلَسَلَامُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کر حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں نے تو طہر میں تھا اور قریش

۱۲۳۷
عائی علیہ السلام
درای صلاۃ

۱۲۳۸

۱۲۳۹

۱۲۴۰

مجلس شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیٹا المقدس کی وسعت پر نیا ورثا نیاں پوچھیں جو کھو تو بٹا و تھیں اور مجھ کو
 رنج ہوا کہ وہ دوسرا رنج کبھی نہ ہوا تھا سو کہنے میں کان کی کہوت اٹھا کر میرے سامنے کر دی کہ میں اس کو دیکھتا ہوں تھا جو نشانہ
 مجھے ہے پوچھتے تھے میں کو کھلا تھا اسی کو دیکھ کر اے شب معراج میں نینا اپنے تین بیٹے کو گروہ میں یکجا سو موسیٰ کو طہرا
 نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرتبہ اٹھ کھڑے بال الاہلادہ ایسا تھا جیسے قوم شنو اذہ کے گول و ناگاہ عیسیٰ بن مریم کو دیکھا کہ کھڑا
 پڑھتا ہوں سے زیادہ تر شاہست میں قریب تر عروہ بن سو قحقی جو از ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہے سب لوگوں میں
 سے زیادہ تر اس کے ساتھ مشابہ تھا صاحب ہو صاحب اپنی ذات راوی کی پھر نماز کا وقت آیا تو سینے وان بغیرہ کی آہستہ
 کی پھر میں تجناز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا اے محمدیہ مالک ہر ذیج کا واروغہ سو تو واسلام کر تو میں اس کی طرف متوجہ ہوا
 سو دوسری بجو پہلے سلام کیا **ف** جس حالت حضرت کو معراج ہوئی اس کی صبح کو حضرت اسکا حال کہے میں طبع کے اندر لوگوں سے
 بیان کیا کفار قریش کا نہایت تعجب ہوا کہ قریش میں بیٹا المقدس کو دیکھنے کے تھے اون کو گوشہ دیان کی نشانیاں حضرت پوچھیں حضرت کو
 یاد نہیں کہ اس کی صورت سن کر ہی حضرت ٹھیک ٹھیک بان کہتے تھے کافر شتر نہ ہو کر بیٹے معراج کے تھے میں یاد کرتے
 کہ حضرت خبر پڑے کہ اگر ان میں معراج کا قصہ کسی سے کہوں تو کون مجھ کو تپا جا گا خبر پڑنے لگا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کرے گا
 کافر قریش حضرت معراج کا حال سنا تو چلنے کے واسطے ابی بکر صدیق لے گا ابی بکر صدیق نہیں کہ جو نہ کہ ایک مہین
 بہر نیل کو عرش سے زمین پوچھتا ہے وہ قادری کی اس طرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیا گیا اسی دن ابی بکر کا صدیق لقب ہوا
 شنو اذہ میں ہر ایک کو مہر کا نام ہر ایک کو لکھنے کے بال و اذہ پہنچے ہر ایک میں سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح میں پھر بے لوگ نماز
 پڑھتے ہیں ہر خدا و عالم زمین عبادت و غرض زمین **ق** المسوئین فخر صا و مکران ان الحاکم لقت د اسی
 ۱۰۴۱
 هذا اذ عرفني احد السجك ان اللذين سجك ابي بصير من المدائن غري و سلم من سورين غزوة اور مروان
 بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قریش نے شخص سے خوف دیکھا اون دو مرد و سچ ایک مرد اور جو ابی بصیر کو دینے سے پٹ لگنے کے تھے
ف صحابہ کے سال حضرت اور کفار قریش سے چند شرطوں پر عہد ہوا تھا او میں ایک شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان
 ہو کر حضرت پاس آئے تو حضرت اس کو کھڑے کر دیں اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش اس کو سونڈیوں حضرت نے
 اس شرط کو مانا تھا عافرونی کو اس کا نہایت رنج تھا حضرت فرمایا کہ جو انہیں سے مسلمان ہوا کر او بکاغذ اس کے چھوڑا کوئی راہ نکالے گا
 اور جو کوئی چار پاس سے کافروں میں لگا خوب ہوا کہ نہ اس کو نہ اس کا کوئی ہلاک کر دے کیا جب حضرت دینے میں قشریت کا تو قوم قریش ابی بصیر
 مسلمان ہو کر حضرت پاس آئے میں نے قریش سے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد ابی بصیر کو ان کے ساتھ کر دیا بیٹھے سے
 چھوڑ دیں پوچھتے تو ناشتہ کا اور دیکھا ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہے اس نے کہا ہاں بہت عمدہ ہے
 ابی بصیر نے دیکھنے کے بہت سے تلوار مانگ کر اس کو مار ڈالا اور ملائی بھاگ کر کانٹا ہوا حضرت پاس آیا حضرت اس کو دیکھا کہ حدیث فرمائی
 پھر حضرت اس کو سنا لی پھر اچھا دوسرے بیان کیا ابی بصیر نے حضرت فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکنے والا ہے ابی بصیر نے جانا
 کہ حضرت مجھ کو چھوڑ کر دینے تو میں نے عمل کر سنا کہ گناہ پر جا بھڑے پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہو کر آتا تھا وہ ابی بصیر
 پاس نہ تھا تھا بلکہ انوں کی بہت بھیڑ ہو گئی تو کفار قریش کے قافلہ جاکشام سے آتے تھے انھوں نے مارا شرموع کیے قریش

بہر نیل کو عرش سے زمین پوچھتا ہے وہ قادری کی اس طرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیا گیا اسی دن ابی بکر کا صدیق لقب ہوا

1171

امتحان نمودن
علیه بود محمد
نبوت اخلافت
را معلوم

۱۲۴۱

بسم الله الرحمن الرحيم

1442

نمایت عاجز منہ پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اوس شرط سے ہر بار کے مسلمانوں کو اپنے پاس بلا لیجیے اور اسے زنی سے منع کیجیے
سو جیساکہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی اہل مسلمانوں کو سلامت بنایا **ہر توبہ بان لَعْدَ سَا كُنْ هَذَا عَنِ الدِّينِ**
سَا كُنْ عِنْدَهُ وَمَا لِيْ وَكَذَلِكَ رَفَعْتُ عَنْهُ حَقِّيْ اَتَاكَ اللهُ بِهَذَا **قَالَ لَعْدَ سَا كُنْ هَذَا عَنِ الدِّينِ**
عَنْ اَوَّلِ طَعَامٍ اَهْلُ الْبَيْتِ وَعَنِ الشَّيْءِ مسلم میں ہے کہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھے اپنے پوجا جو کہ پوجا اور
مال انکو مجھ کو اور کچھ بھی علم تھا یہاں تک کہ میں نے مجھ کو اسکا علم دیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ علیؑ بیٹو اس کا نام حضرت
پوجا کہ پھلکا ہاں ہشتیوں کا کون ہوگا اور کیا سبب کہ اگر کچھ بھی باپ سے مشابہ ہو تو ای اور کچھ **ف** مصاحف میں روایت ہے
کہ جب حضرت شیعہ میں پہلے سے توبہ بعد سے سلام نے کہ یہود میں ہر عالم تھے حضرت نے کہا کہ میں تین باتیں دیکھتا ہوں کہ انکو سوچے بغیر کہ کوئی نہیں
جانتا **اَحَدُهَا** تو کہ قیامت کی نشانیوں سے پہلے ہر انسان کی کون ہر شے کو پہلکا ہاں کون لیکھا اور کیا سبب کہ اگر کچھ بھی باپ کی صورت پر تو ای اور
کچھ بھی اپنی صورت پر حضرت نے حدیث فرمائی ہے جواب کہ قیامت کی آمد نشانی آگ ہے جو لوگوں کو پورے پچھم کی طرف ہانکے گا اور فحش
کو اہل کمال کھانچے گی طبعی کا کھانا ہو گوشت کھا ویکھا اور اگر مرد کی عورت نے بصفت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر تو ای اور اگر عورت کی عورت نے
بصفت کی تو مائے صورت پر تو ای اور بعد سے سلام نے کہا کہ میں کوئی تاہوں کہ سوچے نہ کہ کوئی موجود نہیں تین باتیں دیکھتا ہوں کہ انکو سوچے بغیر کہ
بِرَبِّ خَرَجَ اَبُو مُرَّةٍ لَعْدَ ظَنَنْتُ اَبَا اَهْرَاسَ **قَالَ لَا يَكُنْ اَلْبَنِي عَنْ هَذَا الْعَدَايَةِ اَحَدُ اَوَّلِ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ**
حُرْمَتِكَ عَلَى الْحَدِيثِ اَسْعَدَ النَّاسِ اِسْتِغْفَارًا عَنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ خَالِصًا مِّنْ غَيْرِ **نَفْسِهِ** بخاری
میں ہے پھر یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں جان چکا تھا ای اور بعد سے سلام نے کہا کہ میں نے کوئی توبہ چھوڑا اس واسطے کہ میں
دیکھ چکا تیرے جس کو باپ کے دریافت کرنے پر بڑا سادہ مند لوگوں میں میری شفاعت واسطے قیامت کے دن غرض یہ کہ اسنے لا الہ الاہ
کو اپنے دل سے غافل نہ ہو کر **اَمَّا** ابو ہریرہ روایت ہے کہ میں نے حضرت پوجا کہ حضرت بڑا سادہ منہ باپ کی شفاعت کا قیامت کے
دن کون ہے حضرت نے حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ حضرت کی حدیث سے شوقین اور نہایت کھوی تھے ہی بہت
بزاروں حدیث کی اور نے روایت ہے کہ حدیث شفاعت کی اگر کوئی سمجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی سفارش چھوڑے ہوگی اول
شفاعت تو سر کے وقت ہوگی مینی جب لوگ قرون کو نہیں گئے اس کے پہلے میلان میں کھڑے کھڑے گرمی کی شدت کھائیں گے
اور سب بغیر جواب دینے تو اوس وقت حضرت بنشادینے اور جواب کہ بکرا کے اوس صید سے بخت دلا دینگے اسکا نام شفاعت کہ ہے کہ
یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہے دوسرے کا یہ فعل نہیں ہے دوسری شفاعت اس وقت ہوگی کہ کچھ لوگ جنم کی طرف نہ جائیں گے یا کچھ لوگ حضرت
ادنی شفاعت کر کے اپنے بھائیوں کو تیسری شفاعت لو کہ جنم کے گناہ سے تکیہ فرج کر بخت دلا دینگے اور چوتھی شفاعت جو لوگ دوزخ
میں پڑ چکے ہیں کہ انکو دینگے کہ بن سوسا سوچو کہ کابل میں گئے اور پانچویں شفاعت بستی لوگوں کو اور زیادہ تر سب بلند مرتبے اور چوتھی
شفاعت اون کا فوٹو کہ چھوٹے حضرت احسان کیا تھا محمد علیؑ میں خفیف ہوگی والدہ رحمہ علیہ لَعْدَ عَدَاتٍ بِعَظِيمِ النَّفْسِ
يَا هَلِكُ قَالَ لَا يَمْنَةُ الْجَنِّ وَامْتَحَنُا اَنْتُمْ بَدْنَا النَّفْسَ اَنْ تَرَى اَلَا الْجَوَانِ فِي الْحَارِثِ بخاری میں حضرت عاصمہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا **اَلْبَدَنُ تَوَضَّعَ تَوَضَّعَ** اللہ کی پناہ مانگی حالانکہ لوگوں میں بل یہ حضرت نے چون کی بیٹی سے کہا اور اسکا نام اسکا
نہاں بن ابی بکر بن عمار کی بیٹی **ف** حضرت نے جب اسکا نہاں بن عمار سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بیویوں کو فرماتا کہ اوس سے

نبي عبدك لا يملكه يميني الى ما اكدت فانتطقت فانما هموم على وجهي فكم استيقظ الال
 وانا بقرن الثعلب من فكت رثي فاذا انا بسماعه قد اظلمت فنظرت فاذا فيها سجدت
 فتاداني فقال ان الله قد سمع قولك فاعلم انك وما اردت واصلت وقد بعث اليك ملك الجبال
 لئلا تمزق ما شئت ثم فنادي ملك الجبال فسلمه علي ثم قال يا محمد كذا ان الله قد سمع قول
 قولك وانا ملك الجبال وقد بعثت اليك ربك لئلا تمزقني يا مراك فبما شئت ان شئت
 ان اطبق عليك ولا تخشعين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بل ارجع ان تمسح الله
 من اصلا بغير من يعبد الله وحده لا يشرك به شيئا **قَالَ لَهُ** لَهَا حِينَ قَالَتْ هَلْ اَنْى عَلَيْكَ
 يوم كان اسد من يوم احيا بنى من حضرت عايشه رويت بركه حضرت فرمايكه مرسنه تيرى قوم سيمى
 قريش من تكليف باي اور نهايت سخت تكليف مينه اوشه اوشن ابلى نيب پهاى كى كمالى من انصار يون من ميسه ميت كى
 جس من كيشه آب او بن عبد بايل بن عبد كلال كى سانسى كيا سوسينه توجا باوشه مير كسانا ناعنى سلام قول كيا سوسينه بخنده
 كهو كيشى راهى نوين بوش مين آيا كلاس مين مير حواسن مست سوسينه من ان الغالب سوسينه پنا سر اوها يا تو
 ناگامينه بدلى بيجي كى او سته نجس باير كيا سوسينه ديكها تو او مين سهر بيل جرس او سته جلكو پكار اور كمار البت خراسه سنا تيرى
 قوم كا قول جو تيرى حق مين كما اور جو تيرى بات كور كيا اور البت نهان تيرى پاهو لو كا دار و فرشته بيمى تا كه تو اوس
 فرشته سته علم كرسه جو تيرى اوان كا فرون كسى حق مين جى تا پهر جلكو پكار وون كا دار و فرشته نه پكار اوس جلكو سلام كيا پهر كيا اى محمد
 مفر نهان سنا جو تيرى قوم سيمى حق مين كيا او مين فرشته بون با لوز كا دار و فر و كجا جده تيرى پاس پهاى تا كه تو جلكو كرسه
 جو تيرى جى تا اگر توبه كا فرون بر و با وون اوون وكون پهاى وكونه درميان كرسه تو حضرت فرمايكه مين بلكو مين اميد واره بون
 كند ان كا فرون كى پيسه وه اور او كلسه جو صرف نهان كى عبادت كرين اور اوسك سانه كسى جيز كا سا جمانه لكاوين حضرت نهان
 حضرت عايشه سته كما جبكه حضرت عايشه ربه پهاى كه حضرت بملآپ پر بنگال كرسه كون سيمى كوئى دن سخت تر گذرا ف بلكه
 ابوالباب حضرت خديجه كا انتقال هوا تو طاهر من حضرت كا كوئى غمخوار اور حاجى نر با كفا قرينه حضرت كى تكليف سنانى پر زياده تر
 كمر با دهمى تو حضرت طائف من تشریف ليكنه جو كرسه و و منزل جى و بايك زمين كون يعنى ابن عبد بايل اور مسعود ابو جيب
 در و حاجى اور لو كلسه اسلم كى عبادت كى او ان مشغول بجه حضرت كى بات نهانى لكاو كون اور شمعون كو شكار ديا و اوضون نهان
 بست او بى حضرت كى گالباين بن او بجه حواسن حضرت كى ايرى ان زخمى كروالين پهر حضرت عليم نهان سته پهر جب قران الغالب مين
 پونجه و بان مظهر اديون دعا كى لآلى بن ابى شعيبي اور عاجزى و رپنى ناچارى و رلو كون كروالين پى بده پكار كرسه لكاو باون
 ستر حضرت بنجل اور پهاى و كا دار و فرشته حاضر هوا ليكن حضرت اوان كا فرون كى ملاكى حاجى جمال اسد كيا بيقاس حضرت مين صديق
 كه با و دوسى سيمى تكليف كرسه انا كمر مظهر الرسول خير خواه دشمنان كا عقد حضرت صل هوا جو حضرت كا ايسا صبر اور كمر دريافت كرسه
 سوما آر سنانا كا رسته لكاو كمين كا سلطان بنى بوسه اللع صليل و سيمى عله سيدنا محمد سيد
 الصلبرين و امام الكاظمين هم ابن مسعود لقد هممت ان امر رجلا يصلي بالناس انما اخوت

بيان مكر كرم
 بركه اس عايشه
 و فرشته باي
 شان با و و و
 اجازت الهى

حکم کے سوا عالم کا نظام کرتے ہیں گناہوں کی پاکیزگی میں مروجہ عورت اور کتا بویں کا یوں اعتقاد کر کے کہ خدا کا قد ہی کلام ہی جو
 ان میں سے جو کچھ کہتے ہیں کہ خدا کی ایک چوہا کتا میں ہیں اس حضرت آدم پر اور تین اور بیچ اس حضرت شیث پر اور تیس حضرت
 اور تیس پر اور تین حضرت ابراہیم پر باقی چار کتا میں تو تمام عالم میں مشہور ہیں تو ریت اور چیل اور تیرہ اور دو اور تیرہ ان لیکن قرآن میں
 انھیں جو قرآن کے سوا ایک کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہیں اس واسطے کہ ان پر اول تو اعتقاد نہیں اور دوسرے یہ کہ جسے منسوخ ہیں
 اور تیس پر یہ کہ جو اگلی کتابوں میں ہے سو سب قرآن میں موجود ہیں تو جو قرآن کی دوسری آسمانی کتاب کی کچھ حاجت ہیں اور پیغمبر کا
 یوں اعتقاد کر کے کہ سب انھیں اور پاک لوگ میں کھدواؤ گویا کمال رحمت آدمیوں کی طرف سے یہاں تاکہ ان کو نیکہات بتلاوین
 اور ان کو نیکہات اور دنیا سنوایں اور ان کو قسم قسم کے سعادت دینے لگاؤں کی آسمانی حق کو لی خاطر اس لیے کہ اس کو سب گناہوں سے
 پاک میں معصوم ہوں یا کہ جو بڑے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہی اور حضرت آدم کا گیموں کھانا بقصد تھا بھول چوک
 تھی ہی طبع اور غیر میں کو بھی قیاس کیا چاہتا اور سب پیغمبروں سے بہتر حضرت افضل میں جو کمالات ظاہری اور باطنی کا انسان میں
 ممکن تھے وہ تمام بہتر حضرت پر ختم ہو گئے اسی واسطے بہتر حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نہ رہی خلافت اور امامت کا اعتقاد
 نبوت کا اعتقاد میں داخل ہوا ایمان کا یہ مدار کہ نہیں جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں اور پہلے دن کا یوں اعتقاد کر کے کہ بعد نبوت کے قیامت تک
 دوسرے اور نبوت کے داخل ہونے تک جو حضرت فرمایا جو درست ہی یعنی عذاب قبول و قیامت کی نشانیاں اور صو کا چکنا اور مرد و کا
 جینا اور سب کتب بار و عمل کا بار اور ترار و عمل کرنے کی اور پل صراط اور جوش کو تراور و ذریعہ اور بہشت پر سب پیغمبر حق ہیں نہیں
 کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یوں اعتقاد کر کے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہی اور ہو گا بھلا یا برا سو سب تقدیر سے جو یوں
 او کی خواہش تھی بلکہ کوئی بوجہ نہ تھی لیکن باوجود اسے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اس کے سبب انسان تعریف یا مذمت
 ثواب یا عذاب کے لائق ہوتا ہے تقدیر کا اعتقاد اسی طرح عمل چاہیے زیادہ ہمیں غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہے اس واسطے کہ
 عقل جاری میں ان کی تمام طاقت ہے جو کہ کائنات خدائی کے بھید سمجھے اسی واسطے جسے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا
 یہ ایمان عقل کی حضرت حقیقت بیان کی اور ایمان عقل کی حقیقت ہو کہ یوں اعتقاد کر کے کہ جو حضرت فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک
 اور درست ہے چنانچہ اس واسطے اتنا بھی کفایت ہے جو حضرت احسان یعنی نیکان کے دو درجہ فرما اعلیٰ درجہ تو یہ ہو کہ عبادت میں
 ایسا تصور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہی سلوک مشاہدہ کہتے ہیں اور ادنیٰ درجہ یہ ہو کہ تصور کر کے کہ خدا کو دیکھتا ہی سلوک مذہب کہتے ہیں
 اس تصور میں بھی کمال تغیر و نہایت اوسلہ و حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہیں کہ اس تصور میں آدمی ادب و جھوٹ
 یا احرار و دھرم التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسی کو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہے کہ وہ ہاتھ پائوں ہلاک و یا غفر کو اٹھاوے معلوم ہو گا
 تصوف اور روشنی آسان کا نام چننا ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہیں اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہیں اور حضوری اور غیاث کو
 احسان کہتے ہیں اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہے اور گاہے ہلام اور ایمان کو ایک کہتے ہیں اس واسطے
 کہ ہلام ہر وہ ایمان کہ شریعت نہیں اور ایمان ہر وہ ہلام کہ کامل نہیں اور بعض لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طہارت
 اور شاپہ اور مراقبہ کو حقیقت کہتے ہیں معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف پر ہی جو اس حدیث میں حضرت نے
 تمیز کیا تمام ایمان فرمایا اسلام شاپہ جو فقہ کا حسین اعتقاد کا بیان ہے اور ایمان شاپہ جو تصوف کا حسین حق یقین و شاپہ

گذاشته سوار بر تن پانی پیرا اگر چه مالک است از تن پانی که از قصد کیا ہو تو بھی اسکے واسطے حسنت ہو تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے
 ثواب کا سبب ہیں جو جسے گھوڑوں کو باندھا اس سے کہ او کی سواری سے فائدہ اٹھاوے اور گانی سواری کی مانند سے پیچھے چھوڑ
 خدا کا حق جو گھوڑوں کی کوفوں اور پنجوں میں ہر نہ بھولا یعنی او کی زکوۃ ادا کی اور عقیقہ لکھاوے کی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے اس
 مرد کے واسطے پردہ میں یعنی با عزت رہاؤں سے بچاؤں سے کہ گھوڑوں کو باندھا اترے اور نوک کے لاولہ اسلام کی بیخوابی اور
 عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہیں **ف** یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہے عموماً تو یہ کہ چھوڑ
 واسطے پالے کہ اس کا ثواب پیشتر ہو دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پاتا تو دوسری نہا کا فائدہ ہو اور دین کا پورے نقصان
 نہیں آتی تیسری قسم یہ کہ کافروں کی ہر مکر کے واسطے پالے اور نوک سے اور بڑائی میں مارتو یہ سزا وبال و عذاب ہے **و** حدیث یقیناً ہے
 اَلْجَنَانُ الَّذِیْ جَالَ اَعْوَمَ الْعَقْلِ الْمَسْرُیْ جُعَالَ الشَّعْرِ مَعَهُ جَعْلَةً وَ نَارُ قَنَارٍ کَاجَعَةٍ وَ جَنَّةُ نَارِ الْمَلِکِمْ
 حَذِیْقٌ بِنِیَّانٍ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ دجال بائیں کان کا گانا پڑھنے والوں کے ساتھ باغ اور اگر کسی حقیقت میں
 او کی ناک تو باغ ہو اور اس کا باغ آگ ہو یعنی اس کا نظر بند ہے کا کا خانہ ہے **و** حدیث ہے کہ اللہ دنیا میں سے جو کچھ چاہے وہ کفار
 مسلمین عبد بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ دنیا ایسا نذرانہ قیامت ہے جو اگر کسی فرشتہ پرست **و** دنیا ایسا نذرانہ
 قیامت ہے جس کی طرح سے اولیاء اگر اپنے دین میں با دشمن ہو سکیں یا دنیا اور دشمنی سے خالی نہیں ہو سکتے یہ کہ گناہ میں گرفتار ہو جاتا
 ہو اور نہشت کا کھٹکا اور عذاب قبول قیامت کے سسکتا ہے کج خوف یا نہ کہ وہ ہم سے موجود ہے تو اس کو زندگی کا عطف کمان
 قیامت یہ کہ او فی دنیا نذرانہ کمان نیست میں تمام دنیا کا وہ چند ہوگا تو اس کے نسبت دنیا قیامت ہے جو اگر کسی فرشتہ پرست میں دنیا
 اس واسطے ہشت ٹھہری کہ اس کو آخرت کا ایمان نہیں دیا تو فری طرح سے قید زنجیر میں مل جاتا ہے جس طرح دنیا کو
 پاتا ہے جمع کرتا ہے علاوہ اسکے اصلی کمان کا وہ کا دوزخ ہے تو اس کی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگر یہ کمال کا کیفیت
 گذشتی ہو تو شک ہے کہ **و** حدیث ہے کہ عبد اللہ بن عمر فرمایا کہ **اَلْذِّیْ تَمَتَّاعَ الدُّنْیَا الْمَرْءُ کَالْمَرْءِ الَّذِیْ تَمَتَّاعَ الْوَدَّیْنِ**
اَلْقَضَاءِیْنِ وَ حَتَّى تَمَتَّاعَ مَا سَلَّمَ مِنْ عِلَادِ بْنِ عَمْرٍو روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ دنیا پر خور واری اور جستن کی
 چیز جو اور دوزخ کی پونجی کی بجائے عورت ہے اور قضائی کی روایت میں ہے کہ خیر تملع الدنیا کے خیر ستا عمار جو طلبہ و نون عبارت
 ایک **و** حدیث ہے کہ عورت ہوا سے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہے کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہے جو اس کے خلاف
 مرضی نہیں کرتی کہ کو تنہا جاتی ہے اپنے آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہے تو مرد کی زندگی کا مخفی پس منی ہے جو شرعاً عزت و ثواب
 خوش سیرت و ہارساہ کندہ و درویش اپادشاہ اور اگر خدا خواستہ عورت کی بجائے نہونی تو مرد کی زندگی کا تنگ ہو گئی شع
 زن بد دوسرے مرد کو دے دینے عا لست و نزع او **و** حدیث ہے کہ **اَلْذِّیْ تَمَتَّاعَ الدُّنْیَا الْمَرْءُ کَالْمَرْءِ الَّذِیْ تَمَتَّاعَ الْوَدَّیْنِ**
اَلْقَضَاءِیْنِ وَ حَتَّى تَمَتَّاعَ مَا سَلَّمَ مِنْ عِلَادِ بْنِ عَمْرٍو روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ دنیا پر خور واری اور جستن کی
 چیز جو اور دوزخ کی پونجی کی بجائے عورت ہے اور قضائی کی روایت میں ہے کہ خیر تملع الدنیا کے خیر ستا عمار جو طلبہ و نون عبارت
 ایک **و** حدیث ہے کہ عورت ہوا سے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہے کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہے جو اس کے خلاف
 مرضی نہیں کرتی کہ کو تنہا جاتی ہے اپنے آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہے تو مرد کی زندگی کا مخفی پس منی ہے جو شرعاً عزت و ثواب
 خوش سیرت و ہارساہ کندہ و درویش اپادشاہ اور اگر خدا خواستہ عورت کی بجائے نہونی تو مرد کی زندگی کا تنگ ہو گئی شع
 زن بد دوسرے مرد کو دے دینے عا لست و نزع او **و** حدیث ہے کہ **اَلْذِّیْ تَمَتَّاعَ الدُّنْیَا الْمَرْءُ کَالْمَرْءِ الَّذِیْ تَمَتَّاعَ الْوَدَّیْنِ**
اَلْقَضَاءِیْنِ وَ حَتَّى تَمَتَّاعَ مَا سَلَّمَ مِنْ عِلَادِ بْنِ عَمْرٍو روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ دنیا پر خور واری اور جستن کی
 چیز جو اور دوزخ کی پونجی کی بجائے عورت ہے اور قضائی کی روایت میں ہے کہ خیر تملع الدنیا کے خیر ستا عمار جو طلبہ و نون عبارت

۱۳۸۴

۱۳۸۵

۱۳۸۶

۱۳۸۷

[illegible]

حضرت فرمایا کہ اسے پناہ میں آسمان پر چرب سجا رہے تھے کہ اسے تو آج و کجا آسمان پر چرب کا وعدہ ہوا یعنی نوٹ چھوٹ جاوے گا اور میں پناہ میں اپنے اصحاب کی چھوڑ دینا مار ہو گا تو اسے کا سیر صحابہ پر چرب کا وکو وعدہ ہوا یعنی انتہا پر پست گا اور سیر صحابہ پناہ میں میری امت کے چوبیس سیر اصحاب سجا رہے تھے تو آج و کجا سیری امت پر چرب کا وکو وعدہ ہوا یعنی خدا اور عبت عالم میں ظاہر ہوگی حضرت کی زندگی میں انتہا کا نام تھا چوبیس سیر ہوا حضرت صل ہو جائے حضرت کے بعد اصحاب میں اختلاف ہوا اول خلافت میں بعد اس کے بعض مسائل میں اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اولیٰ ریکت مسدا دینی اور بخت کا رواج ممکن تھا بعد یہاں سے مسدا شروع ہوا اور پسند حضرت کے بعد عالم گیر ہو گیا یہ حدیث مجزہ ہو کر کئی سے آئندہ بات کی ضروری دیا سی ہوا

۱۳۵۲

روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ وتری کی نماز ایک گت جو پچھلی رات حضرت امام شافعی نے نزدیک وتری کی ایک ہی گت ہو اور یہی حدیث اولیٰ وسیل ہو اور امام ظہر کے نزدیک وتری کی تین گتیں ہیں پناہ چترندی میں حدیث ہو علی مرتضیٰ تپستے کہ حضرت وتری کی تین گتیں پڑھتے تھے

ترندی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہے جو تھمیں اور عایشہ بن عباس بن ابوجاہ و تپستے اور جامع الاصول میں ہے اور سلم کی حضرت عایشہ تپستے روایت ہو کہ حضرت بعد تہجد تین گت وتری پڑھتے تھے اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ وتری تین گتیں تین جیسے غرب کی تین گتیں ہیں وہ رات کی وتر ہو اور غرب کی وتر تہجد وقت ہو کا آخر شب ہو جس کو اپنے جاننے پر اعتماد ہو عایشہ بن ابوجاہ نے اعتق بخاری اور سلم میں حضرت عایشہ تپستے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ آزادی کرنے کا حق اوی کا ہر تینے آزاد کیا

۱۳۵۳

یعنی تپستے نوٹ دی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھو کر مر جاوے تو اس کا وارث آزاد کرنے والا ہو

بوق ابو ہریرہ کہ ان کی کدالہ لقا راہ ولعاصر الحی بخاری اور سلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کا فرش لے کا ہو اور نہ ناکرے فک کو تھوپ یعنی اس کے کا مالک وہی ہو جس کے پیٹے اس اس کے کی باجو خواہ کچھ سے خواہ ملیتے اور اگر حرام کا دعویٰ کرے کہ اس کا سیر تپستے ہو تو اس کی قسمت میں تھوپ یعنی وہ مالک نہیں اور اگر حرام کیا

۱۳۵۵

بیابا ہو تو اس کو سگسا کر چاہیے

ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ جھوٹی قسم کا لا اور نہ س کے رواج کا سبب ہو اور کسے نقصان کا سبب ہو یعنی تجارت میں جھوٹی قسم کھانے سے سودا گر کو یہ احتمال ہوتا ہے کہ سیری بڑی خوب ہوگی حالانکہ جھوٹی قسم سے اس کی سودا گری میں فوٹا ہو کر خدا کی برکت کو دور کرے تاہو لوگ بھی اس کو جھوٹا جان کر اس سے خرید و فروخت نہ کرتے ہیں معلوم ہوا کہ سودا گری اور بیوپاری کی برکت سستی میں ہر خیر ابن عباس کی حدیث علی الحدیث بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو

۱۳۵۶

حضرت فرمایا کہ قسم دعا علیہ پر چھپے

حضرت فرمایا کہ قسم دعا علیہ پر چھپے دعا علیہ قسم اور صورت میں چوبیس کہ دعویٰ کو گواہ نہیں ہے ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہے یعنی قاضی نے جس طلب کی قسم کی وہی تھوپ کر قسم کھانے والا کہے کہ مینے قاضی کی نیت پر قسم نہیں کھائی مینے دلیں چھوڑا راو کر لیا تھا تو اس کے قول کا کچھ اعتبار نہیں لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البعدہ اعتبار نہ

۱۳۵۸

فصل الفصل میں محدثین میں ہر کسب یرکائی کی لفظ ہو

فصل الفصل میں محدثین میں ہر کسب یرکائی کی لفظ ہو

۱۳۶۳

مرعۃ بن عامر انکم یحبون ان یقروا کل یوم الی یطمان اولی العقیق فیا فی منہ یأفنین کوما وین
 فی غلظہ ولا یطعمہ رحمہم فکلنا یا رسول اللہ یحب ذلک قال اولا یفدوا احدکم
 الی المسجد یعلمو او یقرأ ایتین من کتاب اللہ خیر لہ من ثلث خیر من ثلث
 قال نعم خیر من اربع و من اعدا دھن من الاہل مسلم من غیرہن عامر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
 تم میں ایسا ہو کہ بیجا ہے کہ ہر ایک میں صبح کو یطمان یا عقیق کی طرف ہاتھ پھروا جس سے دو ٹمنیاں ٹپسے کوان الی ایمان لائو بغیر گنا
 اور نہ قطع برادری کے نہ فی جوہی اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق کا ماہو تویتنے کہنا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات سے
 چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا تو پھر یونین میں تم میں سے ہر ایک سجدہ کو بتاؤ کہ تم کو سکھلاؤ یا خود آیتین قرآن کی پڑھے یا تو
 حق میں تہجد پڑھو یا نوایون سے اور تین آیتین تہجد میں تین نوایون سے اور چھ فصل میں پانچ سے اور چھ فصل میں پانچ سے
 شرا نوایون کے ثواب سے ہر پانچ فصل میں پانچ سے اور چھ فصل میں پانچ سے یطمان اور عقیق میں سے
 دو کوس برومکان میں یا بازار لگتے تھے عمرہ مال عرب کے نزدیک اونٹ میں اسوا سطر او سکوا خاص کر ذکر کیا غلط
 یہ کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب نیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہو اسوا سطر کا آخرت کا ثواب باقی عبادت دنیا

۱۳۶۵

کافی من حرجا یأیکم یحب ان ھذا الہ یدہ ہم یقینی جد یا اساک میتنا فمتنا ولہ اחד یا ذیہ فقلوا
 ما یحب انہ لنا ینشی وما اصنع بہ قال یحبون انہ لکم قالوا واللہ لو کان حیثا کان عیبنا ذیہ
 انہ اساک فکف وکفی میت فقلوا اللہ الذی انیا اھون علی اللہ من ہذا علیکم وسلم من جابر
 سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ہم میں سے کون چاہتا ہو کہ یہ بھیڑ کا بچہ مودہ چھوئے گا ان الا اسوا کون میں سے پہلے
 سے پھر اسکا حضرت کان ابراہیم سے کہ ہم نہیں چاہتے کہ یہ بچہ کو فی جہزہ لے لے اور ہم کیا کرتے اسکو حضرت نے فرمایا کیا
 چاہتے ہو کہ یہ لکھو صحابہ نے لکھا اے نبی قسم اگر زندہ ہوتا تو ہمیں عیب تھا کہ اس کا نہایت جھوٹے میں ابوجہل کا زبانی ہو
 کہ ابومہن بن اسیر پھر حضرت نے فرمایا خدائی قسم کہ تم کو ضرر نہیاد کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہو فی یعنی اگر تم
 مرد اگر یہ بزرگ نہ ہو تو دنیا سے زیادہ تر گناہ کرو اسوا سطر کہ دنیا خد کے نزدیک مرد اس سے بھی زیادہ تر ذلیل اور خوار ہو

۱۳۶۶

ہایہ ہریرۃ ایکم یدکر حین طلع القمر وھو مثل شیئ حنفی قالہ لکما تذکر والککۃ
 القدیر عینک فاسلم من ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں اسکو یاد ہو وہ وقت جب کہ چاند نکلا تھا
 جیسے شمری کا گناہ یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب کہ اصحاب میں سے حضرت نے اسے بشارتیں دے کر اسے کلب ہو فی
 یعنی شب قدر آخر میں میں تمی جب کہ چاند باریک ہو گیا تھا غالب کہ ستائیسویں ان مراد پھر چاند اور حدیث میں یہ صنف مذکور ہو

۱۳۶۷

فصل فی فضل من یحییٰ من جنۃ میں جنکے سب پر ائی ہو خر انس ائی رجل عبد اللہ فی حقہ عینی
 عبد اللہ بن سلام قالہ للہو قد راسلناہ فقلوا اخیئنا و ابن خنیرنا و سیدنا و اباہ
 سیدنا قال ان انکم ان اسلم عبد اللہ قالو اعادہ اللہ من ذلک فخرج عبد اللہ فقال اشہد
 ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد ارسول اللہ فقلوا اشہدنا و ابن شہرنا و انتقلوا

فَعَالَ هَذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَخَارِي بَيْنَ أَيْدِيهِ رَوَيْتَ بِرَأْسِهِ عَنْهُ فَمَا يَكُنِي كَيْسُ خُصَمَائِهِ
 تَعْرِينَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ جَعَلَ فِي شَيْئِهِ كَيْسٌ يَوْمَئِذٍ كَمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ كَيْسٌ يَوْمَئِذٍ كَمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ كَيْسٌ يَوْمَئِذٍ كَمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ
 أَنْصَلَ كَيْسٌ يَوْمَئِذٍ كَمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ كَيْسٌ يَوْمَئِذٍ كَمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ كَيْسٌ يَوْمَئِذٍ كَمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ كَيْسٌ يَوْمَئِذٍ كَمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ
 اسباب سے بنا وہ ہیں جو پھر عبد اللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُكَ اَشْهَدُ
 یہ ہو کہ کما کہ شیخین میں نہایت بڑا اور بڑا کاہن اور انکو نہایت گھنا یا تو عبد اللہ بن سلام نے کہا اسی بات میں تین تاحیا یا رسول
ف عبد اللہ بن سلام میں سے یہود جو بڑے عالم تھے جبکہ مسلمان ہوئے تو حضرت نے کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہود بڑے
 مغربی ہیں مگر اسلام کے خلاف ہونے کے قبل یہ حال اونسے دریافت کیجئے تو یہ بتلاوینگے اور اگر بے جا نینگے کہ میں مسلمان ہوں تو مجھے
 بہتان نہ دینگے بعد اسکے عبد اللہ بن سکان میں پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہا اور حضرت نے یہود کو بلا کر عبد اللہ کا حال پوچھا اور انکو
 نے انکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ مسلمان ہوئے تو اسی وقت بدل گئے یہی بول رہا تھا کہ اپنے موافق کی تعریف کر
 میں اور جب کہ اونسے راہی اختیار کی تو فوراً اوپر طعن شروع کرنے لگتے ہیں **هَلْ لِي مِنْ حَبْلٍ كَيْسٌ اَيُّ وَادٍ هَذَا اَقْلُوْا**
وَادِي هَذَا ذَرْبِي قَالَ كَانِي اَنْظُرْ اِلَى مَوْسَى هَا بَطْنُ الشَّيْخَةِ وَلَهُ جَوَارِدُ اَللّٰهُ بِالتَّكْبِيَةِ تَوَدَّ اَنِي
عَلَى تَنْبِيَةِ هَرَسِي فَقَالَ اَيُّ تَنْبِيَةِ هَذِهِ قَالُوْا اَشْيَئَهُ هَرَسِي قَالَ كَانِي اَنْظُرْ اِلَى يُوْسُفَ بْنِ مَتَّى
عَلَى نَاقَةٍ حَمْرٍ اَجْعَدُ عَلَيْكَ جُبَّةً مِنْ صُوفٍ خَطَامٌ نَاقَتُهُ حُلْبَةٌ وَهُوَ يَلْبَسِي سَلَمٌ عَبْدَ اللَّهِ
 بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہو اصحاب نے کہا یہ ازرق نالا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ کون کھتا ہے
 موسیٰ کو کہ اوترتا ہے ٹیلے سے اور اسکی بلند آواز ہے خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللہ لم یسک یعنی اسکی رب میں سے حضرت
 حاضر ہوں پھر حضرت نے ہر شی ٹیلے پر سونہر یا کہ یہ کون ٹیلا ہو اصحاب نے کہا کہ یہ ہر شی ٹیلا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ کون کھتا ہے
 یونس بن مثنیٰ کو کہ اسی گنجان دین والی پر یونس پر پشیمین کا جتہ ہو اسکی اونٹنی کی کھیل مجھ کی جھال کی اور وہ بھی اللہ
 لبیک کہ رہا ہے **ف** حضرت نے حجۃ الوداع کے سال مکہ اور یثرب کی راہ میں فرمایا حضرت نے چال خواب میں دیکھا کہ انکی دو کھوکھلی
فصل میں فصل میں جو حدیثیں ہیں جنکے سرے پر ہند نام کا ہر ہر **ق** مَالِكُ بْنُ الْحَيَّةِ الطَّبِئِيُّ أَرْبَعًا
الطَّبِئِيُّ اربعہا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صحیح کی توچار کو تین میں چھٹا ہے
 کیا صحیح کی توچار کو تین میں چھٹا ہے **ف** صحیح مسلم میں عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے کہ نہانجھ کی قاست میں تو حضرت نے ایک مرد
 دیکھا کہ نماز پڑھتا ہے اور وزن اقامت کتابت حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صفت میں
 پڑھنا چاہیے اس حدیث کا راوی عبد اللہ بن مالک ہے اور مالک کی طرف نسبت اس میں کئی غلطی ہے **هَذَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْكَ مَوْلَانَا**
مَا الْغَنِيَّةُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُ لَوْ أَخَاكَ يَمَانِيكَ مَقِيلٌ أَوْ آيَةٌ إِنْ كَانَ فِي آخِرِي
مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا نَقُولُ فَقَدْ اِغْتَنَيْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا نَقُولُ فَقَدْ رَهَيْتَهُ
 مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہے کہ غیبت کیا چیز ہے جو اصحاب نے کہا خلا
 اسکا بیان یاد دترانا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اسکو برا لگے اسکا نام غیبت ہے لوگوں نے

۱۳۶۸

۱۳۶۹

۱۳۷۰

بہارِ نبوی

کہا بھلا فرماے تو اگر سرے بھالی میں سچ ہو ہی بات ہو سینے کی حضرت نے فرمایا اگر ترس بھالی میں ہی تحقیق ہو
جو تو نے کہا تھی تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر او میں نہ بات نہیں جو تو نے کہی پھر تو نے اس پر بہتان باندھا
یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت پر اور اگر جو سچی بات ہو تو اس کا نام بہتان ہو خلاصہ مطلب یہ کہ جس چیز کو آدمی تکبر پر مانے
وہی غیبت ہو خواہ اس کے نسب کا نقصان ہو خواہ جان کا خواہ اس کے قول اور فعل کا خواہ اس کے دین کا خواہ اس کی غیبت
زبان سے کرے خواہ اس کے کہ یہ سب حرام ہو لیکن ظالم کی غیبت ظالم کے روبرو اور فاسق کی جو بے پردہ گمان کرنا ہوا
ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا ہوا چہرہ تو درست رہا ابو ہریرہؓ کہ اَتَدْرُونَ مَا هَذَا اَلَّذِي اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ

۱۳۵۱

اَعْلَمُ قَالَ هَذَا حَقٌّ رُبَّمَا فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرَفًا يَقُفُّوْا يَحْكُمُوْنِي فِي النَّارِ الْاَثَلِ
حَتّٰى اَنْتَحِيَ اِلَيَّ فَرَفَا فَاَلَمْ تَسْمَعْ وَجِبَّةً سَلِمَ مِنْ ابُوْهَرِيْرَةَ رَوَيْتَ هُوَ كَرَضْتَ فَرَفَا كَرَضَ
تم جانتے ہو کہ یہ کیا تھا مجھے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ تر دانا ہو حضرت نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دو رخ میں تیرے سر پہ چھ لگایا
سو دو رخ میں ایک اور تیرا جاتا تھا یہاں تک کہ اس کی تین ہونچ لگایا یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب ایک دھماکا سننا
ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ ہم حجاب حضرت کی خدمت میں حاضر تھے کہ تنہا ایک ایسی آرمی جیسے کوئی چیز اور سے پہنچ لگائی یہ حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دو رخ کی چوٹی سے تین تیرے سر کی راہ ہو رہا آؤں میرا اَتَدْرُونَ مِنَ الْمُفْلِسِ قَالُوا
الْمُفْلِسُ فَيَدْنَا مَنْ لَا دِيْنَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مَنْ لَا يَتَّقِيْهِمْ يَأْتِيْهِمْ يَوْمَ الْوَيْلَةِ يَصْلُوْنَ
وَصِيَامًا وَرُكُوْعًا وَيَأْتِيْهِمْ شَرٌّ هَذَا وَقَدْ هَذَا وَاَكَلَ مَا لِهَذَا وَاسْعَكَ دَمَ هَذَا
فَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ
اَنْ يَقْنَطَ مَا عَلَيْهِ اِخْذَ مِنْ حَطَايَا هُمْ فَطَرَحَتْ عَلَيْهِ لَمْ يُطْعَمْ فِي النَّارِ سَلِمَ مِنْ ابُوْهَرِيْرَةَ
روایت یہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے وہ حجاب نے کہا کہ ہم میں مفلس ہو جس کے پاس نہ ہو نہ اسباب
حضرت نے فرمایا کہ البتہ میری بات سے حقیقت میں مفلس ہو جو قیامت کے دن آئے نماز اور روزہ اور زکوٰۃ لیا کو حال نکلا اور سکو گالی دیا
اور او کو ہر کام کی کا عیب لگا یا اور اس کا مال کھا گیا اور اس کی خور و پزی کی اور اس کو مارا اور اس کو لپیٹا اسے اس ظلم کو دلا یا جاوگا
اور اسے دوسرے ظلم کو دلا یا جاوگا سو اگر قصور اس کو کے قبل اس کی نیکیاں ہو چکیں تو ان کو غلطیوں کے گناہ لیے جاو گئے
سو اس ظلم پر پڑے جاو گئے مجھوہ دو رخ میں لڑا اور جاوگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیاں حق العباد کے
بے جاویں گی اور اگر نیکیاں کم ہوئیں اور لوگوں کے حق زیادہ تو ان کو گناہ ظالم کی گردن پڑے جاو گئے تو جب نیکیاں جمیں گے
اور لوگوں کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت میں ہی شخص آخر تک مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا میں نہایت مالدار ہو اس حدیث میں اشارہ ہے
کہ مسلمان حق العباد اور ظالم سے ڈرتا ہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر بھولے آخر عمر اَتَدْرُونَ مَنِ
السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاَنَّهُ جِبْرِيلُ اَنَّا كُنْهُ لِيَعْلَمَكُمْ دِيْنََكُمْ بِنَارِيْهِمْ فَرَفَا
نفس روایت یہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی ماننا ہے کہ یہ جو چھنے والا کون ہے سینے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ
دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ جبریل تھا تمہارے پاس آیا کہ تم کو تمہارا دین سکھا دے اس حدیث کا پورا تفصیلی باب

۱۳۵۲

۱۳۵۳

اختیار میں نہیں اگر اس کا بھی حساب ہوا تو ہمارا کہیں ٹھکانا نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدلیٰ کو بوجھ کر لاؤ گے
 کہ اپنے مالک کے حکم میں نہ کرارے بلکہ تم جو بھی مان لو لیکن خدا نے مغفرت مانگو کہ تم پر آسانی کرے پھر صحابہ نے حضرت سے بوجھ کر فرمایا
 کہ اسے کیا ہو گا تو یہ کیا تویری کہ حق تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اوسے قدر جسے اس کو اختیار ہو یعنی اپنے خیالات پر
 خطرات پر یہ نہیں نفسیہ مدارک میں لکھا ہو کہ سب علماء کا یہی مذہب ہو کہ خطرات پر مواخذہ نہیں لیکن غم پر مواخذہ ہو غم اوس
 ادا کے کہتے ہیں جدل میں جھگڑا ہوا اور میں چکا ہو خواہ اس کے ستمہ آؤ یٰ دین ان تدخلی الشیطان بیننا الخ
 ۱۳۷۷
 اللہ منہ قال لا ہرما فجاءت شعیباً ثم سلمت علیہ السلام علی انی سلمتہ بخاری میں حضرت ام سلمہ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ شیطان کو اس گھر میں داخل کرے جس سے خدا نے اس کو نکالا اور حضرت نے اس سے منع فرمایا
 جوابی ملکہ کی موت پر ام سلمہ کو روئے آئی ف حضرت ام سلمہ نے اول خداوند کا نام لیا بی طہرۃ تجاہی و مگر نے تب کوئی عورت کو روئے
 آئی کہ حضرت نے حدیث فرمائی یعنی ایمان کی کثرت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا ہی اب نہ تو اسے میتھ سے شیطان کو پسند گھر میں
 نہ داخل اور جس سے مسلمان علوم کا گرنے پھینکے کے واسطے محفل کرنا شیطان کا کام ہی صیبت میں مہربان ہے کہ ملے ماسے عجیب
 عایشہ ان یزیدین ان تو کھجی لی رفاعہ لا حتی تدق عسیلک ویدق عسیلک قال لا ہرما
 ۱۳۷۸
 رفاعہ الفرخی وقد طلعتہا نلتنا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ
 رفاعہ کے کھجک میں پھر لپٹ جاوے نہیں درست ہے جب تک کہ تو اس کو دوسرے خاوند کا شہ نہ لکھے اور دوسرا شہ نہ لکھے یعنی بدون
 صحت کے اول خداوند سے صحیح نہیں درست ہے حضرت نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اس کو تین باطلان ہی صحیح
 رفاعہ کی عورت حضرت باس آئی او کہنے لگی کہ حضرت میرے خاوند مجھ کو تین طلاق دیسوی میں عبد الرحمن بن بکر سے نکاح کیا
 تو بیٹھا و سکو ایسا پایا جیسے پڑے کا کھونٹا یعنی نام ہی تو حضرت سے سکر لے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد
 اول خداوند سے نکاح نہیں درست ہے نہ تک کہ دوسرا خاوند اس سے صحیح نہ کر چکے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا
 ۱۳۷۹
 قال ابن کثیر من یزیدین ہذا لیس فیہ من سعد بن معاذ فی الجحدۃ خیر و منہا
 والکین بخاری اور مسلم میں برابر بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جب کہ تہواں ریشمی قبائلی نرمی سے البتہ
 بہشت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہیں ف ایک نصرانی بادشاہ نے حضرت کو ریشمی قمیض بھیجی وہاں
 او کی عسکی اور نرمی دیکھ کر تعجب کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا کا نفس اسباب لائق نہیں کہ اوس کی خواہش بھیجے
 آخرت کی عسکی طلب کرو اس واسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ٹھہرا تو وہاں کی قبا کو خدا ہی چاہے کیسی عمدہ ہوگی
 ۱۳۸۰
 قال ابو بکر انک لانت لان کان اسلم وغفار و مزینہ و جھینہ خیر من نبی یمیم و نبی عاکس
 و اسد و غطفان اخا بنو اصرہ قال نعم قال فی الذی فی نفسی بینہما اھما خیر و ہم قالہ
 لا لا شیع بن حاکم حین قال لیس باکک سکران الحیحیح من اسلم وغفار و مزینہ
 و جھینہ بخاری اور مسلم میں ابو بکر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر قوم اسلم اور قوم غفار
 اور قوم مزینہ اور قوم جھینہ بہتر ہوں ہی نہیں کہ کی قوم سے اور بنی حاکم اور اسد و غطفان ان کی قوم سے تو کیا ان کو نقصان اور

فصلی
در حدیث

۱۳۷۷
۱۳۷۸
۱۳۷۹
۱۳۸۰

تو آپ اے افرع نے کہا کہ ان حضرت نے فرمایا تو قسم ہوا اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں ہیری جان ہو کہ وہی قوم منی سلمیٰ ہو
 بہتر ہیں ان قوموں سے یعنی بنی تمیم وغیرہ سے یہ حضرت نے افرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اوسنے حضرت سے یوں کہا تھا
 کہ تجھے تو حاصیون جو قون نے بیعت کی تھی بنی سلمیٰ اور غفار اور ذریہ اور جبینہ نے ف سلم اور غفار اور ذریہ اور جبینہ
 کی قوم کے کی راہ میں تھی عرب میں کم ذات تھی اور کفر کی حالت میں حاصیون کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور
 اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سواول سلم وغیرہ مسلمان ہوئے تو افرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہوئے کے وقت
 حضرت پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتا اگا اور قوم سلم کی حقارت شروع کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حد کہ نزدیک ہی ہو کہ
 جو دین پر چلے اگرچہ ذات کا کینہ ہو سرداری اور شرف اتی بدوئی بیاری کے کچھ حقیقت نہیں مگر شہدہ عشق شہد کی برب
 کن چاہی ہو کہ دین اذلان ابن فلان خیر نیست **ق** اَللّٰهُ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الْقَمَرَ بِمَوْجِئِهِ اَوْ مَنَعَ اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ مَالًا اَوْ يَخْلُقَ
 بجاری اور سلم میں اس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا بھلا بتلا تو کہ اگر خدا روئے کہ بچل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے
 مال کو حلال کر لیا **ف** اس حدیث کا قصہ جیسے باب میں پہنچا کہ حضرت نے بچے بچل کے بچنے سے منع کیا یعنی قرآن مجید کے
 اگرچہ بجاؤ تو شہرستی قیمت لینا کہو کر حلال ہو گا **خ** اَمَّا مَنَعُ اَرَاَيْتَ حَتَّىٰ خَرَجْتَ مِنْ بَيْنَتِكَ اَللّٰهُ
 قَدْ تَوَصَّاتُ فَاَحْسَنَتُ الْوَصْفَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَمْ يَشْهَدْتَ الصَّلَاةَ وَهَذَا قَالَ نَعَمْ
 يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَاكَ حَدَّثَكَ اَوْ ذُنُوبَكَ بِنَارِي مِّنْ اَبُو اسامہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
 بھلا بتلا تو جب کہ تولیے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہیں کیا تھا اوسے کہا کہ درست ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا بھلا
 ہمارے ساتھ نماز میں حاضر ہوا اوسنے کہا یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا سو غرض ہے تیری حدیث بنی یاقون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا
ف ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے گناہ حد کے لائق کیا مجھ پر حد ہو چکی ہے تو حضرت نے فرمایا کہ گناہ ہو چھ حضرت
 نماز میں غول ہو ہو شخص بھی نماز میں شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھ پر حد ہو چکی ہے تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 شاید کہ اوس گناہ کو صغیرہ تھا جسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت میں صاف آیا ہے اسی اسطے حضرت نے اوسکی مغفرت
 جماعت پڑھنے سے فرمائی اوسا سطرہ صغیرہ گناہ عبادت سے معاف ہو جاتا ہے میں اور حضرت نے اسو سطرہ اوس سے نہ پوچھا
 کہ یہ کام کا نقص نہ زمین اور اگر وہ اپنے گناہ کو مکمل کر بتلا تا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت غم و رادہ پہ چہ مارتے **ق**
 اِنْ مَرَرْتَ اَوْ تَرَيْتَ اَوْ لَيْسَتْ لَكُمْ فَاَنْتُمْ لَكُمْ هَذِهِ اَنْتُمْ رَأْسُ مَا تَفْتَنُونَ فَيَنْهَىٰ كَايِبُكَ وَمَنْ هُوَ عَلَىٰ ظَهْرٍ اَوْ اَدْنَىٰ
 ۱۳۸۳
 بخاری اور سلم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال کو سوال اللہ
 حال تو یوں ہو کہ اس بات سے سو برس کے سرے تک جد آدمی زمین پر ہو کوئی نہ باقی رہے گا **ف** عبداللہ بن عمر سے روایت ہو
 کہ حضرت نے آخر عمر میں جو عشا کی نماز پڑھائی پھر حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اسوقت میں کسی کی عمر نہ ہوگی اسطے حدیث کا
 یہ کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہو اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہو کہ حضرت نے جانا تھا کہ یہ کہ اپنے
 جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعویٰ کہیں گے جسے کہ ہندوستان میں لکھی سو برس کے بعد باہر تین حضرت کی صحبت کا دعویٰ کرتا تھا
 سوا اس حدیث سے اوس کا دعویٰ غلط ہو گیا اسو سطرہ کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگ سو برس کے اندر ہو چکے **ق** اِنْ تَعْبَأْنِ اَرْبَعًا

۱۳۸۱

۱۳۸۲

۱۳۸۳

۱۳۸۴

لو كان على ابيك دين فقتله او كان على ابيك دين فقتله قال فقتلوني عن ابيك بخاري اور مسلم بين
عبد الصمد بن عباس بنسے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم لو اگر تیری ماں پر قرض ملتا تو اس کو لو ادا کرتی بھلا اس کے اوپر
ادا ہوتا اس عورت کے کہ ماں کا ماں ادا ہو جائے حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھ اپنی ماں کی طرف سے ایک عورت حضرت نے کہا
یا رسول اللہ میری ماں گئی اور اوپر قرض رکھتے تھے اگر میں روک دوں کہوں تو اس کی طرف سے ادا ہوں گے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوچھا
کہ جس طرح بھلا کہ قرض ادا ہو جائے وارث کے ادا کر سنے ویسے ہی خدا کا بھی قرض ادا ہو جائے اور یہی مذہب ہوا سنی کا اور ہا
امام کہتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ ہر روز کے لئے ایک سبکدوش کو کھانا کھلاؤ چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہے کہ جو
مرحوم اور اوپر ہر روز کے ہوں تو اس کا وارث اس کی طرف سے سبکدوش کو کھلائے اور دوسری وجہ یہ کہ زندگی میں کیسے چلے روزہ رکھنا
تو درست نہیں اسی طرح بعد میں کہ بھی ق ائو ہر روز کا ایک سبکدوش کو ان فقہاء کے لیے ایک سبکدوش کے لیے منہ کل
یوم خمس مرات هل یقی من درہ شی قالوا لا یقی من درہ شی قال فذلک مثل الصلوات
انتم یسبحون اللہ یقولون الخ طایا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لو کہ اگر تم میں کیسے دو روزہ
پر تری ہو کہ وہ اوپر سے ہر روز باجی بارہ رکعت لکھو اور اس کا پچھلے باقی رہ گیا احباب کے کہنا کہ چلو اسے میل سے نہ باقی رہ گیا حضرت نے فرمایا
کہ یہ مال ہی باجی نمازوں کا کہ اس کے سب سے حق تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہوں یعنی جیسے ہر روز باجی وقت نہانے سے ہر
میل نہیں ہوتا اسی طرح جگہ نماز سے گناہ نہیں بہتے لیکن ہر روز باجی وقت سے میل نہیں چھوڑنا ممان کا ملنا اور مانجنا بھی ضرور
اسی طرح نماز میں بھی حضور نبی اور اپنے رب کے رو بہ رو گناہوں کو مٹا دیتا ہے تاکہ گناہوں کا میل دل سے جھٹک جائے
ارکعت رکعتین قال لا قال فقولوا کہ ما و یروى فم قال کع رکعتین و یقولوا کہ ما قال لا یسئل
یا لفظ کانی حدیث جائے یوم الجمعة وهو قاعد على السجود فبعد سبکدوش قبل ان یصلی بخاری
اور مسلم میں جابر بنسے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا دو رکعتیں پڑھ چکا ہو یعنی تحیۃ المسبح کی اس سے کہنا کہ نہی حضرت
نے فرمایا کہ اوٹھ اور اڑو تو پھلے اور دوسری روایت یوں ہے کہ اوٹھو دو رکعتیں پڑھو اور ان میں نہی حضرت نے فرمایا کہ
یہ حضرت نے سبکدوش غلطی سے فرمایا جب کہ وہ جمعہ کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سبکدوش میٹھ گیا بدون تحیۃ
پڑھو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت بھی تحیۃ المسبح پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہوا امام شافعی کا اور امام غزالی
کے نزدیک خطبہ کے وقت تحیۃ المسبح نہیں درست اس واسطے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو کھلا تو نماز
اور کلام نہیں چھوڑا ائو ہر روز کا صدقہ ذوالمید بن بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا
ذوالمید بن سبکدوش پڑھنا صحیح میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے سبکدوش نماز پڑھائی اور وہی رکعت بعد سلام
پھر کہ اوٹھ کر سبکدوش جماعت میں صلیب اور فاروقی بھی تھے مگر عرب کلام نہ کر کے جماعت میں ایک شخص تھا فاروق نام وہ
لفظ ذوالمید بن تھا اس واسطے کہ اس کے ہاتھ لنبے تھے اس نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کو گئی یا آپ بھول گئے حضرت نے
فرمایا یہ کچھ بھی نہیں یعنی نہ نماز نہ کوئی زمین بھولا ہوں اس نے کہا کچھ تو ضرور ہوا یا نماز نہ کوئی یا آپ بھولے ہیں تب
حضرت نے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی ذوالمید بن کیا کچھ مکتا ہی اصحاب نے کہا کہ ماں کا پھر حضرت کے گھر

۱۳۸۵

فصل فی بیان
از نماز پڑھنا

۱۳۸۶

۱۳۸۷

فصل فی بیان
از نماز پڑھنا

۱۳۹۷

اور جو بہشت کی پرواز کے لئے اور دفع سے نکلے وہ جہاں سو کرے ہر ذی بن حارلہ یا بھٹی الکاحد کھو کھو
 الشہداء الذی یأتی شہادۃ فیکل ان یشاکھا مسلم من زید بن خالد بنی سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ ما بین
 بملکوں ہو کر گواہ کو بہتر گواہ وہ جو کوئی چھٹے سے پہلے گواہی دیوے ف بے گواہی مانگے گواہی دینا اس صورت
 میں افضل جو اس کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو اور بدو اس کی گواہی کے سیک کا حق تلف ہو تا ہو اس واسطے کہ بے ضرورت جاتا
 میں قبل طلب کے گواہی دینا وینداری کی بات نہیں چنانچہ ان کی ہدایت میں اور حدیث میں آیا ہو کہ میرے بعد دو لوگ یہاں
 جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہو ق ابو ذر و ذی اللہ کئی الکاحد کھو کھو عن النضر الثقفی اما احدہما فادعی
 الی اللہ فادوا اللہ واما الآخر فاستغیا فاستغیا اللہ منہ واما الآخر فاعرض فاعرض اللہ عنہ
 بخاری اور مسلم میں ابو ذر سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ ما بین من ہر دینا ہوں تیون شخص کی سوا وہ من ایک تو خدا کی طرف
 رجوع کی تو خدا نے اس کو نگہ دی اور دوسرے تو شر یا تو خدا بھی اسے شر یا یعنی اس کو اپنے غضب سے بچا یا اور تیسرے تو توبہ
 موٹا تو خدا نے بھی اسے اعراض کیا ف بخاری میں ابو ذر سے پوری روایت ہو کہ حضرت مسجد میں بیٹھے تھے اور حضرت
 کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سوا وہ من سے ایک تو بیٹ گیا اور دوسرے آگے آئے سوا وہ من سے ایک حلقہ میں کچا خیال پایا
 سوا وہ من بیٹھ گیا اور دوسرے بیٹھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت پائی تب یہ حدیث فرمائی یعنی جو اند مجلس میں بیٹھا
 حکم خدا پرانے کرے کو سوچا اس کی کوشتش قبول کی اور دوسرے اندر آنے سے شرم یا تو خدا اس کو مذات بچا یا اس کو کہ وہ چند
 حضرت و دربار لیکن مجلس میں شریک نہ ہا اور تیسرے نے لائق جگہ نہ کی تو غور کے سبب چلا گیا اس واسطے غضب آتی میں گرفتار ہوا
 معلوم ہوا کہ علم اور خط کی مجلس میں قریب ہونا نہایت افضل ہو اور وہ بیٹھنا ہر چند جائز ہو لیکن ثواب میں کمتر ہو اور ماں سے
 جا کر آنا گناہ ہو ہر اؤہم یروہ الا اذ لکم علی ما یفتو اللہ یا و یقع یا اللہ رجأت قالوا بلی
 یا رسول اللہ قال استباغ الوضوء فی المسکریۃ و کثرۃ الخطل الی المساجد و انتظار الصلاۃ
 بعد الصلاۃ فذل لکم الی باط مسلم ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا ماں میں بتا ماں کو وہ چیز جس کے
 سبب خدا گناہوں کو مٹا دے اور جہ بند کرے صحابہ کما ماں یا رسول اللہ یہ تضرع و تبتلایے حضرت فرمایا کہ بول
 و غلو کرنا سخت قوتوں میں اور کثرت آمد و رفت مسجدوں کی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد تحقیق میں
 یہی عذر باط ہو ف رابطا اس کو کہتے ہیں کہ دار الاسلام کی حد یہ جہاد فی ہوا و گھوڑے یا نہی جاوین تاکہ کافروں کا
 لشکر نہ آنے پائے سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی جہاد ہیں کہ شیطان کے لشکر کو مکتے ہیں سخت و قوتوں میں پورا و غلو کرنا
 نہایت سہی میں یا بیماری میں جہی طرح تین بار اعضا کو دھونا یا اگر ان قیمت بانی ہو لیکن و غلو کرنا سخت آمد و رفت مسجد میں یعنی
 پیچھا کرنا کے واسطے انہما اتر نماز کا انتظار کرنا یعنی مسجد میں نہا عصر تک کے مغرب کے واسطے بیٹھنا ق اکثرتہ الکاحد کھو کھو
 یمن سکتھنی منہ المکلف الذی یعنی عثمان بن عفان بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا
 ماں میں شرمناک جس فرشتے نے تین یعنی عثمان بن عفان سے دوسرے ماں میں اس کا قصہ ہو چکا کہ حضرت پندلی کی کوٹ
 صدیق اور فاطمہ کی رو بروئے تھے اور حضرت عثمان نے تو حضرت پندلی پر کپڑا ڈال لیا حضرت سے اس کا سبب پوچھا

۱۳۹۸

۱۳۹۹

۱۴۰۰

مسند ابی یوسف
 ابی یوسف
 ابی یوسف
 ابی یوسف

۱۳۰۶

مکمل کرنا جو تیر اندازی جو تیر اندازی کا واسطے حکم ہوا کہ دور کا بھاری بان اور بندوق اور توپ بھی تیر اندازی میں داخل ہو
 واسطے کہ تیر کی طرح اوکھی بھی مار دوسق السعول بن مخرمہ ما الا ان بنی ہشام بن المغيرة استأذنوا في ان
 يمشوا في بني عكرمة بن ابي طالب فلا اذن لهم ثم لا اذن لهم ثم لا اذن لهم الا ان محب بن ابي طالب
 ان يطلق ابنتي ويبيحهن لهما ابنتي بفضة مائتي بريد يبي ما راها كادوني ذنبي ما اذها ساعى
 اور سلم بن مخرمہ سے روایت ہر حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام میں خیر کی اولاد مجھے اسکی اجازت ملے گی
 کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب سے نکاح کر دیوں میں انکو اجازت نہیں دیتا بھر بھی میں انکو اجازت نہیں دیتا بھر بھی میں انکو اجازت
 نہیں دیتا مگر کہ اپنی طالب کا بیٹا بیچے کہ میری بیٹی کو طلاق دے اور اوکھی بیٹی سے نکاح کر لے سو میری بیٹی تو میرے بدلے
 ایک کراہی ہو چکی وہی چیز میری بیٹی کو جو اسکو رنج دیتی ہو اور مجھ کو تکلیف دیتی ہو جو اسکو تکلیف دیتی ہو ف علی مرتضیٰ جو اہل
 بن ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہرا سے حضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگوں کو یہ گمان ہو کہ حضرت بنی ہشام سے
 عقد نہیں کرتے اور علی مرتضیٰ باجول کی بیٹی سے نکاح کرتے ہیں ترجمہ اٹھ اور خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی میر علی مرتضیٰ نے اوسکا
 نکاح حقون کر دیا اگر کوئی کہے کہ شرح میں جو نکاح مد کو درست ہیں پھر حضرت کیوں منع کیا اوسکا جواب یہ کہ حضرت صلح حدیبیہ کے
 حضرت کو اختیار تھا کہ اسکو نہ کریں واسطے کہ حضرت سے خلافت منیٰ کرا شریعہ میں درست نہیں اور دوسری وجہ یہ کہ جیسے نبی کی کے
 ہوتے تو بی سے نکاح نہیں اوس طرح جمعیہ اسکی بیٹی کے ہوتے عدو اسکی بیٹی سے نکاح جائز نہ ہوا فاطمہ الا محمد بن
 ان یقولن سیدۃ النساء العالمین اوسیدۃ النساء ہذا کا امتہ قالہا نکاح جاری اور سلم بن فاطمہ زہرا
 سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کیا رضی اس سے نہیں یعنی کہ تو مسلمانوں کی عورتوں کی سردار بنے یا یوں فرمایا اس مست کی
 عورتوں کی سردار ہو کہ حضرت نے فاطمہ زہرا سے فرمایا ف مصلحہ میں حضرت نے شریعت سے روایت ہو کہ ہم حضرت کی بیٹی باج حضرت کے
 پاس میں جمع کئے فاطمہ زہرا کے نکاح حضرت نے فرمایا میری بیٹی میرا ہے اور اسے سرگوشی یعنی کان میں بات کی تو فاطمہ
 نہایت سوگندیں جسے سے انکو نکاح نہ کیا تو دوسری بار سرگوشی کی پھر وہی منسنے لگیں یعنی پوچھا کہ حضرت نے سے کیا سرگوشی کی
 فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا جید تو میں نہیں ظاہر کہ سکتی پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو سینے فاطمہ زہرا سے کہا کہ میرا حق جو میرا ہو وہی
 مکمل ہو میری ہوں کہ اوس سرگوشی کا حال مجھے بتلاؤ فاطمہ زہرا نے کہا ان ابوبکر نے ضایقہ نہیں دل باج حضرت نے مجھے سرگوشی کی تھی تو
 یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھے جبریل ابجاء قرآن کا دور کرتے تھے اور ابلی سال دو بار دو کیا سو مجھ کو معلوم ہوتا میری موت
 قریب ہو واسطے میں رو لگتی تھی پھر دوسری باج حضرت نے میرے کان میں کہا کہ میرا بعد میرا اہل بیت فوہی پہلے میری خدائے دینی سے
 اور میرے بعد میری تیرا بہرہ پیشوا ہوں اور کیا تو اسے رضی نہیں یعنی کہ بہشتی عورتوں کی سردار ہو کہ یوں فرمایا کہ مسلمانوں کی
 عورتوں کی سردار ہو اس سے یہی حد فضیلت فاطمہ زہرا کی ثابت ہوئی ق ابق معی الا شیعہ ممن ان الله لا
 یحب بدیع العین ولا یحزن القلب ولکن یحب ذل آوین حکم بخاری اور سلم بن عبداللہ بن عمر
 سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم نہیں سنتے ہو کہ اللہ عزوجل کے آسمان سے اور دل کے غم سے غلاب نہیں کرتا لیکن
 غلاب کے سبب دینی زبان کرتا میرا میرا ف مصلحہ میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے

۱۳۰۷

۱۳۰۸

عن ابن عباس
 علیہ السلام

۱۴۳۱

فصل
در
توضیح
و
تفسیر
و
تجلی
و
تجلی

۱۴۳۲

۱۴۳۳

۱۴۳۴

۱۴۳۵

کہینایت خطبات ہر اسو اسے کہ حضرت زیادہ خدا رسیدہ کون جسکو عبادت کی حاجت نہ ہو عنہ اللہ بن جعفر
 بن ابی طالب ا فلا تنقی اللہ فی ہذا البعیدۃ الی ملکک اللہ ایاہا فایکھ یسئلوا الی انک یحییہ
 وکذہ **فصل** در بیان فضل حضرت علیؓ کہ فرمایا کہ اذ اذینہ وچل فلکما راہ مجرہ و ذکر
 عینہ کہ مسلم بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا تو کیا حد سے نہیں گذرا اس جانور یعنی اونٹ
 متعدی میں جسکو حد نے تیری ملکیت میں یا ہر سوا البتہ وہ اونٹ تو مجھے ملکہ کرنا ہے کہ تو اسکو کچھ کھا رکھتا ہو اور ہمیشہ اس سے
 محنت لیتا ہے حضرت نے ایک نصاریٰ مرد سے کہا کہ حضرت اسکا حلقہ والے باغ میں گئے تو دیوان کیا اونٹ تھا جاہل دوس اونٹ
 حضرت کو دیکھا تو اسنے آواز کی اور اسکی دونوں آنکھوں آنسو بہے **ف** جب اونٹ رویا تو حضرت نے ہر سے اوپر ہاتھ پھیر
 او پوچھا کہ کیا اونٹ ہر تب نصاریٰ سے کہا کہ میرا ہر جسے تیرے یہ حد نہ فرمائی یہ حدت عجز ہے کہ جانور بھی حضرت کو چھاتے تھے
 سعد بن ابی وقاص نے بیان جانور دن پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہے جو رحم کرے وہ گنہگار ہے خدا کے لائق **ف** انس افلا
 تخرجون مع اعدائنا فی اربلہ فتصیبون من اولہا واولہا قالہ کذبت عن عجل او عنینہ بخاری اور سلم
 میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہیں نکلتے ہاں چلنے والے کے ساتھ اسکو اونٹوں میں بیٹھانے پریشا
 اور دودھ کو پیٹنے کو کھلنا تو ہمہ نہ کہ چند لوگوں نے فرمایا **ف** اسکا آدمی اور قوم کے مینے میں ہاں پہنچا تو کو بلند تھا حضرت نے اونٹ
 چلنے پر سے ہاتھ اٹھوا کر انکو چلنے والے کے ساتھ بھیجا جب اونٹوں کو پیشا بارود دھیر چلنے سے چلنے والے کو مارنے اونٹوں کو پیچھے
 پر حضرت پاس پڑا کہ حضرت نے اونکے ہاتھ بانٹھ کر انکو لے کر انکو ہرین سلامیاں بھجوائیں اور انکو میدان میں لے کر پاس مارے گئے
فصل اس فصل میں ہر حد میں ہر جسے سر پر ہر اور او **ف** انس الکیس الذی امشاہ علی رجلک فی
 الدنيا کا ذکر اعلیٰ ان تمشیہ علی دھیم یوم القیمۃ بخاری اور سلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسے
 او کو دنیا میں اسکو دونوں بانوں پر چلا کیا وہ قادر نہیں اس پر قیاس کے دن او اسکو اسکو مرنے کے بل چلا **ف**
 ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن میں فرمایا کہ تو قیاس میں کا فر مرنے کے بل چلے کیس طرح سے ہو سکیگا کہ حضرت نے یہ حدت فرمائی
 یہی جسے بانوں میں چلنے کی طاقت دینی مومن میں بھی ہے سکتا ہے یعنی خدا کے گے شبکے میں ہر آسان ہر **ف** انس الکیس
 یشہد ان لا الہ الا اللہ واتی رسول اللہ یعنی مالک بن الدخیم قالوا انہ یقول ذلک دما موفی
 قلبہ قال لا یشہد احد انہ لا الہ الا اللہ واتی رسول اللہ فیکحل التار او ظلعہ بخاری
 اور سلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ اسکو گواہی نہیں دیتا کہ سولے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور اسکی
 میں خدا کا رسول ہوں اور اس مالک بن دھیم ہر صاحبے کہا وہ تو یہ کہتا ہے لیکن اسکو دل میں اسکا اعتقاد نہیں ہے یعنی منافق
 حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں ہے الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیکھ دو رخ میں بیٹھے یا ہوں فرمایا کہ اسکو دو رخ چھو
ف حضرت کے صحابہ منافقوں کا ذکر کرتے تھے کہ زیادہ تر منافق کی نسبت مالک بن دھیم کی طرف تھی کہ حضرت نے یہ حدت فرمائی
 یعنی جسے تیرا دوسرے رسالت کی گواہی ہی وہ ہستی مسلمان ہو اور اگر اسکو دل میں اسکا اعتقاد نہ ہو گا تو خدا اسکو سچو لگا چھو اسکی
 فتنش کچھ ہر نہیں ہو گا پھر اسکو **ف** انس افلا تخرجون مع اعدائنا فی اربلہ فتصیبون من اولہا واولہا قالہ کذبت عن عجل او عنینہ بخاری
 وکذہ **فصل** در بیان فضل حضرت علیؓ کہ فرمایا کہ اذ اذینہ وچل فلکما راہ مجرہ و ذکر

صَدَقَهُ وَبِئْسَ تَكْلِيْفٌ صَدَقَهُ وَبِئْسَ تَكْلِيْفٌ صَدَقَهُ وَبِئْسَ تَكْلِيْفٌ صَدَقَهُ وَبِئْسَ تَكْلِيْفٌ
صَدَقَهُ وَبِئْسَ تَكْلِيْفٌ صَدَقَهُ وَبِئْسَ تَكْلِيْفٌ صَدَقَهُ وَبِئْسَ تَكْلِيْفٌ صَدَقَهُ وَبِئْسَ تَكْلِيْفٌ
يَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ لَكَانَ عَلَيْكَ فِيهَا وَدُرٌّ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا
فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ **سَأَلَهُ لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ** قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّشُورِ
يَا أَجْوَادَ يَصْلُحُونَ كَمَا تَصْلُحُ وَيَصُومُ مَعَانٍ كَمَا تَصُومُ وَيَصَدَّقُ قَوْمًا يَفْعَلُونَ أَمْوَالَهُمْ سَلِمَ الْبُخْرُ
مِنْهُ رَوَايَتُ هَذِهِ حَضْرَتِ بْنِ فَرْمَايَا كَلِمَةً فِي تَكْوِينِهَا وَمِنْهُ يَجِبُ سَكَتُ صَدَقَةٍ وَالدَّيْنُ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
بِتِلْكَ أَمْوَالِهِمْ أَوْ بِرُءُوسِهِمْ كَامٍ سَرِ رَكْعَتَيْنِ صَدَقَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
سَعَى كَوْنِي تَوَاقِي شَهْوَتِ كَامٍ كَرَمٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
عِبَادَتِ مِنْ بَوْنٍ حَضْرَتِ بْنِ فَرْمَايَا كَلِمَةً فِي تَكْوِينِهَا وَمِنْهُ يَجِبُ سَكَتُ صَدَقَةٍ وَالدَّيْنُ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
تَوَاقِي طَرِيقَ حَبِيبٍ وَسُوءِ شَهْوَتِ وَحَلَالِ مِنْ كَلِمَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
شَهْوَتِ كَوْنٍ سَرِ رَكْعَتَيْنِ صَدَقَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
وَيُنَازِجُهُ مِنْ جَيْسِهِ بِرُءُوسِهِمْ كَامٍ سَرِ رَكْعَتَيْنِ صَدَقَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
خَرَجَ كَوْنِ مِنْ لَيْسَ بِصَدَقَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
فَوَابٍ حَالِ مِنْ سَبِيحَانٍ تَكَلَّمَ مِنْ جَيْسِهِ بِرُءُوسِهِمْ كَامٍ سَرِ رَكْعَتَيْنِ صَدَقَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
كِي أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
كَسْبِ الْمَشْيِ عَلَى كَلِمَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
سَلَفَ فَرْمَايَا كَلِمَةً فِي تَكْوِينِهَا وَمِنْهُ يَجِبُ سَكَتُ صَدَقَةٍ وَالدَّيْنُ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
جَيْسِهِ كَرَمٍ كِي أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
ضُرُورٍ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
حَضْرَتِ بْنِ رَاحِمَةَ جَاهِدِينَ مِنْ بَرِيكٍ بِرُءُوسِهِمْ كَامٍ سَرِ رَكْعَتَيْنِ صَدَقَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
أَقْرَبَ كَلِمَةً حَضْرَتِ بْنِ رَاحِمَةَ جَاهِدِينَ مِنْ بَرِيكٍ بِرُءُوسِهِمْ كَامٍ سَرِ رَكْعَتَيْنِ صَدَقَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
لَوْ كُنَّا مِنْ كَلِمَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
مِنْ شُغْلٍ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
وَاحِدٍ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
حَضْرَتِ بْنِ رَاحِمَةَ جَاهِدِينَ مِنْ بَرِيكٍ بِرُءُوسِهِمْ كَامٍ سَرِ رَكْعَتَيْنِ صَدَقَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ
مِنْ كَلِمَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ أَوْ بِهَا سَكَتُ سَجْدَةٍ

فِي كَيْفَةٍ مَّا أَصْدَرَهُمَا فَكَانَ يَكْفِيهِمَا بِالْقِيَمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ قَوْلِهِ وَبُرُودِي لَا يَسْتَتِرُ
 بخاری اور طبرین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ قرآن و دنوں پر عذاب ہو نامی اور ان کی کسی
 ششکل کلام میں ہذا نہیں ہوتا اور ان دو ایک تو جہلی کے واسطے آمد رفت کیا کرتا تھا اور دوسرے اپنے پیشاب سے کنارہ کرتا تھا
 اور دوسری روایت یوں ہے کہ پیشاب سے طہارت نہ کرتا تھا حضرت دو قبروں پر گزریے اور ایک میں بخوری کچھ دو دنوں
 قبروں پر گاڑی اور فرمایا کہ جب تک تریں گی تو خدا کی تسبیح کر لگی اوسکی برکت سے انکے عذاب میں تخفیف ہوگی پھر یہ حد
 فرمائی یعنی جنل جو رہے بیجا اور پیشاب کر میں کرنا یا طہارت کرنا ایسے کام نہیں جو آدمی پر ششکل ہوں دوسری حدیث میں
 آیا ہو کہ کفر کا عذاب پیشاب کی نجاست ہوتا ہو ہر اوسعید اَمَّا اَنْتَ اَنْتَ اسْتَغْفِرُكَ تَحْمَةً لِّكَ وَلِئِنْ
 اَتَانِي جَبْرِئِيلُ فَاقْبَرْنِي اِنَّ اللَّهَ يَبْرِيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ **وَقَالَ هٰذَا حَرْجٌ عَلٰى حَلْفَةِ قَوْمٍ اَهْلِيْهِ**
فَقَالَ مَآ اَجْلَسْتُكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَدْنٰ اِلٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدٰ اَنَا لَاسْلَامٍ وَمَنْ يَّمْ عَلَيْنَا
قَالَ اِلٰهُ مَا اَجْلَسْتُكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوْا اِلٰهُ مَا اَجْلَسْنَا اِلَّا ذٰلِكَ اوسعید سے روایت ہو کہ
 حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ میں نے بگمان ہو کر تم کو قسم نہیں لائی لیکن میرے پاس جبریل آیا اوسنے تم کو یہی کہی کہ
 خدا تمہارے سبب فرشتوں سے غمگین ہو رہا ہے حضرت سے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت اپنے اصحاب کی مجلس پر گزریے تو فرمایا
 کہ کس چیز نے تم کو بھلایا اصحاب نے کہا ہم تمھے خدا کی یاد کرتے ہیں اور اوسکی تعریف کرتے ہیں کہ اوسنے تم کو اسلام کی راہ
 بتلائی اور اوسکے سبب ہم پر احسان کیا حضرت نے فرمایا تم کو خدا کی قسم ہو کہ تم کو ایسے سوا اور کسی کام نے تو نہیں بھلا یا
 اصحاب نے کہا نہ کہ تم کو سوا یا د آئی کے اور کسی کام نے نہیں بھلایا **فَمَعْمُولٌ** ہو کہ کمال خوشی میں کہی اپنے دوست
 یعنی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہیں تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو قسم دلائی پھر
 شفقت سے فرمایا ہو کہ میرے قسم دانا بگمانی کے سبب نہیں کہ اصحاب کو پرچہ اور بیچو فرمایا کہ اگر میں فرشتوں میں
 خدا فرماتا کہ یعنی اونی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہو کہ باوجودیکہ نبی آدم شہوت اور غضب کے جال میں گرفتار ہیں بھی
 میری بات سے غافل نہیں ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **قَسْعَدُ بَنِي وَفَاكَيْسٍ اَمَّا اَنْتَ**
اَنْ تَكُوْنُ مَعِيْ يَمْنٰنٌ اِلٰهَ مَا كُوْنُ مِنْ قَوْمٍ غَيْرِ اَتَهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ **وَقَالَ لِعَلِيٍّ اَلَا يَرْضٰ**
عَنْ خَدْرٍ وَجِبَالٍ اَلِيْ عَرُوْةَ تَبُوْكَ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس
 راضی نہیں کہ تو ہو جو میرے نزدیک منزلے ماروں کہ موسیٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہو کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں حضرت نے
 علی رضی اللہ عنہ فرمایا جتنا ہو کہ چلتے وقت منافعوں سے منع دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہیں لے جاتے دلیل
 جاہک اؤں کو کہ میں جو بڑے جلتے ہیں تجھے علی رضی اللہ عنہ کے واسطے یہ حدیث فرمائی باقی سیال میں حدیث کا پیچیدہ
 میں فصل ہو کہ ہم روئے انصاف اسما عقلت اَنَ اَلَا اِسْلَامٌ يَّهْدِيْكُمْ مَّآ كَانَ قَبْلَكَ وَاَنْ اَلْحَمْدُ لَكَ **وَقَالَ**
مَّآ كَانَ قَبْلَهَا وَاَنْ اَلْحَمْدُ لَكَ مَّآ كَانَ قَبْلَكَ **وَقَالَ** **لَهُ حِينَ يَبْعَثُ يَدَّ عَنِ الْبَيْعَةِ فَقَالَ**
مَّآ لَكَ يَا عَمْرُو قَالَ اَرَدْتُ اَنْ اَشْهِيْ طَافًا لِّتَشْرِطَ مَا ذَا قَالَ اَنْ يَّبْعَدَ لِيْ سَلَمٌ میں

۱۱۳۳۳

۱۱۳۳۴

۱۱۳۳۵

بہار شریعت جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱

بہار شریعت جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۲

حضرت ابوالمہتمن تھان سے فرمایا ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ سے نکلے تو صدیق اکبر اور فاروقؓ علم کو کھجا
فرمایا کہ تم سوا سے گھر سے نکلے جو اونھوں نے کہا کہ جو کہہ کے سب سے حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی میں بھی اسی واسطے نکلا ہوں یہ حضرت اور
صحابہ ابوالمہتمن انصاری کے گھر گئے وہی گھر میں تھے اور وہی جو بڑے حضرت کو کمال خوشی اور زیادہ تعلیم سے لیا پھر ابوالمہتمن نے تو حضرت اور
صحابہ کو دیکھا کہ انھوں نے کھانے کے لیے پیسے برابر کیے گھر ایسے بزرگ مہمان نہیں پھر وہ ایک ٹوکری میں تراوڑ شکا اور کدہ کھجور لائے
حضرت نے فرمایا کہ تم پھر ابوالمہتمن سے چاہا کہ وہ دھار بکری کو بیچ کر میں تب حضرت یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب آسودہ ہوئے
تو صدیق ثراو فاروقؓ سے کہا کہ خدا کی قسم تم سے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے سو خدا نے تم کو یہ نعمت کھائی
معلوم ہوگا اگر سنگ کی حالت میں یہ تحفہ دوست گھر جانا اور وہاں کھانا درست ہی سوال میں داخل نہیں حضرت نے جو دودھا جانا تو کے بیچ
منہ کیا تو دنیاوی حیولیت سے فرمایا کہ جس کا فائدہ دوست موجود ہو اس کا بیچ کر نامنا سب نہیں اور یہ طلب نہیں کیا جو کچھ انھیں بیچ کر جانے لگے

۱۲۵۸

فصل میں فضیل بن عیاض نے یہ کہنے سے بڑا کافرا بوق الدار بن عازب انا النبی لا کذب انما کذبنا بطلب
اللہ عز وجل نصرک قال یتوہم حنین بخاری اور مسلم میں برابر میں عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے پیغمبر کو
اس میں کچھ نہیں دیکھا میں نے عبدالمطلب کا بیٹا ہونے الہی اپنی مدد اور یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا کسی شخص نے بڑا
بن عازب میں عیش کے راوی سے پوچھا کہ تم صحابہ لو کہ جنگ حنین میں کیا بھاگ گئے تھے تب اونھوں نے کہا کہ والد حضرت نے تو ہرگز بیٹھ
نہیں پھیری البتہ شکر کے لگے لوگوں کے قدم اٹھ گئے تھے اور حضرت سفید رخ پر سوار تھے جو چکر کروٹے حضرت کو نہ کر لیا حضرت عواہی
سے نیچے اترے اور کافرون پر چکر کر کے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کلام میں بایاں کیا کہ نام سے فرمائیے کیا کہی نبوت کی حقیقت ثابت کی
اس واسطے کہ کافرون نے ان کو تائب نہ تھا کہ عبدالمطلب کے اولاد میں ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کرے گا انا اول شفیع
فی الحجۃ کہ مصدقؑ نبیؐ میں الا انبیاء ما صلقت قلت من الانبیاء نیا انما یصلقہ من امتہ
لا تزل ولا یحلؑ مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہشت میں اس سفارش کرے والد ابوالمہتمن پیغمبر میں بھی
تصدیق نہیں ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبروں میں ابضا ایسا بھی پیغمبروں کی ایک مگر کے سوا کسی میں نہ ہوئی تصدیق
نہیں کی گئی یعنی تیری شریعت میں ہر مسلمان ہر انسی کسی پیغمبر کی نہیں اس واسطے اول میں ہی سفارش کروں گا ہشت میں سفارش
ترقی درجات کی ہوگی ابی ہریرۃؓ انا اول الناس بان میں مکرر انبیاء اوکا د علالت و لکس بنی و

۱۲۵۹

۱۲۶۰

بیتہ بنی بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور لوگوں کی نسبت قریب تر ہوں عیسیٰ میں مریم سے
پیغمبر ہوئے بھائی ہیں اور میرے اور اسکے درمیان کوئی نہیں میں سب پیغمبروں کا دین ایک ہے یعنی توحید اور عبادت اور شریعتیں
مختلف ہیں تو گویا پیغمبر بننے بھائی تھے اب تو سدا کا ایک اور امین کنی خلاصہ طلب حدیث کا یہ سبب بنی نبوت میں برابر ہر
توحیدی کو خاص کر خدا کا بنانا کتنا حق ہے اب تو یہ جو فرمایا کہ میں عیسیٰ قریب تر ہوں میرے اور اسکے درمیان کوئی پیغمبر نہیں بنی
یہ وہ عیسیٰ کی پیغمبری سے منکر ہے حضرت انکی حقیقت گواہی دے چکا ہے عیسیٰ کو خدا کی انجیل میں ہمارے حضرت کی منارت میں کہا کہ
کہ میرے بعد فاروقؓ ابو بکیرؓ حقیقت کا گواہ ہوگا ابی ہریرۃؓ انا اولی بالمؤمنین من انفسہم فمن
خوفی من المؤمنین فترکوا دینا فاعلوا فضاؤا ومن ترکوا ما فلوک دینہ بخاری اور مسلم

۱۲۶۱

میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں قریب تر مسلمانوں سے ہوں ان کی ذائقہ سے زیادہ موجود کوئی مسلمان نہیں ہے اور
 اپنے ابوہریرہ سے جو میرا ہے تو اس کا ادا کرنا مجھ پر لازم ہے اور جو مال چاہے تو اس کے وارثوں کا حق ہے **وف** ابوہریرہ سے روایت ہے
 کہ حضرت کا قبہ اسلام میں معمول تھا کہ جب کوئی جائزہ آتا تو حضرت چہنچہ کہ اس نے اپنے فرض ادا ہوئے گا کچھ مال حبیروں پر سوا کر
 معلوم ہوا کہ فرض ادا ہوئے گا کچھ مال بھی تو حضرت اس کے جانے کی نماز پڑھتے اور اگر فرض ادا ہوئے کی کوئی صورت ہوتی تو خود نماز
 نہ پڑھتے اور مسلمانوں سے نماز پڑھتے کہ فرماتے پھر جب ہلام کی نفع ہوئی اور بیت المال میں مال جمع ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 قرعہ راز حضرت نے شاید اس واسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ فرض سے ڈریں اور جو کہ قرعہ راز میں ہی فرض ادا کرنے میں غفلت کریں
ہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انا سید ولد آدم یوم القيمة واول من یتشقی عنہ القبر واول من یسقط مسلم یوم
 سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں قیامت کے دن اور قبر چھیننے والوں میں پہلا میں ہوں اور قبول شفاعت
 پہلا میں ہوں **ف** یعنی حشر میں قبر میں بچٹ کر کے نہ نہ گئے تھیں سوا دلیری قبر چھیننے کی اولاد میں ہی شفاعت قبول ہوگی
 بعد اس کے ابوہریرہ کی کوئی حدیث نہیں ہے نہ ہمارے حضرت کی سرداری کی ہوں گویا ہی ہر کتاب میں زیادہ گفتگو سے نہیں کرتا
 اس واسطے کہ اس جہان کا سر لا تا ہی یعنی میرے بعد خاتم الانبیاء آتا ہو وہ کو سب کچھ تعلیم کر گیا میری تعلیم کی حاجت نہیں اور میرے
 فرمایا کہ میں قیامت میں آدم کا سردار ہوں سو ہر چند حضرت دنیا اور آخرت دونوں عالم میں ہی آدم کے سردار اور افضل البشرین
 لیکن یہ خیال نہ کہ فرماؤ کہ اس کا قیام نہیں اور قیامت میں جبکہ ماضیوں میں مصیبت میں گرفتار ہوگی اور بغیر بھی خوف آتی سے غفلت
 نہ کر سکیں گے اور وقت ہے حضرت کی شفاعت قبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر حضرت کی سرداری اور فضیلت صاف ظاہر ہو جائیگی
ح ابی اناسیہ سے روایت ہے کہ انا سید ولد آدم یوم القيمة یعنی قتل احمد مسلمین جاری ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اپنے
 کو ابوہریرہ سے کہیں کہ میں جنت کے شہید ہوں **وف** جنگ احمد میں شرمسار شہید ہوئے حضرت دو دلاشوں کو ایک ایک
 قبر میں نہ کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو راہ دو قرآن جان ہوا اس کو قبیلہ کی طرف مقدم کر دے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی میں ان کی اہل
 شہادت کا گواہ ہوں **ف** سحر سے آتا فی طکر علی الخوض بخاری اور مسلمین جبریت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ میں تمہارا پیشوا اور پیشرو ہوں جو ض کو شہر ہر ابو موسیٰ انا محمد و انا محمد و احمد و المعقی و الحاشی و نبی اللہ
 و نبی المرجمہ و فی اطراف اہل مسعود و نبی السحرة و نبی المکحمہ و کمید و نبی اللہ
 مسلمین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی ہوں اور حاشی ہوں اور نبی التوبہ ہوں
 اور نبی الرحمة ہوں اور اطراف اہل مسعود میں ہوں وایت ہے کہ نبی الرحمة اور نبی المعویہ ہوں اور او میں نبی التوبہ کی ذکر نہیں
ف حضرت نے اس حدیث میں اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے محمد کے معنی بت سرائے اور احمد کے معنی سب مخلوق سے
 زیادہ تر عزیز کے لائق اور مقفی کے معنی سب بغیر ہوں بعد آئے والا اور حاشی یعنی سب کا شہر ہے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا شہر
 کہ اس کے ماتھے پر شہما لوگوں کو توبہ کی توجہ قبول ہو اور نبی الرحمة یعنی ایسا بغیر جس کی شریعت کے احکام میں کچھ
 سختی اور تنگی نہیں ہے اور نبی المعویہ جنگ کا بغیر کہ لو اس سے دین کو عالم میں پھیلائے اطراف ابو مسعود ایک کتاب
 کا نام ہے جس کو ابو ہریرہ نے محمد و شعی کے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف کیا انصار میں ہند میں انہوں نے اعتراض کرتے ہیں

۱۳۶۲

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں قریب تر مسلمانوں سے ہوں ان کی ذائقہ سے زیادہ موجود کوئی مسلمان نہیں ہے اور اپنے ابوہریرہ سے جو میرا ہے تو اس کا ادا کرنا مجھ پر لازم ہے اور جو مال چاہے تو اس کے وارثوں کا حق ہے

۱۳۶۳

۱۳۶۴

۱۳۶۵

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں قریب تر مسلمانوں سے ہوں ان کی ذائقہ سے زیادہ موجود کوئی مسلمان نہیں ہے اور اپنے ابوہریرہ سے جو میرا ہے تو اس کا ادا کرنا مجھ پر لازم ہے اور جو مال چاہے تو اس کے وارثوں کا حق ہے

کہ حضرت دو انصاری مرتضیٰ کما کہ جلدی کر محمد جاؤ البتہ یہ عورت تو صفین بنت جیحیٰ **عروف** صحیح بخاری میں پوری روایت
یوں ہے کہ حضرت فیہ حضرت کی بی بی سحر بن حضرت کی ملاقات کو آئیں اور حضرت رمضان میں ہجرت تھے تھے حضرت سے باسجیت
کرتی ہیں بات زیادہ کی حضرت کو کو بوجہ اپنے لہو میں انصاری ہوئے تھے حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی یہ میری بی بی بکر
اور کوئی اجنبی عورت نہیں بدگمان مت ہو انصاریوں نے کہا کہ سحان الدیار رسول اللہ کی ذات میں بدگمانی کا کیا دخل ہے حضرت
فرمایا کہ انسان کے جان میں شیطان اس طرح بھرا ہے جیسے خون میں ڈرکہ تھکے لی میں کچھ بدگمانی کے لیے اس حدیث معلوم ہوا کہ آدمی نہایت
کے کا نفوت ہے اور اگر ایسے مقام میں مبتلا ہو تو بی صفائی لوگوں میں ظاہر کر دے تاکہ لوگ بدگمانی میں گرفتار نہ ہوں **ق**
ابو موسیٰ علیٰ رسلکم اعلیٰکم و اقبیٰکم و ان امرت بعمۃ اللہ علیکم لکن احدکم من الناس یصلیٰ
ہذہ الشاعۃ غیروہ او قال ما صلیٰ ہذہ الشاعۃ احد غیروہ قالہ حین اعتم بالخصلۃ
بخاری اور مسلم میں ابویوسف رحمہ اللہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کر محمد و میں نکو حکمتا مہون اور خوشخبری سنا تا مہون کہ البتہ
خاکا کبریا حسن ہے کہ تھکے سوا کو فی ایسا آدمی نہیں جسے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یوں حضرت نے فرمایا کہ تھکے سے اس کو اس کو پڑھنا
کیسے نماز میں پڑھی حضرت نے اس وقت فرمایا جب زیادہ رات گئے مشکال نماز پڑھی **ف** ایسا حضرت نے آدمی رات گئے
نماز پڑھی اور حدیث فرمائی یعنی نہاکا کبریا حسن ہے کہ اس وقت کی عبادت تھکے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت میں نہایت
تھکے شریک نہیں ہر ابو ہریرہ علیہ السلام علیک الشرح والطاعۃ فی عسیرک و یسرک و مشکطک و مکرک و یاک
و اکثر علیک مسلمین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان نامہ کی بات سنا اور اطاعت کرنا
اپنی سختی اور آسانی میں اور اپنی خوشی اور ناخوشی میں اور اپنے اوپر غم کی تقدیر میں **ف** یعنی حاکم جو کم کرے اوسکی اطاعت اپنے
خواہ وہ کام تجھ سخت ہو یا آسان تو خوش ہو یا ناخوش اور اوس حال میں بھی کہنا کہ ترے اوپر غم کو بھون اوسکی حقیقت سے نہاد کہ
غیر کو دے نہ جو نہ دے لیکر گمان میں اطاعت حاکم کی نہیں **مروا بان علیک لکن فی الشیوہ و انک لا تکتب**
للموحد الا ردعک اللہ یہا حدیثہ و حطعتک بہا خطیۃ قالہ کہ مسلمین نو ابان سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدہ کی کثرت اس واسطے کہ کمی تو ایسا سجدہ نہ کرے گا کہ خدا اوسکے سبب
بڑا درجہ بند کرے اور اوسکے سبب یہ گناہ نہ لکھائے یہ حضرت نے نو ابان سے فرمایا **ف** نو ابان سے چلے تھے نو ابان
حضرت پوچھا حضرت کو کو وہ کام نہ دے جو تجھ پر بہشت میں ہے اور جسے تیرے یہ حدیث فرمائی **مجاہد علیکم بالاک شہود**
الہیو لہی الطیبتین فائتہ شیطان یتیمی الکلب مسلم میں جاہل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر
لازم ہو تو کلمہ صبر گننے کا قائل کہ اسکی گھون پر دو سفید داغ ہوں کہ وہ شیطان اپنی ہنوی **عروف** صحیح بخاری میں جاہل سے
روایت ہے کہ اول حضرت نے کو کہ قتل کا حکم کیا یہاں تک کہ کہ عورت منجھل سے آئی تھی اوسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا
پھر حضرت نے کتوں کا نام سن کر فرمایا **ق** جاہل علیکم بالاک شہود **فائتہ الطیبتین قال جاہل فقلت**
اذا شتی فی الغنۃ قال نعم و هل من شیء الا رعاھا بخاری اور مسلم میں جاہل سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اپنے اوپر لازم ہو گا کہ لاچار ہو گا کہ وہ بہتر و خوشبودار ہو جائے گا کہ آپ بھی بکر جان چلے تھے

حسن بخاری میں پوری روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تھکے سے اس کو اس کو پڑھنا

۱۲۷۱

۱۲۷۲

۱۲۷۳

۱۲۷۴

حضرت نے فرمایا کہ مان او کوئی بھی ایسا پیغمبر جسے کبریاں نہیں جڑائیں **ف** جابر سے روایت ہو کہ ہم حضرت کے ساتھ
ایک نخل بن اقرصے اور ہمدان پہلو کے بھل چن کر کھاتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کچھ بھل کھاؤ اور پیروان
کبریاں اول سوا سے چڑھائیں قوامت کا انتظام کر سکیں **ہ** ابو ہریرہؓ نے علیہ السلام کے لایعنا لکھتے ہوئے
قَالَ لَا تَكْمَلُ حَتَّى تَكْمُلُوا مُسْلِمِينَ ابوبہرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر ویسے عمل لازم کرلو
جو تم کسیکو سوا سے کھانا کھال اور ماندگی نہیں ہوتی میان تک کہ تم تحکیم باؤف حضرت عائشہ سے بخاری میں دیکھو
کہ بے میان ایک عورت آئی اسنے ایک ربی لکھا کہ تمی رات بھر نسوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوا تو اسکو بکری لیتی حضرت نے
نے تو ربی کا حال پوچھا تو سنیے اس عورت کا حال بتلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل عبادت بھیجی تک بہتر ہو کہ خوشی
سے ادا ہو اس میں جی لگے کہ خدا نواب اور رحمت کو نہیں کا مٹا جب تک نکو مال اور ماندگی عبادت میں نہ ہو خ عاکشہ
تھلا گیا عاکشہ علیک یا ربی وَاِنَّكَ وَالْعَفْثُ وَالْفُحْشُ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا عیاشہ اپنے اوپر نرمی نہت یا کر اور سچ سختی اور بگڑائی سے **ف** اس حدیث کا قصہ دوسرے
باب میں گذرا کہ ابو دیوں نے حضرت کو سنا تھا حضرت عیاشہ نے بھی عوف بن سخت کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرما
فصل اس فصل میں موصوفین ہیں جنکے سر پر لام **ی** جَابِرُ لَكَ الثَّنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ
وَلَكَ الْجَمَلُ قَالَ لہ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میری ہی قیمت ہو اور میری اونٹ
میری ہی قیمت ہو اور میری اونٹ ہو حضرت نے جابر سے کہا **ف** حضرت نے جابر سے اونٹ مول لیا تھا پھر اسکو قیمت اور
اونٹ دونوں بخشے پھر حدیث فرمائی **ہ** أَبُو مَسْعُودٍ عَقْبَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَنْصَارِ لَكَ يَهْأَكُومُ الْقِيَمَةُ سَعِيدُ بْنُ
نَافِعٍ كَمَا تَهْطُومُهُ **و** قَالَ لِرَجُلٍ جَاءَهُ بِأَقْوَةٍ تَهْطُومُهُ فَقَالَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَلِمَ
ابو مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اس اونٹنی کے عوض سات سو اونٹنی نکیل والیان قیامت میں نکلیں
یہ حضرت نے اس سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اسے کہا کہ یہ راہ خدا میں مذہب ہے **ج** حَاجِرُ لَكَ دَاوُدُ وَدَاوُدُ فَكَادَا
أُصِيبَ دَاوُدُ بِاللَّذَاءِ بَرَاءُ بْنُ دَاوُدَ اللَّهُ سَلِمَ جَابِر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیماری کی ایک دوا ہے جو جب دوا
بیماری کو پہنچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی **ی** یعنی تحقیق میں ہر ایک بیماری کی دوا علم الہی میں ٹھہر چکی ہو گواہی
کو پہنچے پھر فرمایا کہ دوا جو دیکھ بیماری کی دوا ہے لیکن دوا وہی تاثیر میں مستقل نہیں حکم طلاق کے حکم کی محتاج ہے یہی سبب ہے کہ
سویار آرائی دوا بعضی جگہ طلق نہیں اگر کوئی **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ وَآسَ لِكُلِّ عَادٍ رِيَاءُ لَوْ أَنَّكُمْ الْقِيَمَةُ بِقَدْرِ
عَدْلِكُمْ بخاری اور مسلم میں عبد الصمد بن مسعود اور انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ہر ایک عہد شکن قبل توڑنے والا
ایک جہنم کا قیاس ہے ان قدر روکی جہنم شکنی کہ **ف** جہنم سے مطلب یہ کہ فضیحت ہو قیامت میں **ق**
أَبُو هُرَيْرَةَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا فَإِنْ دَانَ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْبِي مَكُونِي شَعَاءَ عَاكِفٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نبی کی ایک قبول دعا ہوتی ہے کہ اسکو وہ انگٹا ہو اور
چاہتا ہوں انشاء اللہ کہ خیر کر لھوں اپنی قبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت میں **ف** جہنم پیغمبر کی

۱۴۷۵

۱۴۷۶

۱۴۷۷

۱۴۷۸

۱۴۷۹

۱۴۸۰

۱۴۸۱

منقول
میں
میں
میں

میں سے
فرمان
تو حضرت
میں سے
میں سے
میں سے
میں سے
میں سے

سچ نہیں اور فرما ہر جن جو محمد بن عبد کا بن کو یکن لہو و کبد و عین حب و کوکان کھو لکھا لکھو نہ ہو یکنی
لا حول ولا قوۃ الا باللہ ابراہیم علیہ السلام مسلمان بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
تھا اون پاس اون فون میں اناج اور اگر مہوتا اونے پاس تو دعا کرنے لگے لیو او میں نبی کے کے کو گون کے یکن بن قن علی
اونے لیو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف قسیر الوصول میں لکھا ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام
کی نبی سے اونکی گذران کا حال پوچھا اونھوں نے کہا اچھی طرح ہم فراغت سے بہتہ میں اور اسکا شکریا پھر فرمایا تمھارا لکھا نا کیا
کھا گوشت فرمایا تمھارا اپنا کیا ہو با نبی اپنے سے دعا کی اور اللہ برکت کے اونکے لیے گوشت و ربانی میں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا
نے فرمایا کہ اون فون میں اون پاس اناج تھا اگر ہو تا تو او میں بھی دعا کرتے ق اؤ ہمزہ ان یلذ خل احد الشجرۃ علیہ
الجنۃ قالوا ولا انت یارسول اللہ قال ولا انما لا ان یتعبد لی اللہ منہ یفضل ورحمۃ بناری اسلم
میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدوشت میں او سکا عمل نیند میں اخل کرے گا اصحاب نے کہا اور نہ آپ کو بھی کال
حضرت نے فرمایا اور مجھ کو بھی بشت میں میرا عمل علیجاویگا مگر یہ کہ نہ اٹھو اپنے فضل اور رحمت میں نہ اٹھو لیو س ف یعنی نبی
انفضل الی کے مرتبہ تک عمل بجا نہ کرے واسطے کہ فی ہمین حقیقت میں نہ اٹھو اسکا فضل اور رحمت میں نہ اٹھو اور نہ اٹھو
فصل ان فضل میں یہ بدین میں جنکے سر پر تھا ہر اس لقا صق اللہ آدم فی الجنۃ ثمرۃ ما شاء
ان یترکہ فجعل الیلئیس طیف بہ ویظہر لکۃ فلما داراہ احو ف عرف انہ خلق لا یمکنا لک
مسلمان بن انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بتلا بنا یہ خلع آدم کا بشت میں تو اسکو بٹا رہنے دیا جنت میں تو اسکو بڑھنا
چاہا تو شیطان نے اسکو لڑو گھوسن اور اسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اسکو خالی پیٹ دیکھا تو بھان گیا کہ یہ ایسا
مخلوق ہو کہ ہم نہ سکے گا یعنی جو کچھ میں بغیر مہیا یا کر گیا اپنے اختیار میں نہ ہو گا ف بعضی روایت میں آیا ہو کہ آدم کا بٹلا
دنیا میں بنا اللہ اس حدیث سے علوم ہو جاو کہ بشت میں نہ اٹھو طالب یہ کہ غیر آدم کا دنیا میں تیار ہوا اور بتلا بشت میں اور
بعضے کہتے ہیں کہ وجہ بشت میں اخل ہونی اور بتلا دنیا میں نہ اٹھنے اور طائف کے درمیان ایک باغ میں جالیس برس گزارنا
اس حدیث میں نہ اٹھنے سے معلوم ہو باغ میں فستون کو علوم نہ تھا کہ اسکا نام کیا ہو اور اسکی پیدا کرنے سے کیا غرض ہو سبکی ایک حدیث
جب شیطان نے اپنے کو خوب سا دیکھا بھلا تو خالی میرے ہونے سے دریافت کیا کہ جو کچھ میں اسکو اپنی جان بڑھو نہ گیا اور یوں بولا اگر
خدا نے اسکو فقیر نہیں دی تو میں اسکی تابعداری نہ کروں گا اور اگر مجھ کو سپر اختیار دیا تو اسکو بلا کر ہی کرنا تو کجفاق جائی لگا لکھتے ہیں
و لیس فمت فی النجی فجعل اللہ فی بیت المقدس فطفت احدیہم عن ایاہ وانا انظر الیک
بنامی اسلم میں جاری سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مجھ کو معراج کے قدر سے میں قریش نے بھلا یا تو میں میں نظر اٹھا
سوں نے بیت المقدس کو سپر لیے ظاہر کیا تو میں نے کو کو اسے پتہ اور نشانوں سے خبر دینا شروع کیا اور میں اسکی طرف نظر نہ کیا تھا
فصل ان فضل میں یہ بدین میں جنکے سر پر تھا ہر اس لقا صق اللہ آدم فی الجنۃ ثمرۃ ما شاء
عن عائشہ واما معاویہ فہو لک لا مال لہ النبی اسامۃ واما النبی فہو لک لا مال لہ النبی اسامۃ واما النبی فہو لک لا مال لہ النبی
زوجہا ابی عمر بن حفص البتۃ خطبہا ابی جہم واما معاویہ بن ابی سفیان

۱۲۹۰

۱۲۹۱

۱۲۹۲

۱۲۹۳

بخاری اور مسلمین فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاشی کندھے سے نہیں اتارتا یعنی بہت اکرنا اور معاویہ تو مجلس قلعہ کو لے کر آئے اس کے پاس کچھ مال نہیں تو اسے اس سے نکال کر حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اس کے خاوند ابو جہم جو جنس نے اس کو تین سال تک بیوی تو ابو جہم اور معاویہ بن غفیان نے اس کو نکال کر کا بیٹا نام دیا فاطمہ بنت قیس حضرت سے صلح ہو چکی کہ میں ابو جہم سے نکاح کروں یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ اصلاح دیتے ہیں کہ اس کا عیب بیان کرنا درست ہے کہ اصلاح ہو چکے والا دھوکا کھا کے یہ غیبت میں داخل نہیں **قَالَ السَّوَادُ بْنُ حَمَلَةَ وَمَنْ دَانَ مِنْ أَهْلِ الْحَكَمِ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ وَكَأَنَّ لِلْمَعْدُومِ** بن شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُوْرِبِنْجَمُ وَأُمُّ هَانِ بْنِ حَكَمٍ سَمِعَ رَوَايَتَ هَذِهِ حَدِيثَ نَفِيَا كَمَا اسَلَامَ تَوْحِينَ قَبُولِ كَرَامَتِهِمْ وَأُورِيَالِ كَامَالِ تَوْبِهِ هَكَذَا مَكْبُورِ اسَ سَمِعَ كَچھ مطلق نہیں حضرت نے نہ میں نے شیعہ سے کہا جب کہ میں مسلمان ہوں کفر کی حالت میں غیرہ کافروں کے قافلے کے رفیق ہوں پھر ان کو دھوکا دیکر مارا والا اور ان کو کمال لیکر حضرت پاس مسلمان ہونے کو آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دعا کرنا درست نہیں ہر چند کہ کافروں کا کمال سبوح ہو کر اوسی شریعت سے کلمہ پڑھو اور غم نہ کنی نہ ہو اور جب کافر کی رفاقت اور نیکوئی اختیار کی یا او کی امان میں ہے تو اس کا مال جو رانا اور خاندان ہرگز دست نہیں **قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ بَسَّارٍ فَهِيَ حُرُوفُ أَصْحَابِ الشَّعَالِ وَأَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِ بْنِ حَفْصٍ فَهِيَ حُرُوفُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنَزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَكِنْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَلَكِنْ تَنَالُ مَسْتَحْسِنًا** یہ حدیث ترمذی بخاری اور مسلمین عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وی راہین جو تولے اپنے بائیں ٹھیکین سووی کافروں کی راہین ٹھیکین جتنے نامہ اعمال بائیں ہاتھ ہونگے اور وی راہین جو تولے اپنے دائیں ٹھیکین ہو وی ٹھیکوں کی راہین ٹھیکین جتنے نامہ اعمال ہونگے اور یہاں کا تو یہ حال ہے کہ وہ شہیدوں کا مقام ہے اور ٹھیکوں میں ملنے کا یعنی تیری قسمت میں شہادت نہیں تو یہ ستون تو وہ اسلام کا ستون ہے اور وہ رسی تو اسلام کی رسی ہے تو اس کو ہمیشہ پکڑے یہی گامرتے دم تک **ف** عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد نے مجھ سے کہا اوتھ سو او سے میرا ہاتھ پکڑ لیا میں اس کے ساتھ چلا تو سینے اپنے بائیں طرف لٹکی لہن ٹھیکین سینے اوٹھیں چلنے کا ارادہ کیا او سے کہا انھیں منہ جل کہ یہ کافروں کی راہین ہیں ہر چہ سینے دہنی طرف راہین ٹھیکین تو اس مرد نے کہا کہ ادرہ چل میں اودھ چلا تو ایک پہاڑ سینے دکھا او سے کہا اس پہاڑ سے ہونے لگی با او سپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر راہین کسک پڑا تھا چھرم اس کے ساتھ لگ چلا تو میں ایک ستون دیکھا جس کا سر آسمان تک تھا اور اس کے سر پر ایک تھی جیسی بکری کے اس مرد نے کہا اس ستون پر بڑھ بیٹھ کہ اس کو زمین پر چڑھ سکے گا کہ اس کا سر آسمان سے لگا ہو تو او سے کہو چڑھادیا میں نے سر کی رسی پکڑ لی صبح کے وہ رسی پکڑا میں نے رسی پکڑ لی پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے یہ حدیث فرمائی **قَالَ يَكُنْ مِنْ أُمَّةٍ أَمَّا الْطَّبُّ الَّذِي يَكُ فَاغْصِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْحَبَّةُ فَالَّتِي تَخْتَلُصُّ فِي عَيْنِ رَاكٍ مَا تَصْنَعُ فِي حِمَاكَ قَالَهُ لِي خَلَّ جَاهَهُ بِالْجَحْرِ نَادَى قَدْ أَهَلَ بِالْعَمَةِ وَهُوَ مُصَفَّرٌ لِحَيْتِهِ وَرَأْسُهُ وَعَلَيْهِ حَبَّةٌ فَقَالَ إِنِّي أَحْضَرْتُ بِعَمْرٍ قَالَا نَا تَرَاهُ بَخَارِي أَوْ سَلَمَ بْنَ**

بخاری اور مسلمین
۱۳۹۴

ترمذی
۱۳۹۵

۱۳۹۶

بن امیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خوشبو ترے لگی ہو اسکو تو دھو ڈال تین بار اور مجھ کو تو نکال ڈال بھر اپنے عہ پر جی تو
 اپنے جین کر ہی حضرت نے اوس سے فرمایا جو حضرت باس جہان کے مقام میں آیا اور اسنے عمر کرنے کی نیت کی تھی اور اسکی واسطی
 سر کے بال خوشبو سے زود تھے اور اوپر تھوڑا سا ہوا سے کہا کہ میں نے عمر کے کا احرام باندھا ہے تو ایسا ہوں جیسا آپ دیکھتے ہیں اپنی ہاں
 حالت سے معلوم کرنا درست ہی یا نہیں **ف** راوی سے روایت ہے کہ میں نے عمر فاروق سے کہا کہ مجھ کو کمال آرزو ہے کہ حضرت کی
 صورت دیکھ لو تیرے کے وقت دیکھوں جب حضرت جہان کی منزل میں چلے گئے کہ پاس ہی اور تیرے کو ایک شخص خوشبو لگا رہے تھے پنے حضرت
 پاس آیا اسنے ہو چکا کہ حضرت اس شخص کو تو میں آپ کیا فرماتے ہیں جسنے عمر کے نیت کی ہو اور خوشبو لگا رہے تھے پنے ہو تو حضرت نے
 ایک سات کو اسکو دیکھا جب حضرت پہنچے اور انرا منہ دھوا اور عمر فاروق میری طرف اشارہ کیا یعنی آپ کی حضرت کی صورت کو سونے حضرت نے کہا کہ تو
 وہی کی شہت سے حضرت کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب میری اور تیر کی صحبت فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہی جسنے مجھے عمر کے کا حال پوچھا
 تو لوگوں کو اسکو ملا کہ تیرے حضرت نے حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمر کے اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگاتا اور سیا کپڑا پہنتا درست نہیں
ق حَبِیرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَمَّا أَنَا فَأَفِضُ عَلَى رَأْسِي تِلْكَ الْخَمَارُ تِلْكَ وَأَشَارَ سَيْدُ الْعِلْمِ
قَالَ الْحَبِیرُ تَمَارَاتِي الْغُسْلُ عِنْدَهُ فَقَالَ بَعْضُ النَّوْمِ أَمَّا أَنَا فَأَفِضُ عَلَى رَأْسِي تِلْكَ الْخَمَارُ تِلْكَ وَأَشَارَ سَيْدُ الْعِلْمِ
 ابوسلمہ بن حریز بن عظیم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری بانی و النسا ہوں اپنے سر میں کھنجر اور بجا رہی ہے کہ میں ہاں بارہو تیرے
 اپنے دونوں ہاتھوں اشارہ کیا یعنی سر پرانی والے کا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ ہم اپنے حضرت کے پاس غسل میں شکر اور زود کیا
 سو بعض قوم نے کہا میری اپنے سر کو فلانی فلانی چیز سے دھوا ہوں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل میں زین پرانی والے اپنے
 عرب یا کفر نکات سے غسل کرتے تھے ہوا سے حضرت نے کھنجر کو ذکر کیا **ق** عَائِشَةُ أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ
 أَتِيَهُ عَلَى التَّكْلِيسِ شُكْرًا إِعْمَارِي ابوسلمہ بن حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو تھلا دیکھا کہ کیا اور مجھ کو ہاں لگا
 کہ لوگوں پر خدا و اہل خانہ **ف** البید بن مصعب ہوی نے حضرت پر جادو کیا تھا چنانچہ اوس کا سہا سے بائچون باب میں فصل ہو چکا
 جب اوس کا سہا کو ذکر نہایت ہو تو حضرت عائشہ سے حضرت سے کہہ کر رسول اللہ آپ اوس جادو کو گروڑ دیکھیں پنے حضرت نے یہ عین فرمائی
 ہر چیز جادو گر کی سزا قتل ہے لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اسنے کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی صلیت سے
 اور اپنے فریاد کو مرتبہ بلا علی **ق** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَمَّا أَذْلُ امْرِئِطِ السَّاعَةِ فَذَكَرْتُ خَشْرًا التَّكْلِيسَ مِنْ
 الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَذْلُ طَعَامٍ فَأَمْلُ الْجَنَّةِ فَرِيَادُهُ كَيْدُ حُوتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْوَجَلِ
 مَاءُ الْمَرَاةِ نَزَعَ الْوَلَدُ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْءَةِ نَزَعَتْ أَحَابَةُ رِيحًا حِينَ سَالَهَا عَنْهَا قَبْلَ إِسْلَامِهِ
 بخاری ابوسلمہ بن عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں سے پہلی نشانی تو یہ ہے کہ آل کو لوگوں کو
 پورے سے عجم کی طرف ٹانگ لیا ہوگی اور یہاں لکھا انوسکو بہشتی کھاویں گے سو مجھ کی کلجی کی طرحی لوگوں کو اور جب کہ وہ کی پنی
 عورت کی منی پر بہت اور غلبہ کیا تو حضرت نے لڑکے کو اپنی صورت پر عینا اور جب عورت کی منی سے مرد کی منی پر بہت اور غلبہ کیا تو حضرت
 نے لڑکے کو اپنی صورت پر عینا جان باتوں کا حضرت نے عبد اللہ بن سلام کو اوس وقت جواب دیا جب اوسھوں نے مسلمان ہونے سے
 پہلے ان مومن باتوں کو پوچھا **ف** عبد اللہ بن سلام میں نے یہودیوں کے بڑے عالم تھے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے تو عبد اللہ

۱۴۹۷

۱۴۹۸

۱۴۹۹

حضرت کے ساتھ آئے یہاں سے ہر ایک کی رائے میں تعین ہاں حضرت نے سب کو قرآن اور اہل بیت کی تعظیم خاصہ سے اس کے لئے حکم فرمایا
 معلوم تھا کہ امت میں اختلاف نہ ہو گا قرآن کے معنیوں کو غفلت نہ کیے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت میں بعض لوگ تصور کرینگے
 بلکہ محبت کہان عدوت پر کہ باندھینگے جیسے خارجی اور ناصبی موفرا کا کہ میری موت قریب ہی میں ہمیشہ زندہ رہوں میں مسکن کی جیسے
 ہر چیز دریافت کرنے ہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہو کہ قرآن پر عمل کرے جو کہ اس میں سرسبز نور اور ہدایت ہے ہر ایک پر عمل
 اور فصل اور حسین موجود ہو اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرے کہ وہی قرآن کی تفسیر ہوں اہل بیت کہتے ہیں کہ واللہ کو سو حضرت کی
 بیبیاں اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت میں داخل ہیں ہندوستان میں بھی ملی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہیں بی بی کو اہل بیت میں داخل
 یا تو جہالت ہے یا تعصب ہے اسے احمد کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اس واسطے کہ ان کا عقیدہ اور عمل قرآن کے
 موافق ہو قرآن کے ہونے کسی چیز پر عمل نہیں کرنے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جلتے ہیں بخلاف خارجیوں جو میں
 کے لاکر اہل بیت سے عدوت ہو کر لوگ کہتے ہیں اور شیعیہ کا تو عجیب حال ہو کہ ہر چند آپ کو اہل بیت کا دوست کہتے ہیں لیکن حضرت کی
 بیبیوں کو اہل بیت میں نہیں اعلیٰ کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو اہل بیت میں کہتے ہیں جو ان میں بھی بہت امام زادوں کو کہتے ہیں
 تو حقیقت میں یہ سب اہل بیت کے دوست و مخلص ہیں ایسی ہی محبت کا دین میں کچھ اعتبار نہیں جیسے قرآن کی بعضی صورت کو ماننا اور
 بعضی صورت کا انکار کرنا درست نہیں اور قرآن کو تفسیر سے نہایت جواب دہ یا کہہ سکتے ہیں کہ سوائے اماموں کے قرآن کا عمل کرنے
 نہیں چاہتا تو گویا ان کے نزدیک قرآن مجید کو تورات اور انجیل کی طرح منسوخ العمل و توصیف ظاہر ہو گا اہل سنت کے سوا
 اس میں ہر ایک کی تفسیر میں **فَالْعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ** کہ قرآن کو ان کے نزدیک قرآن مجید کو تورات اور انجیل کی طرح منسوخ العمل و توصیف ظاہر ہو گا اہل سنت کے سوا
فَدَجَّ فَأَنَّا تُؤَيِّنُ زَاجِرًا قَدْ رَأَيْتَ أَنَّ رَدَّ إِلَيْهِمْ سَبْعًا ثُمَّ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُلَاقِيَهُ ذَٰلِكَ
فَلْيَسْأَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَىٰ حَظٍّ سَعَىٰ يُخَالِفُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَوَّلِ مَا نَفَىٰ اللَّهُ عَلَيْكُمْ
فَلْيَفْعَلْ نَبِيُّيَ وَذَلَّ هَؤُلَاءِ بخاری اور مسلم میں مسور بن خرمزہ اور مردان بن حکم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
 بعد مراد رسول کے بات تو یہ ہو کہ تم ہمارے بھائی آئے تو یہ کہ کہی مسلمان ہو جن اور اللہ نے یہ تمہارا ہر ایک کے لئے جو روئے
 جو قیدی ہیں ان کو بھیج دو جن میں سے جو تم میں یہ بات بھی لگے تو چاہیے کہ اوپر عمل کرے یعنی اپنے نصے کے قیدی بنے عرض
 پیچھے ہوئے اور جو شخص تم میں ہے کہ اپنے حصے پر ہمارے تو اس کو ہم بہ لادیں اوس مال سے جو کہ اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ
 اس پر عمل کرے یعنی بطور قرض دے جو حضرت کو مراد ہوا ان کا گروہ ہوا جو کہ جنک نہیں ہیں ان کی قوم حضرت لڑی اون کی شکست ہوئی
 ان کے جو روئے اور مال اصحاب میں تقسیم ہو گیا جب یہ لوگ مسلمان ہوئے اور اپنے جو روئے کے حضرت سے مانگے گئے تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 یعنی جو اپنا حصہ خوشی سے دیکھتے تو ہر چیز اور اگر سب کو دینا منظور ہو تو کہو بطور قرض دیکھو ہم اس کو اور جگہ سے دلا دیں گے آخر
 یہ سب مانگے اپنے حصے خوشی سے بلا عرض ہے مدد ہو گا کہ ان کو شکست مال سے عرض لینا درست ہے جو کہ مراد ہوا ان کا گروہ ہوا ان کا گروہ ہوا
اللَّهُ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا
رُوحَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ
كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلَسْطُمْ أَنْفُسَ مَا قَدْ مَتَّ لِعِدِّهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ**

نورانی
 نورانی
 نورانی

۱۵۰۲

۱۵۰۳

اللّٰهُ خَبِيرٌ لِّمَا تَعْمَلُونَ ۝ صَدَقَ الَّذِي رَجُلٌ مِّنْ دِينَارٍ مِّنْ دِرْهَمٍ مِّنْ تَوَكُّبٍ مِّنْ صَلَاحٍ مِّنْ مَّوَدِّعٍ
 صَلَاحٌ مِّنْ مَّوَدِّعٍ مِّنْ مَّوَدِّعٍ مِّنْ مَّوَدِّعٍ مِّنْ مَّوَدِّعٍ مِّنْ مَّوَدِّعٍ مِّنْ مَّوَدِّعٍ مِّنْ مَّوَدِّعٍ مِّنْ مَّوَدِّعٍ مِّنْ مَّوَدِّعٍ
 کہ مقرر شد کہ ابی کتابین یہ آئینہ اندازی ہرین کی کو گو گو ورنے رب جسے نکوایان سے بنایا اور اسی سے او سکی جو بدیالی
 یعنی آدمی پہلی سے خواہائی اور او نو نو سے بہت داور عورتین کھیرین اور دروڈ سے جسک نام کے ویسے سے کہیں عیال
 کہنے ہوا و دروڈ و قربت کی بدسلوکی سے البتہ تا تیر گجھان پڑی تھی تحار اصل جانتا ہی کیا نذا و دروڈ سے او جاپیہ کہ میرا کیا جان
 خور کر کے کو ورنے اپنے واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور دروڈ سے مقرر البتہ خدا خبردار جو تم کرتے ہو حضرت نے فرمایا
 چاہیے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم سے اور اپنے کپڑے سے اور اپنے کھانے کے صلح سے یہاں تک
 حضرت نے فرمایا کہ اچھی کجوبی سہی **ف** جریرہ کہ روایت ہے کہ ہم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ تم کو فرمایا کہ خیرات کرنا چاہیے کہ
 او کمال انھیں نہایت دروڈ یا بلال سے فرمایا کہ اذان سے جب لوگ جمع ہوتے ہیں حضرت نے خطبہ پڑھنے کی حدیث فرمائی یعنی تم سب کو ملی
 اولاد و بونوے لوگ بھی تھلے بھائی تھلے تو اپنے حسان کرنا واجب ہو گا قیامت میں یہ خیرات تمہاری نجات کا سامان ہو گی ہر شخص اپنے
 مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری مرد ہاشمیوں کا ایک نوٹ والا اور دوسری روایت یوں کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
 دینار کے پھر نوٹار کا سب لوگ ہر ایک کے لئے حضرت نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ کا لیکھا فواں او پر
 چلنے والوں کا سب کا ثواب اسکو ملے گا اور جو بد راہ کا لیکھا تو سب کا عذاب و سیر ہو گا **ح** **وَإِنَّمَا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ مَا بَعْدُ**
يَكُنَّ لِلَّهِ وَخَيْرُ مَا بَعْدُ هِيَ هَذِهِ فَتَحْتَدِّدْ وَتَشْرُ الْأُمُورَ مُحَمَّدٌ نَّأْتَاهَا وَكُلُّ يَدٍ مِّنْهُ صَدَقَةٌ
 مسلم میں ہا پر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حد او صلوة کے بعد بات تو یہ کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہے اور بہتر طریقہ محمد کا
 طریقہ ہے اور نہایت بڑے کام جو دین میں سے کمال لگنے اور بہت کم رہی ہو **ف** یعنی میرے بعد قرآن اور میری سنت پر
 چلنا سوا اسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہیں اور میرے طریق سے بہتر کسی کا طریق نہیں کہ تم میری راہ چھوڑ کے اور کوئی راہ
 اختیار کرو مجھ دین میں سے کاموں سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت و سکا نام جو جس کی شرع میں کچھ اصل نہ ہو
سُخْرَانُ عَتَابِيسَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ وَيَكْفُرُ النَّاسُ فَمَنْ قَوْلِي شَيْئًا مِّنْ أَمْرِ
مُحَمَّدٍ فَإِنَّمَا سَطَعَ أَنْ يَصْرَفِيَهُ أَحَدًا أَوْ يَنْقَعِيَهُ أَحَدًا أَفَلَيْقَبِلُ مِنْ هُكَيْسَةٍ مَّوَدِّعًا وَزَعَنَ مُسَيِّئَةً مِّنْ عَنَانِ
 میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حد او صلوة کے بات تو یہ کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز بگڑتا جا
 انصار کے سولے اور لوگ بڑھتے جاویں گے سو جو شخص کھلم کھوے محمد کی اسبت کسی چیز کا پھر اسکو اپنی حکومت میں اتنی
 طاقت ہو کہ کسی کا سر کر سکے یا کسی کا فائدہ پہنچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکوں کی نیکی قبول کرے اور انکے بدکاروں سے درگزر کرے
ف حضرت کو معلوم ہوا تھا کہ نبی امیہ کی سلطنت میں انصاریوں پر زیادتی ہو گی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش میں
 فرمائی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہے کہ انکے نیکوں کی تعظیم اور توقیر کرے اور انکے بدکاروں سے چشم پوشی کرے یعنی اگر کوئی
 حرکت تعزیر کے لائق کرے تو حاکم اسکو مال جائے اور پھیل نہ میں کہ اگرچہ انصار حد مارے گا لگنا کریں تو بچہ نہ مارے اسواسطے
 کہ وہ دین سفارش میں اولاد میں حاکم کو کچھ اختیار نہیں حضرت نے خود فرمایا کہ اگر غلطی نہ تبت محمد چہ راوے تو اسکو یا تو کھانا

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۰۴

سخر عمر بن الخطاب بعد ان قال الله انا اعطيت الرجل وادع الرجل والذی اذع احب الی
 من الذی اعطی ولکنی اعطی اقول اما لیس اذی فی قلوبهم من الجنح والهلکة واکل قوتها
 لانی ما جعل الله فی قلوبهم من الغنی والخبیر فممن عمر بن الخطاب بناری من عرین تلبس رباک
 کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارا صلوات کے بعد بات تو یہ ہو کہ خاکی قسم کہ میں نے تیرا ہون ایک مرد کو اور چھوڑا تیرا ہون دوسرے مرد کو جسکو
 میں چھوڑا تیرا ہون میرے نزدیک زیادہ پیدا ہوا اسے جسکو میں نے تیرا ہون لیکن میں نے چند قوموں کو دیتا ہوں اسواسطے کہ میں
 انکو دلوں میں بے مری اور حسرت نہ رکھتا ہوں اور بعض قوموں کو اس پر چھوڑا تیرا ہون کہ نہ لے لو کہ نہ دلوں میں بے پرواہی اور خیر الی
 اور بعض میں عرین تلبس بھی ہوا حضرت کے پاس کچھ مال آیا حضرت نے بعضوں کو دیا اور بعضوں کو نہ دیا یہ حضرت کا معلوم ہوا
 کہ جب کمال زمین یا دی خریدہ میں بن حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو محبت اور نہ دینے کو رنج کا سبب سمجھو بلکہ بالعکس
 معاملہ ہو کہ بے صبر الی لوگوں کو دیتا ہوں اور قناعت الی لوگوں کو قناعت پر چھوڑا تیرا ہون **ق** عایشہ اُمّ ابی بکر
 یا عایشہ فَاِنَّهُ يَفْقَهُ عَنْكَ كَذَا وَكَذَا اِنْ كُنْتَ بِرَيْبَةٍ فَسَبِّحِي عَمَّاكَ اللَّهُ وَانْ كُنْتَ اَلْمَمْنِ
 يَذَّكَّرُ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتَوَكَّلِي اِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذُنُوبِهِ لَمْ يَأْتِ اللَّهَ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْكَ سَمَرِ
 اوسط میں حضرت عایشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارا صلوات کے بعد بات تو یہ ہو کہ ایسا نہ سمجھو تیری اسی بات تو نہیں
 سوا اگر تو گناہ سے بال ہوگی تو خدائے ربی بالی جان کر گیا اور اگر تو گناہ سے اکوہ ہوگی تو حضرت ابی بکر کے خدا سے اور اسکی طرف تو بکر کا
 کہ بیشک نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا ہے تو یہ کہ تو خدا اور اسکی توبہ قبول کرنا ہی اس پر رحمت متوجہ ہونا ہی **ف** حضرت عایشہ سے
 نہت ہوئی تیرے حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی باسکا پورا قصہ یا بنو بن باب میں ہو چکا **س** آخر اَوَّلُ الذِّكْرِ اَمَّا صَاحِبُكُمْ
 فَقَدْ عَمِلَ عَمَلًا يَفْقَهُ اَبَا بَكْرٍ لَخِي اللَّهُ عَنْهُ سَمَرِ مین ابو در د اڑنے سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے صاحب نے
 تو قرآن ہی جان کو نہت میری الامور صاحب سے ملا صدیق اکبر میں **ف** اسکا پورا قصہ ہو چکا کہ صدیق اکبر اور فاروق سے کسی ہاتھ
 رنج ہو گیا خاص میں اس میں تھا نے رنج میں حضرت باس آئے تیرے حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہو گئی **ق** کہ کہ
 بَنَ مَالِكٍ اَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَّقَ فَقَدْ حَقَّقَ يَفْقَهُ اللَّهُ فِيكَ **قَالَ لَهُ** لَمْ يَأْتِ اللَّهَ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْكَ سَمَرِ مین کتب بن مالک سے
 روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے توالدہ سے کچھ کہا سواہ اوٹھ رہا بن مالک خدا تیرے حق میں کچھ حکم کرے پھر حضرت کتب بن مالک سے
 فرمایا **ف** روایت ہو کہ کتب جنگ تک جو کہ میں حضرت کے ساتھ نکلے تھے حضرت نے ان سے پلٹ آئے تو نماز والوں سے سبب چھا
 مناموں چھوڑی تھیں کہا کہ حضرت کو راستی کر لیا جب کتب سے چھوٹا تو یہ سچے مسلک میں انھوں نے کہا کہ حضرت میں سے سواری فرمیں کہ
 اور سامان کو درست کیا تھا ان چلتا ہوں کل حلیت ہوں ہی کہتے کہتے میں گلیا بجا جو حقیقت میں کوئی مانع تھا تیرے حضرت نے یہ حدیث
 فرمائی اور کتب سے پلٹ کر نہ آیا یہ سپر وکسا اور فرمایا کہ کوئی کہتے بات یہ کہ تیرے حق تعالیٰ نے تو انکی راستی کر دی کہ تیرے پاس جس کے بدلہ کو تو
 قبول کی اور آیت و تباری اور جو مجھے مناموں کی نصیحتی میں اور امتین اور میں معلوم ہوا کہ اسی کا انجام نیک ہو گا جیسا کہ انھوں نے فرمایا

۱۵۰۵

۱۵۰۸

۱۵۰۹

الكتاب الثامن

انھوں میں باب میں کئی تعلیم میں **فصل** اس فضل میں دی حدیثیں ہیں جنکے سرے پر عدد ہو یعنی شمار انھیں

151.

[illegible]

1511

اس میں کا قصہ یا بخیرین، یا بغیر فیصل گذرنا ناموزن اور اگر حضرت کے بیان میں **ہر آدمی کو ہر ذرہ انشکان** فی اللہ اس کے ہر اعضاء کا ہر عضو **لکھرا لکھن** فی النسب والذیاحۃ علی المیتات مسلمین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ جو لوگ ان میں ایسی ہیں جو اپنے خلیق میں کفر ہیں ایک تو نسب میں عیب گناہوں سے کفر ہے دوسرا وہ **راف** یعنی یہ کفر کی سمیں ہیں اور اگر انکو

1514

حلال جا کر کسے تو صاف نہ ہو ق اَبُو مُوسٰی جَنَّانٌ مِنْ نَضْرَ اَیْنَهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّانٌ مِنْ
 ذَهَبٍ اَیْنَهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَنْظُرُوْا اِلَیْهِمْ اِلَّا رَدَّ اِلَیْهِمْ یَا
 عَلٰی وَجْهِہِ فِی جَنَّةٍ عِدْنَ بَعْدَی اَوْ سَلِمَ مِنْ اَوْسَعِ رِیْضٍ رَاہِیْتُ ہُوَ کُفْرَتِیْ لَیْسَ فَاکِلَہِ اَیْنِیْ
 اَوْ جَوِیْزِیْنِیْنِ یَسْبِیْہِ اَیْنِیْ اَوْ سَلِمَ مِنْ اَوْسَعِ رِیْضٍ رَاہِیْتُ ہُوَ کُفْرَتِیْ لَیْسَ فَاکِلَہِ اَیْنِیْ
 اَوْ جَوِیْزِیْنِیْنِ یَسْبِیْہِ اَیْنِیْ اَوْ سَلِمَ مِنْ اَوْسَعِ رِیْضٍ رَاہِیْتُ ہُوَ کُفْرَتِیْ لَیْسَ فَاکِلَہِ اَیْنِیْ

1514

اس حدیث میں دلکش غاف مقام پر بیعت خان مومنین مؤمنینا جنتان کا بیان ہوا ابو ہریرہ ؓ نے وصفتان میں اہل
النار لہذا رہا تو ہم معہم سیاط کا ذیاب المعری یضربون بھا الناس ویستاء کا سیات
عاریات قریب لک ما علات و دوسھن کا اسنفہ المھت المائلہ لا یدخلن الجنة ولا یجدن
رھما ولان فھما القجد من قسمن فاذا وکذا اسلام میں ابو ہریرہ ؓ روایت ہر حضرت نے فرمایا کہ قوس کے درجی
لوگ ہیں کہ انکو میں نے نہیں دیکھا ایک قوم تو وہ ہیں کہ انکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلوں کی قوسیں کہ انسے لوگوں کو مارینگے
اور دوسری قسم وہ ہیں جو کپڑے پہنے ہیں اور سنگی ہیں گردن کو اپنی طرف جھکا کر ہیں کہ وہ ان کی طرف تلخی ہیں سر انکے
جیسے انھوں نے کھجکے کو مانع ہو دوسرے میں ہشت من خوابگی اور او سکی خوشبو ناویگی اور اللہ او سکی خوشبو ملتی ہر اتنی اور اتنی

4.

دور سے یعنی بہت دور سے (ف) یعنی حضرت مکہ کے وقت میں ایسا لوگ تھے اور اس قسم سے چوہدر اور کوڑے والے مرد امین جو معلوم کروا دے شلو اور حاکم پاس نہیں جانے دیتے بلکہ راستہ میں اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتیں ہیں ان پر یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہننے میں اورنگی ہیں یعنی ان کا ایسا لباس ہے جس سے بدن نظر آتا ہے جیسے عیدین دپتے اور چالی کی کڑتیاں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس حرام ہے اس واسطے کہ لباس سے غرض ہے کہ بدن چھپے بھجب بدن ہی کھلا رہے تو لباس سے کیا فائدہ ہوا (ق) اَلْعَوْنُ لِلَّهِ فَيُمْنُهُ كَمَا تَسْتَغْنِي عَنْكَ عَلَى اللِّسَانِ يُفْلِحُ ثَلَاثَانِ فِي الْيَمِينِ اَنْ تَحْيِيَّ ثَلَاثَانَ اِلَى الْقَوْمِ اَنْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

[illegible]

۱۵۱۶

۱۵۱۷

۱۵۱۸

۱۵۱۹

زبان اور نقصان چوتھا ہوا ایک تو سترستی دوسرے روز ہی سے خاطر بھی **ف** یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہو کہ
 آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سکھ سکھایا لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہیں جانتے دنیاوی کمنے کاموں میں غفلت اور ہمت
 اس نعمت کو برباد کر کے دین میں غفلت سے لگ جاتے ہیں **ہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ **ثَلَاثٌ اَزْ اَحْرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِنَّمَا هِيَ اَلْمَبْنِيَّةُ**
اُمِنَتْ مِنْ قَبْلِ اَوْ كَسَبَتْ فِي رَايَمَا نَهَاخِرَ اَطْلَعُ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالْجَلَّالُ وَدَّ اَنْبَاةَ الْاَحْزَنِ
 مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے نشانیاں میں کچھ بھی نکلیں تو اس بیان کو ایمان لانا نافہر کہ گناہوں
 نشانوں سے پہلے نہ ایمان لایا ہو بلکہ ایمان میں کچھ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشان تو سورج کا ظہور
 سے نکلتا دوسری نشان شمال کی تیرہی نشان زمین کا ناز **ف** یعنی جب یہ نشانیاں ظاہر ہو تو تیرے قیامت خود ہو گئی ایمان
 بالغیب باقی رہا اس واسطے کہ ایمان لانا کچھ نافہر کہ گناہوں **ق** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ **ثَلَاثٌ لَا يَكْفِيكُمْ اَللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ**
وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْكُمْ وَلَا يَرْحَمُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَا فُلًا وَبَنَعَ مَاءً بِالْفَلَا وَبَنَعَ مِنَ
ابْنِ السَّبِيلِ وَوَجَلَ بَايَعَ رَجُلًا يَسْلَعُ بَعْدَ النُّصْرِ فَخَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ لَا خَدَّ هَا يَكْدُ اَوْ كَدَّ اَصْدَقُهُ
وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَا يَبَايِعُهُ اِلَّا لِدُنْيَا اَيَّانَ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفِي وَاِنْ كُوْنُ مَحِلٍّ
مِنْهَا لَوْ يَفِئ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جسے خدا قیامت میں نہ قبول کرے گا
 اول کہ جو گناہ کا اور نہ کوئی گناہ سے پاک کر گیا اور ان کے لیے عذاب دردناک ہو ایک تو وہ مرد جو باہان میں حاجت سے زیادہ پانی پر پڑے
 اور مسافر کو اس پانی سے روکے اور دوسرے مرد وہ جس نے کسی سے ایک منس کو بی عہد کے بعد جو اس خدائی قسم کھائی کہ میں نے
 اس منس کو اتنی اور اتنی قیمت کو محل لیا اس واسطے کہ اس کو سچا باندہ اور حال نہ کر اسے اتنی قیمت کو دنیا تھا میں نے اسے سچائی قسم
 اور تیسرے مرد وہ جو جسٹا ایک لقمہ سے بیعت کی اور اسے بیعت نہیں کی مگر دنیا ہی کے واسطے سوا اگر امام نے دنیا سے اس کو چھینا
 تو تو سے عہد پورا کر لیا اور اگر اسے دنیا سے کچھ نہ دیا تو اسے عہد نہ پورا کر لیا **ف** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ **ثَلَاثٌ لَا يَكْفِيكُمْ اَللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ**
وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْكُمْ وَلَا يَرْحَمُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَا فُلًا وَبَنَعَ مَاءً بِالْفَلَا وَبَنَعَ مِنَ
 میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جسے خدا کلام کر گیا قیامت میں اور نہ کوئی گناہ سے پاک کر گیا
 اور نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھا اور ان کو سخت مار ہوگی ایک تو جو عہد نامہ کا روٹھا جو عہد نامہ کا روٹھا جو عہد نامہ کا روٹھا
 جو روٹھا کے والا یعنی غور سے نہ سمجھتا مال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور سب سے اپنے لوگوں کی بہر گیری کرے **ف**
 ہر چند کہ امام کی اور جو ٹھکانہ اور غور سب کے حق میں ہر ایک لیکن ان میں شخص کے حق میں نہایت سب سے موقع ہو کہ باوجود پوری کے
 حرام کاری میں شراعت ہو اور باوجود بادشاہی عہد ساری کے جو ٹھکانہ بولنا بیفائدہ ہو اور باوجود محتاجی کے گھمٹ کرنا
 نہایت نامناسب ہو **ہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ **ثَلَاثٌ لَا يَكْفِيكُمْ اَللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْكُمْ وَلَا يَرْحَمُ وَلَهُمْ**
عَذَابٌ اَلِيمٌ قَالَ فَقَدْ اَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَقَاتٍ قَالَ اَمَّا ذَوِ خَابُوا
وَحَسِرُوا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَافُ وَالْمَنْفِقُ يَسْلَعُ بِالْخَلْفِ الْكَاذِبِ سَلَّمَ

اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی بایوں نے سزا یا کہ بہشت میں داخل ہوا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی ہوں حضرت نے حج کا ذکر نہیں کیا اوسولے کے اوسکا سوال سب سلام کے ارکان سے تھا اور یہ جواب سننے کے بعد کہ میں نے بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا یعنی ان فرض جن میں میں اپنی طرف سے زیادتی کی نہ کرونگا اور یہ طلب نہیں کہ فرض کے سولے سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو کہ باپ کی قسم کھانی کی نوعیت کی حد کے موافق حضرت کی زبان سے نکل گئی تعلیم نظر نہ تھی یا غیر خدا کی قسم اسکے بعد منع ہوئی ق عایشہ خمس من الذوات کلمن قاسی یقتلن فی الحرم العراب والحد آة والعرب والفاکة والکلب العقبی ہجاری اوسلم میں حضرت عایشہ رضے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بائج جانور میں ہی سب ہی اور بھائی مار ڈالے جاویں جرم میں ایک تو کو اور دوسرے جبل تیسرے بھجوجو تھے جو بائج چون کرتا کاتے والاف جب تلے میں اسی مار ڈالو اندر سے ہوا تو اور کچھ بطریق اولی اذکر قتل کرنا درست ہرق اجماعیہ سبعة یطعمہم اللہ فی ظلمہ یوم لا ینزل الا ظلمہ امام عادل و شاکب کشاف فی عبادۃ اللہ و رجل قلبہ معلق فی المساجد و رجلان تھا تا فی اللہ اجمعا علیہ و نفق قاعلیہ و رجل دعتہ امر آة ذات منصب وجمال فقال لانی اخا و اللہ و رجل یصدق یصد قاع خفا حاکم فی التکلم شمالہ ما ینفق یبینه و رجل ذکک اللہ خالدا ففانحت عینا کا ہجاری اوسلم میں ابوہریرہ رضے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص میں جن کو خدا اپنے سایہ میں رکھنا چاہے اوسکے سایہ کے سولے رکھیں سایہ نہ ہوگا یعنی قیامت میں ایک ایک نصف دار و شہر اور جوان جو اس کا جوانی سے خدا کی بندگی میں مشغول ہوا بیست گروہ و جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہی یعنی بار بار جماعت واسطے مسجد میں جاتا ہوا اور مسجد کے بناؤ چاہا میں لگا رہتا ہی جو تھے وی دوم و جو خدا ہی کے واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں ملتے ہیں قیسی ہوا اور ہوتے ہیں قیسی پر بائجوان وہ مرد جس کو الدار بعزت خوبصورت عورت نے بکرا یعنی بدکاری کے واسطے سولے سال کا مگر نہ ملے نہ رہا ہوں چھتاہم وہ مرد جس نے خلیت کی تولو سکھو چھپا یا یہاں تک کہ نہیں جانتا اوسکا ایمان ہاتھ کے کھیر چکیا اوسکے دینے ہاتھ نے ساتواں مرد جس نے خدا کو بیکریا مال کاں میں جاری ہو گئیں اوسکی دونوں آنکھیں بھی خوب اچھی سے رویہ عایشہ عشر من الفطر فی فضل الشارب و اعفاء الخبیۃ و السوا و اسیتشانی الماء و قص الاظفار و غسل الذر اجموعہ یثقی الا یطو و حلق العانک و انتقا ص الماء قال الن لاوی و لیسیت العاشرة لا ان تکون المضمضة مسلم میں حضرت عایشہ رضے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزیں پیدا نہیں ہوتیں کہ ایک تو خوب و چھکڑانا دوسری داڑھی چھوڑنا بعد از قبضہ تیسری سواک کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا پانچویں ناخن کاٹنا چھٹی اٹھلکھو کے جوڑوں کو دھونا گھسیل دھوئے شاتون نفل کے بال کو کھانا آٹھویں نیرات کے بال کو مٹانا نوین مینا کے بعد پانی سے ہتھکڑا کرنا دواؤں نے کہا کہ میں سو میں چیز قبول گیا مگر یہ کھلی ہوئی خوب یا و نہیں لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہوا کہ سون چیز ناپائی کرنا اور ہر عمر عبد اللہ بن عمر ذکر اکوبون حصلة اعلیٰھا منیحة العین ما من عامل یعمل یحصلہ فیہما رجاء تو اہا و تصدیق موعید ہلا لا اذخلہ اللہ فیہا الجنة ہجاری میں عبد اللہ بن عمر رضے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس نسل میں میں اون سے اعلیٰ اور عمدہ و غیر کمبری عاریت دینا ہوگا و کوا و دوہو

۱۵۲۷

۱۵۲۸

۱۵۲۹

۱۵۳۰

عاشقہ عیسیٰ بن جریج

عاشقہ عیسیٰ بن جریج

۱۵۵۳

فساد میں گوشتہ گیری اختیار کی تھی **ق** ابو محمد بن الساعدی سنیہ الیکالہ ریح شدیدہ فلا یفقر فیہا احدکم کان لہ یعیس فلیستہ عقالہ **و** قالہ یقو کہ بخاری اور مسلم بن ابی حمزہ ساعدی ہنسے روایت تار

۱۵۵۴

کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کسی رات غریب ہو کہ ایک سخت آدمی پہلے کی تو او میں نہ کوئی کھڑا رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ اس کا زانو بند مضبوط باندھے حضرت نے قبول میں فرمایا **ف** نوین سال ہجری مکہ شام میں حضرت جنگ بول میں گئے سو وہاں

۱۵۵۵

الکات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آدمی اسی رات پہلے ایک شخص کھڑا تھا اس کو آدمی نے لوٹ کر طرح کے پہاڑ ڈال دیا کہ اور تم کو کسی دنوں کی راہ **ق** علی بن سیحیح مخرج قوم فی اخرا الومان حد ثانیہ الاستان شہداء الاخلاق

۱۵۵۶

یقولون من خیر قول الذی یقرؤ القرآن لا یجاء وریما ھو صلیا ھم یقرؤون من الذین ھما یقرؤون الشہ من الرویۃ فایکما لقیتمو ھم فاقولو ھم فان فی قتلہما اجر لمن یتکلم ھو

۱۵۵۷

عند اللہ یوم اعلیٰ علیہ بخاری اور مسلم بن علی مریض ہنسے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا غریب ایک قوم یہاں پہلے پہلے انھوں نے میں کہ عمر ناقص عقل کا دم رنگ بتر کو کون کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان نہ اور تم کا ان کے زخموں کے نیچے

۱۵۵۸

یعنی ایمان کا کچھ اثر ہو گا کل جاوینگے دین سے جسے تیر نخل بابا ہر سکاری جانور سے سو جہان کہیں تم اون سے ملو تو کوئی نکل کو سولہ اور کئے قتل کرنے میں قتل کرنے والوں کو ثواب برقیہ میں خدا کے نزدیک **ف** اس قوم سے خارجی ہو کر انھوں

۱۵۵۹

جنگوں میں مریض نے قتل کیا ہوا تو میں سے سہولوں فی اخرا امی اناس یحدثون کذبا کہ تم معقول ان کے وہاں آیا تو کہ فایا کہ وایا ھم سلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا غریب میری کھجلی است میں کھجولگ

۱۵۶۰

ہونگے جو بدترین ظاہر کریں گے اور وہی بامیں سے کھینچ کر جنت اور تھارے باب ادون سے نہیں نہیں ہو دو رہا تو کم اون سے **ف** اس حدیث میں اہل بیت کا ذکر ہو جو اسلام کے مخالف تھے کاسون کو راجع کرتے ہیں بر خلاف اجماع مسلمین کے خواہ

۱۵۶۱

جموٹھی حدیث بنا کر خواہ اولیا اندکی طرف نسبت کر کے خواہ اماموں کی طرف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ تحقیق کسی بات کو نا جائز ہے کہ اسمین دین بگڑا ہو اور اسی سبب سے ہزاروں بعثتیں عالم گیر ہو گئیں

۱۵۶۲

فصل فی المضارع اس فصل میں محدثین ہیں جسکے سرے پر مضارع کا صنف ہوا اسکی باب الحقیۃ یوم اعلیٰ علیہ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول یاک امیرت لا اقم

۱۵۶۳

لاحدی قبلک سلم بن انس ہنسے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میں آؤ لگھا بہشت کے دروازے برقیہ است کے دن میں دروازہ کھلاؤ لگھا تو کیا ہو گیا کہ کوں پر سو میں کوں گا کہ میں چھوٹوں تو جو کیا داریگا کھجلی کا مبلو کہ ہو کہ نہ کوں لیں کیسے واسطے

۱۵۶۴

نہیں پہلے **ق** ابن عباس امیرت با ریع و انھا کھن اربع الا یمان یا اللہ شہداء ان لا الہ الا اللہ وان محمد ارسول اللہ واقامہ الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تؤدوا خمس ما غنمتم و انھا کھن عن الذبائہ والختیر والتوفیق المفی قالہ فی عبد اللہ القیس بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عباس

۱۵۶۵

روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میں کوں کہم کہ راہوں چارچہ کا اور منع کر راہوں چارچہ سے پہلا کہ اسکا ایمان لا لائیں یہ طرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں خدا کے سولے اور محمد رسول ہی اسکا اور دوسرا کہ راہ کا قاسم کرنا تو تیسرا کہ

جی کہانہ کے پیشہ بہان کفار قریش نے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتے تھے کہ ہر مہینے میں اس مکان میں جبکہ مختص نام ہر مہینے کے
 جعفر کے مہینے تھے تو قریش اور یہی کہانہ نے مختص مہینے اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ نبی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ نہ کریں
 ہو اور کسی بیڑی کی خرید و فروخت کریں یہاں تک کہ وہ بیڑی کو حضرت کو لے کر دیوں چنانچہ تین برس حضرت کو اور حضرت کی برادری
 لوگ غلام مسلمان خواہ کافر ایک مکان میں گھر سے آگے اور پانی تک نہ لے کر دیتے تھے کھانے کا تو کیا دیکھو آخر کو خدا نے ان میں پیچہ
 ڈالی اور کفار اپنے عدا اور یہاں سے اپنے لئے بعد اوس کے حضرت نے ہجرت کی دینے کی طرف اٹھو یہاں سال مکہ فتح ہوا اور بنی ہاشم حضرت
 حمہ الوہل کے واسطے شریف ملک نے جب مکہ کے قریب پہنچے تو اسامہ نے بوجہ کہ یا حضرت کل کہان میں مکہ میں اور بیگانہ تھے
 یہ صدر بغدادی اور اس مکان میں اور تیرے کا یہ فائدہ کہ ان کا احسان یاد پڑے کہ جہاں کفر کا فزون نے کہ نہ بدھی تھی وہیں مسلمانوں
 کو نہ لے کر گیا غالب کیا اور کافر شرمندہ ہوں **ق** ابومہینۃ بن ابی السیطان احدا کہ فیقول من خلق کذا
 من خلق کذا احثی فیقول من خلق ربک فاذا بکفہ فلیست بعد باللہ ولینتک عاری اور سلم بن ابی ہریرہ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تا ہی شیطان تم میں سے کسی پر اس کہتا ہے کہ ایسا پیدا کیا کہ ایسا بنا یا یہاں تک کہ کہتا ہو کہ
 کہنے پیدا کیا تیرے رب کو چہ چہ شیطان یہاں تک کہ اس کو پہنچا دے تو اس کو چاہیے کہ خدا سے بنا دے مانگے اور کہہ دے **ف**
 یعنی جب اس کو ایسا خیال غلط کے تو خدا کی طرف سے عکسے اور عوذ بالہم ربنا شیطان الرحیم پڑے اور اس خیال سے دل کو ہٹا دے
 اس واسطے کہ اگر نہ شیطان کے وہ اس کو دفع کر داتی ہو جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہو جاتی ہے اور ابومہینۃ
 یا بنی السیخ من قبل المشرق وھم متہ المدینۃ حتی یأذن ذر احل لھم نصرۃ الملائکہ وجعلہ
 قبل الشام وھنالك یحکام مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اور کیا دجال ابی ربک کی طرف سے اُتے
 اس کا جوگا سینہ کا یہاں تک کہ دو اُتے کے پیچھے اور پیچھے پھر فرشتے اس کا منہ پھیر دیں گے شام کی طرف اور وہیں جا کر مالک ہو جاوگا
 ہر ابومہینۃ یا بنی علی الناس زمان یدعوا الی جمل ابن عجمہ وقریبہ حکماء الی السجاء حکماء
 الی السجاء والمدینۃ حین یصلحوا فایا یعلمون والذی نفسی بیدہ لا یخیر مع منہم احد وعبۃ
 عنہا الا اختلف اللہ فیہا حتماً یئسہ الا ان المدینۃ کا لکنہ فیخرج الحیث لا تقوۃ الساعۃ
 حتی یسقی المدینۃ شرا رہا کا یعنی الکنین حین الکنین سلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ اور کیا لوگوں پر ایسا وقت کہ دلوں کا دلوں پہنچے کہ سینے کو لوہے پر رشتہ اس کو کہ آو عیش و آرام کی طرف اور کشائش و زنی کی طرف
 اور مال و نو شینے کا یہاں ہستی ان کے واسطے اگر وہی ہوں جو جملے اس کی قسم ہے کہ قابون میری جان ہو کہ نکلے گا میں سے الا کوئی
 شینے سے بڑھ کر ہو گا اور خدا اس کے عوض اس سے بڑھ کر دینے میں بل لاویگا خبر دے کہ مقرر مدینہ ہمارے مٹی کی طرح ہے کہ کمال
 ڈال دیں یہ کہ کو نہ قائم ہوگی قیامت جہاں تک کہ دور کر دال گیا مدینہ پہلے ہلوگوں کو جسے دور کر دال دیں جو پختی ہو ہے کی سیل کو
ف یعنی شام اور عراق کے ملک میرا شائش رزق کے واسطے مدینہ کے حصے لوگ اپنے گھر بار کو لے جائیں گے حال ان کے کہ
 یہ بہترین کہ حضرت کی جہاں جو زمین کے واسطے **ق** ابوسعید بن ابی علی الناس زمان یدعوا الی جمل ابن عجمہ وقریبہ
 من الناس فیقال لھم هل فیکم من الذی رسول اللہ فیقولون نعم فیقول لھم لکن فیما

۱۵۷۸

۱۵۷۹

۱۵۸۰

۱۵۸۱

[illegible]

1584

روضة الطيب
أول من
أضحت
فان

اور کے سب سے پہلے تم جاؤ موسیٰ پاس جس سے خدائے بلا واسطہ کا مکمل اور اسکو تو ریت می ہو دی لوگ تو ہی پاس آگئے تو وہ بھی گیا
 میں اس قلم کے لائق نہیں اور یاد رکھا اپنی خطا کو جو اس سے ہوئی سو تیرا دیکھا اپنے رب سے اس کے سب سے لیکر تم جاؤ موسیٰ روح اللہ پاس
 جو خدائے کلام سے پہلے ہوا یعنی صرف غلط کلمہ جو نہ ہوا کوئی اور کیا باپ تھا سو دی لوگ عیسیٰ روح اللہ پاس آگئے تو عیسیٰ کہہ گیا
 کہ میں اس قلم کے لائق نہیں لیکن تم جاؤ میرے پاس جو خدا کا خاص بندہ میری قراوکی اگلی بجلی بھول چوک سب معاف ہو گئی سو موسیٰ
 کو کہہ پاس آگئے سو میں اپنے رب سے اجازت مانگوں گا تو مجھ کو اجازت ملے گی سو میرے پاس آؤ سکو دیکھو میری توجہ سے میں کر پڑا دیکھا سو مجھ کو
 خدا احمد سے میں بخیر دیکھتا کہ وہ چاہے گا پھر حکم ہو گا اور مجھ کو اپنا سر اوٹھائے کہ نہ سنا جاوے گا مانگ مجھ کو دیا جاوے گا سفارش کرتی رہی سفارش
 قبول ہو گئی تو میں اپنا سر اوٹھا دیکھا تو میں تعریف کر رہا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجھ کو سکھایا دیکھا پھر میں سفارش کر دیکھا
 سو میرے واسطے ایک انداز اور مقدار شہرانی جاوے گی یعنی اتنے لوگوں کی مغفرت ہوئی تو میں اوتنے لوگوں کو دوزخ سے نکال دیکھا
 اور بہشت میں داخل کروں گا پھر میں بدلتا آؤں گا سو احمد سے میں گروں گا سو مجھ کو خدا احمد سے میں بخش دیکھا جتنا کہ چاہے گا پھر حکم ہو گا مجھ کو اپنا سر
 اوٹھائے ای غمخوار بول تیرا کہنا سنا جاوے گا اور مانگ مجھ کو دیا جاوے گا اور سفارش کرتی رہی سفارش قبول ہو گئی تو میں اپنا سر اوٹھا دیکھا
 سو تعریف شروع کروں گا جیسی تعریف کہ مجھ کو میرا رب سکھایا دیکھا پھر میں سفارش کر دیکھا سو میرے واسطے ایک حد قمر کی جاوے گی تو میں اس
 لوگوں کو دوزخ سے نکال دیکھا اور بہشت میں داخل کروں گا راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار میں حضرت نے فرمایا کہ پھر
 میں کوں گا ای میرے رب ابدہ دوزخ میں کوئی باقی نہیں مانگو میری شخص جسکو قرآن نے نہ لکھا یعنی جسکی مغفرت کا قرآن میں حکم نہیں
 یعنی مشرکین اور کافروں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا پھر میں چوتھی بار اپنے رب پاس آؤں گا یا یوں فرمایا کہ چوتھی بار پھر
 او موسیٰ کا ذکر آئے کہ پھر سو بھاری کی بعضی روایات میں **یوسف** معلوم ہوا کہ حشر میں سب پیغمبر جواب دینے اور اپنی اپنی بھول
 چوک یا ان کے شر و گنہگارے حضرت دستگیر نہ لائق ہو گئے اور ہم گنہگاروں کو اس قدر کہ مقام سے بچا دینگے اوس وقت شکوت
 محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کہی کہ میں ہمارے حضرت کو خاص ہو دوسرے پیغمبر کو نہیں کہ میں
 پہلے حضرت اس واسطے شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبر بن کی زبان سے ثابت ہو جائے کہ کوں حضرت کے کسی کو ایسا
 رتبہ نہیں ہے خدا نبیا اور اولیا اور صلہ کی بھی شفاعت ثابت ہے لیکن وہ شفاعت جزئی ہے شفاعت کلی نہیں اول اس میدان میں سو کہ
 ہمارے حضرت کے کوئی قدم نہ رکھ سکے گا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قرآنہ دی بسبب ملاحظہ محمدی فرمود اور فرمایا کہ اے امام بھی اقدس
 اپنے رب کے شفاعت پر مستعد ہوئے شہر اوس مابہر کا سبب نزال الہی طور ہے دلیر ہی ہیں پروردگار کو چاہو یہاں **اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى**
عَبْدِكَ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَتَسْلِفِ الْمُذْنِبِينَ هَذَا يَوْمُ مَوْسَىٰ يُجِئُ يَوْمَ الْغَيْثِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
يَدْعُونَكَ أَمَّا الْإِجْبَالُ يَعْصِي هَا اللَّهُ لَهُ وَتَصْعَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ فِيمَا أَحْبَبَ قَالَ أَبُو ذَرُوح
لَا أَكْذَرُ فِي مِلَّةٍ إِلَّا النَّصَارَىٰ مسلمین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لاؤ دیکھتے کچھ مسلمان لوگ اپنے گناہ پاروں کے
 برابر خدا اون گناہوں کو اٹھنے معاف کر دیکھا اور اون گناہوں کو ہوا اور نصاریٰ پر رکھ دیکھا راوی کہتا ہے کہ میری دانست میں
 یوں ہے اور موسیٰ نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کس کی طرف سے ہے یعنی ابو موسیٰ کو شک ہوئی اس حدیث کی راویں با کسی اور کو
 اس حدیث میں ہی مسلمان مراد ہیں جنکو ہوا اور نصاریٰ سے سخت تکیفات پہنچے اور اونھوں نے صبر کیا ہوا

1592

ق اَبْنُ عَبَّاسٍ يَحْكُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْكُمُ مِنْ السَّبَبِ بَخَارِيُّ او مسلم بن عبدالمدين عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کحل حرام ہو جانا جو دو دھپینے سے جو کحل حرام ہی نہ رہتا اور سیوف یعنی جیسے سگی مان اور بہن اور خالہ اور چچہ سے

1042

الحکیمین در دست ویس بی دودہ کے رشتے سے نکلی نہیں درست باقی تفصیل فقہین دیکھنا چاہیے ق ابو کھریرہ کا کھجور کا
 الکعبۃ و الشویقینین الحبشہ ہماری اور مسلمین ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اہل کعبہ کب کو ایک

1595

مشی جبرئیل بنیون الاف ایامت کے قریب کہ رہا ہے جبکہ زمین کے نویسے ناپاک ضعیف الخائفہ کے ساتھ کہ کعبہ شریف
خرب ہوگا اسکی حکمت مذکور خوب بانٹا ہے کہ کیا ہوسخ جابر بن یحییٰ خرج قوم ثمن الذاریہ بالشفاعة ہمارے ہیں حاضرین و غائبین

1344

حضرت سے فرمایا کہ کچھ لکھی گئی ایک قوم، درجہ سے شفاعت کے سبب وفادار اس قوم کے گمراہ مسلمان ہیں جن کا یہ سبب درجہ میں بڑے بچہ ایمان کے سبب بواسطہ انبیاء اور شہداء اور علماء کی شفاعت کے آخر کو بہشت میں داخل ہو کر آئیں۔

يُخْرِجُ مِنَ التَّارِخِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْحَيَاةِ مَا يَزِيدُ شَيْئًا ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ التَّارِخِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْحَيَاةِ مَا يَزِيدُ شَيْئًا ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ التَّارِخِ

[illegible]

اور ہوگی انسے دل میں ایک جو کہ برابر نیکی پر کھلے گا دوزخ سے جسے لا الہ الا اللہ کہا اور جو کہ اوس کے دل میں ایک نبیوں کے برابر نیکی پر کھلے گا دوزخ سے جسے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوس کے دل میں ایک نہرو برابر نیکی بخاری سے فتہ دو کی روایت میں انس سے سچا نیکی کے

ایمان کی لفظ وایت کی جو معنی جسے اللہ الہ الہ سمجھا اور اسے دل میں ایک شے کے برابر مان لیا۔ یوں کے برابر یا زور بھی ایمان ہو گا۔ وہ دفعہ سے
 آخر کو نہایت پرہیزگار نیک سے مراد اس صفت حمیدہ میں جسے اللہ محبت اور نہ نفی اور ذکر الہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہید بنے

1594

بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقْطَعُ بَعْضُهُمْ مِنْ نَبْتٍ مَظْلُومٍ كَأَنَّهُ بُعِدَ بِهَا عَنْ الْجَنَّةِ أَوْ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ فَيَحْبِسُونَ عَلَى قُلُوبِهِمْ

فِي دُحُولِ جَنَّةٍ قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ سَيِّدٍ ۖ لِأَحَدِهِمْ أَهْدَى بِعَدْلِهِ ۖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ عَمَلٌ ۖ كَانَ
فِي الدُّنْيَا أَخْبَارُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ۖ رَوَيْتُ بِكَ حَضْرَتِ سَفَرًا بِكَ زِلْزَالًا ۖ بِأَوَّلِهِ أَيْمَانُ دُرُودِخٍ ۖ سَتُؤَخَّرُ رُوكَ جَاوِيغَنَّا ۖ

بل پر جود روح اور بہشت کے درمیان ہر دو مہمان بدلا لیا جاویگا بعضوں کا بعض سے اون جن فحشی و ظلموں کا جو اپنے درمیان کیا

بانی جو کہ اولین سے ہر ایک شخص اپنے بہت سے مکان اور پختہ دنیا کے مقام سے زیادہ تر اوقات درخشاں ہوگا کہ اس شخص کا

1598

عمر بن الخطابؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ نے بتایا کہ میں نے اپنے بھائی کو کھانا دیا تو انہوں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ! یہ ایک نیکو عمل ہے۔

سے دل میں فخر اور غفلت و کم ولولہ بن جو ضلالت دُور سے ہیں جیسے چر بیان اذیبون سے دور کی رہی ہیں انصاف اور

۴۹

اور ہاتھ کے اشارے سے جھگھاتی ہیں **ق** اُولَہُیْ ذَکَہُ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اَمَتِیْ رَمَزَ کَہْمُ سَبْعُونَ اَلْفًا
یعنی وُجُوہُھُمْ اَمَتَاءُ الْعَصْرِ لَکَ الْبَدَنِ بِنِیَاسِی اور سلم بن ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوگا
بہشت میں میری امت سے ایک کروڑ و ستر ہزار ہونگے روشن ہوئے ان کے نور جیسے ہاند روشن ہوتا ہے جو دعویٰ میں رات کو ہر

۱۶۰۰

اُولَہُیْ ذَکَہُ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اَمَتِیْ سَبْعُونَ اَلْفًا رَمَزَ کَہْمُ سَبْعُونَ اَلْفًا رَمَزَ کَہْمُ سَبْعُونَ اَلْفًا
روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار و ایک ہی کروڑ ہیں میری امت سے ہر ایک کو

۱۶۰۱

ف منشیٰ او بطل لوگ مراد ہیں جو سر حال میں خدا پر نظر رکھتے ہیں سبنا ظہری کے گرفتار نہیں چنانچہ اور حدیث میں ہے
صاف آیا ہوق اِنَّ عَمْرًا یَدْخُلُ اللّٰہَ اَہْلَ الْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ وَ اَہْلَ النَّارِ النَّارِ لَمْ یَقِمْ مَعِ ذَنْبٍ یَّکُفُّ
فیقول یا اَہْلَ الْجَنَّةِ لَمْ یَمُوتْ دَیْمًا اَہْلَ النَّارِ لَمْ یَمُوتْ کُلَّ خَالِدٍ لَّمَّا کُفِّ عَمَّا یُفْعَلُ عَمَّا یُفْعَلُ عَمَّا یُفْعَلُ عَمَّا یُفْعَلُ
فرمایا کہ داخل کرنا خدا ہشتادین کو بہشت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں پھر اُوٹھ گیا ایک پکارنے والا اور کہہ دیا میں نے پھر کیا

۱۶۰۲

ای بہشتیوں کو موت نہیں اور ای دوزخیوں کو موت نہیں ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا جو جس مکان میں کہے **ف** میں نے
معلوم ہوا کہ ہشتادین اور دوزخیوں کی کبھی فنا نہیں جہاں باسورہ مالکین یا اور بقید ملان کہنگاروں کے دوزخ سے نکلنے کے ہوگی
تاکہ ہشتی سے نکلے جہن میں ہیں اور دوزخی ابائی اسوثرین آتی ہے غصبت پناہ ہا اُنْیْ لَمْ یَدْخُلْ مِنْ اَمَتِیْ الْجَنَّةَ
سَبْعُونَ اَلْفًا بِنِیَاسِی سلم بن ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار

۱۶۰۳

حساب کے **ف** یعنی ان کے انرا اعمال ہر ایک کو مکمل دینے جاوینگے زیادہ وقت و شہید ہوگی خیر اِنَّ عَمْرًا یَمْشِیْ حَمْلًا
اَقَمَ سَمْعِیْلَ لَوْ کَرَّکَ رَمَزَ اَقَالَ لَوْ کَرَّکَ رَمَزَ اَقَالَ لَوْ کَرَّکَ رَمَزَ اَقَالَ لَوْ کَرَّکَ رَمَزَ اَقَالَ لَوْ کَرَّکَ رَمَزَ اَقَالَ لَوْ کَرَّکَ رَمَزَ اَقَالَ
بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمعیل کی ماں پر یعنی باجر پر اگر چھوڑتی رہے گا یوں فرمایا کہ اگر چھوڑتی
رہے گا تو فرم ایک جاری چشمہ ہوتا **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت باجر اور حضرت اسمعیل کو خدا کی مرضی سے

۱۶۰۴

کتبے پاس چھوڑ گئے وہاں کچھ آبادی تھی نہ انہ پانی حضرت جبریل نے وہاں میں پانی پنا پر مارا فرم کیا یا رب زمین سے بھڑک نکلا
حضرت باجر نے اوس پانی کے گرد پتھروں کی سینڈ بنائی تاکہ پانی نہ جاوے اور چلو پھر پھر لینا شروع کیا سو حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمعیل
کی ماں کو نہ کو تیرے فرم ایک دیر ہو جائے اس کے فرائض غیبی سے جاری ہوا تھا **ق** اِنَّ مَسْعُوْدَہُ یَوْمَہُمُ اللّٰہُ مَعِیْ
لَقَدْ اُوْذِیْ بِاَکْثَرِ مِنْ ہٰذَا فَصَبْرٌ قَالَتْ حٰجِبِیْ سَمِعَ رَجُلًا قَالَ یَوْمَ حُجَّیْنٍ وَاللّٰہُ اِنَّ ہٰذَا لَیَقْبَلُہُ

معاذ اللہ فیہا ولا اکرید کما وجہ اللہ بخاری اور سلم بن عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے
موسیٰ پر البتہ تو اس سے بھی زیادہ ترانہ دیا گیا تھا ہر اوسے صبر کیا یہ حضرت اوس سے فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ ایک شخص نے گن گنا تھا
کہ قسم خدا کی میں نے کچھ انصاف نہوا اور نہ اس کے کچھ خدا کی رضا مندی قصود ہوئی **ف** جنگ حنین بن ہبہت ان غنیمتین
آیتھا حضرت نے کہے کہ مسلمانوں کو بہت سال دیا کہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجھیں تو ایک مرد نے پہنچے جکا ذی النور کھڑے تھے
حضرت نے بعض کی حضرت نے بعض فرمایا حضرت موسیٰ پر بہت تھی کہ انھوں نے اپنے بھائی ہارون کو مارا لڑائی کر کے سب خدا کے فرشتوں
حکم کیا ہارون کی لاش کو اٹھو دھلا دیوں اگر کوئی نہ زخم لاش کھڑکی یا لاش شرمہ ہوخدا لعنت کرے ہر گناہوں پر نہ پیغمبروں کو

فصل فی
تاریخ
نہد

۱۶۵

تست سے چھوڑے ہیں لکن اگر اور اس کا حق عاقبتہ برکتہ اللہ لعل اذکر کی کذا اولکذا ایہ لکھتے ہیں انیس ہجرت
ویرودی اسقطہما من سورۃ کذا اولکذا قالہ حین سمع عبد اللہ بن زید الخطیبی الاضاریر یقرأ

۱۶۶

من اللیل بخاری اور سلم حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس پر رحمت کرے البتہ اوستے تو کج فلاحی اور فلاحی
آیت یاد دلادی جو مجھے عمل کی تھی اور دوسری روایت یوں ہے کہ جس آیت کو سنیے فلاحی اور فلاحی سورت سے نسیان کے

۱۶۷

سبب سنا لکھو اور الیہما حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ عبد اللہ بن زید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا ق
ابوہل یزہ یسکلم الن کب علی الماکنی والمکینی علی القاعد والقاعد علی الکثیر بخاری اور سلم

مین ابوہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار یا کہ کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو اور تلواری جماعت بیٹھت
صلو ذریعہ علی کل سلاخی من احد صدقہ فکل تسبیح صدقہ وکل تحسین صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ

وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ
وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ

وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ
وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ

وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ
وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ

۱۶۸

وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ
وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ

وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ
وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ

وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ
وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ

۱۶۹

وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ
وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ

وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ
وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ

وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ
وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ

۱۷۰

وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ
وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ وکل تکریم صدقہ

وَلَمَّا كَانَتْ هَؤُلَاءِ نَفْسِي بَدَأَ بَرَاءُ لَا وَجْهَ إِلَّا أَنْ تَكُنْ كَمَا شَطَرَ أَهْلُ الْجَنَّةِ لَكَ مَثَلُكُمْ فِي الْأَكْمَادِ
 كَمَثَلِ الشَّعَةِ الْمَبْنِيَّةِ فِي جُولِ الْقَوَايَا الْأَكْمَادِ وَأَوَّلُ قَمْعَةٍ فِي وَرَاجِ الْحَمَامِ أَرَادَ عَارِي أَوَّلَ مَرْنِ الْوَسْمِيدِ
 روايت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرما ہو گا کہ آدم کو وہ کیسا حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت میں اور بہتر ہی ترے ہی
 ہاتھوں میں یہ سوزناؤں ہو گا کہ کمال اور خ کا صمدی جو دوزخ میں ڈلے گا وہیں کے اوکو مدکر آدم کیسے الکی اس قدر ہی دوزخ کا قصہ
 خدا فرما ہو گا کہ ہر ایک ہزار سے سو سو اونٹنوں سے بھی ہزار آدمی میں ایک کشتی اور باقی دوزخی حضرت نے فرمایا سو یہ او وقت ہو گا
 جب کہ تیرا ہوا ہو گا کہ اور ہر ایک بیت دالی سپینہ بیت کا بچہ کرادو گی اور تو کچھ گا کر گون کو بیوش اور دیولے اور حال آنکہ
 وہ دیولے نہیں لیکن خدا کا عذاب سخت ہو گا کہ آدمی کے کما سو یہ بات صاحب نہایت سخت گدڑی تو اصحاب نے کہا باز رسول اللہ
 ہم میں سے ایسا ہشتی مرد کوں ہو گا کہ نبی جب ہزار میں ایک ہی شخص ہشتی ٹھہرا تو ہکو نجات پائے گی کیا امید باقی رہی حضرت نے
 فرمایا کہ تمنا طرح جمع رکھو خوش ہوا سو اسطے کہ باجوہ اور باجوہ سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم میں سے ایک مرد ہشتی ہو گا یعنی دوزخ
 کے بھر کے واسطے باجوہ باجوہ کیا کہ میں جو کہ گھبراتے ہو یہ حضرت نے فرمایا کہ لو کہی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اسکی
 امید رکھتا ہوں کہ تم لوگ ہشتیوں کے چوتھائی ہونگے آدمی نے کہا تو ہم اصحاب نے اچھا اور اسد کر کہا پھر حضرت نے فرمایا اکی
 قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اسکی امید رکھتا ہوں کہ تم ہشتیوں کے تہائی ہونگے آدمی نے کہا تو تھے اچھا اور اسد کر کہا
 پھر حضرت نے فرمایا کہ لو کہی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ تم آدمی ہونگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمہاری کش اور استوں میں
 جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بال کی کمال میں ایک جیسے داغ کی مثل گدھے کے ہاتھ میں یعنی ہت محمدی بہ نسبت
 اگلی ہون کے نہایت کم دوزخ کے واسطے باجوہ باجوہ اور اگلی امتواں کے کافر کچھ کہ نہیں معلوم ہوا کہ آدمی بہشت میں بہت جوتہ
 ہوگی اور آدمی میں اور غیر میں کی امتیں ہوگی انتہا کم اس ہت پر محض اس نبی کریم کی بدولت ہی اللہ عزوجل نے اس حدیث کا
 اول مضبوط کر کے کرنا ہوا پچھلے اھل علمین جو بنا دیولے کے دو بہرین خوف اور جادہ زخوف ہی ہرگز کہ جسے ناما سید کر ڈالے نہ وہ
 امید ہی کہ نہایت خلاف شرع ہو رہے قید بنائے ق **ق** لَمْ يَعْصِ يَعْقُومُ الْفَأْسُ لَوْ لَمْ يَلْعَلِ الْيَمِينَ حَتَّى تَنْفِيكَ كَحَدِّمْ
 فِي رَفِيحَةٍ إِلَى انْصَافٍ اَذْنِيكَ بَعْدَى اَبْرَسْلَمِ بْنِ عَمَلِ بْنِ مَرْثَسَ دَايْتِ بَرَكَةَ حَضْرَتِ مَنْ فَرَمَا کہ کھڑے ہونگے لوگ
 رہا العالمین کے واسطے یہاں تک کہ وہ باجوہ باجوہ ادا دی سپینہ میں اپنے آدھے کا فون تک **ق** جَاءَ رُؤُوسُ مَسْرُورَةٍ
 يَكُونُ عَيْدِي اَمَّا عَشْرُ اَمِيْدَا اَقَالَ جَابِيْكَ فَعَالَ كَلِمَةً لَمْ اَسْمَعْهَا فَعَالَ اَيُّهَا اِنَّهٗ قَالَ كَلِمَةً مِّنْ
 فَرِيْشِ بَعْدَى اور سلم میں جابریں ہوئے مرسے روايت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد بارہ سردار پھر حضرت نے کوئی
 لفظ کی کہ مینے نہ سنی تو میرے باپ یعنی محمد نے کہا کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی کہ وہ سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے **ف** چہند
 حضرت کے بعد بہت سردار ہونے لیکن مراد یہ ہو کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلیں گے چنانچہ حضرت کے بارہوں نے
 اور امام حسن و عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہو اور یہ جو شیعہ کہتے ہیں کہ بارہ امام مہدی اور ہر ایک کو دلیل
 بات ہی اسطے کہ اس پر دراصل کہ کہتے ہیں یہ رسول اللہ علی مرتضیٰ اور امام حسن کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہیں ہوگی حال
 بزرگی اور چہرہ لیکن یہاں حکومت کا بیان ہو **ع** لَمْ يَعْصِ يَكُونُ كَمَنْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اَلْفِيْمَةُ شَجَاعًا اَفْرَحَ

فصل مضارع
 است محمدی
 خوارزمی

۱۶۲۰

۱۶۲۱

۱۶۲۲

فصل مضارع
 است حضرت
 علی علیہ السلام

144

14 PM

1425

1474

مجلس شورای اسلامی

کل عبد علی سائر ملایک و مسلمین یا یضیعی روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا حشر میں اوستیا جاوے گا ہر ایک بندہ جس حالت پر
 کہ گریف یعنی گمراہی یا ایمان یا خلاص یا عاف بقا برقی آنس لکھا یا انکافی یوم القیامۃ فیقال لہ اذ آیت
 ۱۶۴۵ لو کان لک میل الا ارضی ذہبا اکنت تقنن فی یوم فیقول لکم فیقال لہ انک کنت سئلت ما کھو
 آکسر من ذلک ہماری اور مسلمین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاوے گا کہ فرمایا کہ تو حق اس سے
 کما جاوے گا بجا بجا تیرا اگر تیری ملکیت میں نہیں کے برابر سونا ہو تا کیا تو عذاب کے عوض مینا تو وہ دیکھا کہ ایمان تو اس سے کما جاوے
 تجھے تو اس سے بھرا تھی یا لکھا تھا یعنی دنیا میں تجھے تو صرف ایمان کی خواہش اور شکر کرنے کی فرمائش تھی تجھے
 ۱۶۴۶ اما بھی ہو کہ آن دنیا پر سونا پتھر کو تیرا برقی ابوہریرہ کہ یحشر الناس علی ثلاث طرائق راغبین و راغبین
 و ائشان علی بئس و کذلک علی بئس و اربعۃ علی بئس و عشرۃ علی بئس و یحشر یقیہم النار
 فیقول معہم حدیث قالوا و یتبع معہم حدیث بانوا و یصلح معہم حدیث اصبحوا و تمسوا معہم
 حدیث استسوا ہماری اور مسلمین ابوہریرہ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شہر ہو گا لوگوں کا تین طریق پر ایک قسم اسید و
 لوگ ہونگے یعنی حساب اور ثواب کے اسید و اپنے نیک اعمال کے سب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تقصیر و اور شخص ایک نیک
 اور تین اور حساب و ثواب کے سب سے ایک دن پر اور باقی ماندہ لوگ ہانک بھیلکی یعنی تیسری قسم کے لوگ ہیں ہر لوگ اپنے
 ساتھ صحرا و جبل جہان و شہر ہونگے اور رات بسر کریں گے اپنے ساتھ جہان و رات بسر کریں گے اور صبح کریں گے ساتھ جہان و صبح کریں گے
 شام کریں گے اپنے ساتھ جہان و شام کریں گے ف یحشر قیامت سے پہلے ہو گا کہ تمام ملکوں کے زبے لوگوں کو شام کے
 ۱۶۴۷ ملک میں آگ ہانک لگی لیکن مسلمان سوا ہونگے اور کافر زیادہ ہوں گے قیامت کا شہر قیامت ہو گا ق سہل بن سعد یحشر
 الناس یوم القیامۃ علی ارض بیضاء عقیۃ کفر صۃ النقی لیس فیہا علم ولا حد و فیقول لیس
 فیہا علم و من حدیث سہیل او غیری ہماری اور مسلمین سہل بن سعد سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شہر ہو گا لوگوں
 کا قیامت کے دن مفید زمین پر جو سحرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اور میں بکا نشان باقی رہے گی یعنی کوئی مسکن اور مینا
 نہ رہے گی چٹیل میدان و جاوے گا اور بھون نے کہا کہ نشان نہ رہے گا ضمو ج حضرت کی حدیث میں نہیں بلکہ سہل بن سعد کا یہ قول ہو
 ۱۶۴۸ اویسہ سولہ یا کسی اور شخص کا ہر انس یحشر من النار اربعۃ فیعوضون علی اللہ فیکتوف احدہم
 فیقول ائی رب اذا اخر جنی منہا فلا یغید فی فیہا فیکتبہ اللہ منہا مسلمین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے
 فرمایا کہ گئے جاویں گے و درخ سے جا کر شخص ملے لائے جاویں گے ان کے سوا وہ جس سے ایک شخص نہ بچے کہ کیا کسی سے رب جب کہ
 ۱۶۴۹ نوسہ نہ کہ و درخ سے نکالا ہو گا و امین بجز ڈالیو تو خدا اس کو نہات دیکھنا ابو سعید یذ عن نوح یوم القیامۃ فیقول
 لبتیک و سعد یا رب فیقول هل بکنت فیقول نعم فیقال لا مینہ من بلغکم فیقولون ما اکانا
 من نذیر فیقول من یشہد لک فیقول محمد و امیۃ و تشہد و انک و قد بلغ قد لک قولہ
 و کذلک جعلت کما ماک و بسط لک کونوا شہداء علی الناس و یکتون الن سول علیک و منہم
 ہماری میں ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بلایا جاوے گا نوح قیامت کے دن تو دیکھا کہ میرے رب میں حاضر ہوں

نہیست
نہیست
نہیست

تیری خدمت اور اطاعت میں توفیق فرما دیا گیا کہ کیا تو نے اپنی امت کو پیغام پہنچایا تھا یعنی عذاب سے ڈرایا تھا تو نہی کہ کیا تو نے
 مان میں پیغام سنا دیا تو اس کی امت سے کہا گیا کہ کیا تو نے انکو پیغام پہنچایا تھا تو اس کی امت کے لوگ کہیں گے کہ ہمارے پاس
 کوئی ڈرلے والا نہیں آیا تو خدا فرمے کہ فرما دیا گیا کہ تیرے دعوے کا کون گواہ ہو تو تیری گواہی ہے تو تو نے کوئی گواہ نہ لایا تو اس کی امت
 میرے گواہ ہیں تو تم لوگ گواہی دو گے کہ تیرے فرمے کے انکو پیغام پہنچایا تھا سو میری مطلب یہ خدا کے اس فعل کا اور اسی طرح ہنسنے
 بنا یا انکو عادل اور فضیل امت تاکہ تم گواہ ہو لو گن پر اور رسول میرے گواہ ہو کہ اس حدیث دلائل سے امت محمدی کی فضیلت
 سبب متون پر خوب ثابت ہوئی اس واسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہیں ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہے
 بعض روایت میں آیا کہ تو نے اپنی امت کی امت کی امت محمدی ہمارے وقت میں کہا میں جو جی میں دیکھے انکی گواہی کہ تو کرسند ہوگی تو امت
 محمدی جواب دی کہ ہر چند ہم تمہارے وقت میں تھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہے خدا کا حکام سے زیادہ ہر کسی کے
 حکام کی سند نہیں ہے **قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ مَا لَكُمْ لِيُعْلَمَ لَقَوْلِهِ قَدْ دَعَا رَبِّي لِيُكَلِّمَ كُنُفًا يَلْفُحُونَ**
 بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کی دعا اس وقت مقبول ہوگی جب تک کہ
 وہ اس طرح سے بدلی نہ کرے کہ کہنے اپنے آپ سے دعا کی تھی سو اب اسے میری دعا قبول کی **فَوَاعِدَ مِنْهُ اس طرح شتابی کرنا یہی**
بے ادبی ہے کہ اسکا فقرہ محمدی دعا کی کو خدا کی فرمائے کا بھید کیا معلوم ہے جو حدیث کی گواہی خوب جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ قبول
میں کیا حکمت پر اس حدیث میں آیا کہ یہ مسلمان کی دعا ناقابل قبول نہیں ہوتی خواہ دنیا میں اسکا اثر ظاہر ہو یا خیر خواہ آخرت میں
بسمت جہنم کی گناہ آدمی دنیا میں کرنا یہ حال نکاہ اسے حق میں بہتر نہیں اس واسطے کہ حق تعالیٰ اس کے عوض آخرت میں قسب لے گا
اس واسطے کہ اپنے دروازے سے کہ کسی کو مجرم نہیں سمجھتا **هَذَا عَنِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ يَغْفِرُ لِلشَّيْءِ كُلِّ ذَنْبٍ إِلَّا الْقَتْلَ**
مسلم بن عبد بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں سو تو کہہ **فَإِنِّي قَتَلْتُ كَذَا وَكَذَا اور اگر کہے**
بھی باقی رہتا ہے اس میں منشار ہو کہ قرض ادا کرنے میں کسی تک عداوت کا ہو کہ قرض سے مراد جو جمع استحقاق العباد ہیں جن میں سے
خدا نے گناہ معاف کر دیے ہیں مگر بن قریب گناہ کا موازنہ رہتا ہے **قَالَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَقَوْلِهِ لَقَدْ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ**
بِأَهْلِ النَّارِ لَكَ أَهْلُ النَّارِ لَقَوْلُهُ لَقَدْ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر شخص کو اس گناہ کا گواہ ہو گیا
 اور کبھی موت نہیں اور روزِ قیامت والوں سے کہا گیا کہ انکو روزِ قیامت کو پیش کیا جائے تو کبھی موت نہیں **فَوَاعِدَ مِنْهُ اس واسطے کہ**

۱۶۵۰

۱۶۵۱

۱۶۵۲

الكتاب التاسع

فوق باب میں علی بن فضال میں ہے کہ حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے
 فقال صل في هذا الوادي المبارك وقال عيسى في حجة بخاری میں عمار بن رفیع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا
 جبرک اس ایک آیت والا میرے رب کی طرف سے سوائے اسے کہ نماز پڑھا اس مبارک آیت میں اور اگر وہ داخل ہوا ج میں **فَوَاعِدَ مِنْهُ** تو میں اس
 حضرت کو کہ چاہتے تھے جبرک اس آیت میں پہنچے جس کا عتیق نام ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو امر و عروہ سمجھی ایک احرام سے ادا کر
 اسکو ان کہتے ہیں حدیث شریف میں دلیل ہے کہ قرآن افضل جو چیز جو شیعہ شیعہ کہ عذر کے احرام اور اسے ہر حج کے کو ستر میں
 دو ستر احرام ہر شیعہ حج والا کہ **قَالَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَقَوْلِهِ لَقَدْ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ** بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر شخص کو اس گناہ کا گواہ ہو گیا
 اور کبھی موت نہیں اور روزِ قیامت والوں سے کہا گیا کہ انکو روزِ قیامت کو پیش کیا جائے تو کبھی موت نہیں **فَوَاعِدَ مِنْهُ اس واسطے کہ**

۱۶۵۳

۱۶۵۴

مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر کا دیا خدا نے جمیع سے او کو جو جیسے پہلے تھے تو یہودیوں کے واسطے
ہفتے کا دن ہوا اور نصاری کے واسطے کشتی کا دن ہوا پھر خدا ہر کا دیا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعہ کا دن بتلایا سو خدا نے خیر و بد و بخت اور
یکشنبہ بنیانی جمعی کو مقدم کیا ہفتے اور کشتی پر اور اسی طرح دیو لوگ ہمارے پس و پیش کو قیامت کے دن ہم دنیا میں جو کچھ ہمیں اور
قیامت میں پہلے ہیں ہر کا اول فیصلہ ہو گا سب خلق سے پہلے اور ایک دایت یوں کی کہ ہم ان لوگوں میں مقدم ہیں جن کا فیصلہ سب
خلق سے اول ہو گا **ف** انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جمعہ کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اس واسطے کہ
حضرت آدم ہی ان پیدا ہوئے اور قیامت بھی اسی ہی کی تو انسان اسی ان کو خوب مناسب ٹھہری لیکن یہود اور نصاری کی کہ فرم میں بنیانی
یہود نے ہفتے کی تعظیم کی ایشال سے کہ خدا نے اسی ان پیدا کی تھی سے فراغت کی اور نصاری نے کشتی کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسی علیہ السلام
اُن کے گمان میں بنی بنائے کے بعد قبر سے ہی ان نکلے اور آسمان پر گئے حضرت نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن دن پر دنیا میں مقدم ہو اسی طرح
قیامت میں امت محمدی اور غیر محمدی کو اول ہی امت حساب کتاب سے فراغت پا جاوے گی چنانچہ اسکے مطابق منی کی تسخیر پانچویں
امت محمدی کی سنت موجود ہو کہ پچھلی امت اگلی ہو جاوے گی اور اگلی امتیں پچھلی ہو جاوے گی **ق** حکایت ہر اس کے ہر اس کے
الرحمن لیسوئت سعد بن مسعود نے معاذ بن جمہار سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنہوں کی
خدا کے عرض نے سعد بن مسعود کی ہوتی **ف** سعد بن معاذ نے کہہ دیا کہ میں نے نبی خدا کو اپنی فضیلت میں حضرت نے
یہ حدیث فرمائی کہ حق سبحانہ کی روح کے سبب ہوئی اس واسطے کہ اعلیٰ کی روح میں ہوتے بعد عرض کے نیچے جا کر ٹھہرے **ق**
انک بآرک الله فی کیا حکم ادا **ق** فی طلحہ و اقم سلک ہمارے اور مسلم بن انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
برکت پر آدم دونوں کی امت میں یہ دعا حضرت نے ابو طلحہ اور ام سلمہ کے حق میں کی **ف** ام سلمہ ابو طلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابو طلحہ کا
ہر کا گیا تھا ابو طلحہ عمر بن الخطاب سے کہا کہ میں نے آپ کو ام سلمہ کے لئے کہنے کی خبر لی ابو طلحہ نے کہہ دیا کہ انا کھا انا کھا انھوں نے بوجھ کر
کہا ہا ہا بی بی پانچ ہمت کی فوج کے قہر میں سلیم نے کہا ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت نہ لے لیں پھر دیو لوگ اگر
ابنی چیز لے لیں تو دیوین یا نہ دیوین ابو طلحہ نے کہا کہ بگانی چیز سے میں کچھ عذر نہ پاسے تب ام سلمہ نے کہا تھا ایشام گیا صبر کرو
تا کہ ثوب باؤ ابو طلحہ یہ دفع حضرت سے کہتا حضرت نے افسانہ حق میں یہ دعا کی یعنی خدا تم کو ادا دے بعضی روایت میں آیا ہو کہ اوی را
ام سلمہ کو حمل پہنچا ہوا حضرت نے اس کا خدا نام رکھا حضرت کو ام سلمہ کی مضبوطی اور ایسے غریب خاوند کی آرام رسانی پائی
ق ابو ہریرہ کا تھا کہ **ا**نک بآرک الله فی طلحہ و اقم سلک ہمارے اور مسلم بن انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
ق اناک ہذا **ق** یدخلنی الصلوات **ق** المساکین فقال الله لہذا **ا**نک بآرک الله فی طلحہ و اقم سلک ہمارے اور مسلم بن انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
ق اناک ہذا **ق** یدخلنی الصلوات **ق** المساکین فقال الله لہذا **ا**نک بآرک الله فی طلحہ و اقم سلک ہمارے اور مسلم بن انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
ق اناک ہذا **ق** یدخلنی الصلوات **ق** المساکین فقال الله لہذا **ا**نک بآرک الله فی طلحہ و اقم سلک ہمارے اور مسلم بن انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
ق اناک ہذا **ق** یدخلنی الصلوات **ق** المساکین فقال الله لہذا **ا**نک بآرک الله فی طلحہ و اقم سلک ہمارے اور مسلم بن انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا

تاریخ طبری میں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

۱۴۶۷

۱۴۶۸

۱۴۶۹

۱۶۸۰

اور جو بیات حاصل نہیں ہو سکا ایمان کے لئے سے غیر نہیں **خ** اَنْسُ ذَهَبَ الْمُعْطَرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ بَعْدَ مَنَاسِكَ رَوایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لینے **ف** مصباح میں انس **س** رَوایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر میں تھے جو بعض اصحاب کو روزہ دار تھے اور بعض بے روزہ تھے موسم تھا گرمی کا جب منزل پر پہنچے تو روزہ دار لوگ گرہ لے رہے اور بے روزہ لوگ نہ خستہ نہ کم کھاتے اور ان میں کو بانی بایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ میں نے آج صحت کا ثواب آج صرف بے روزہ داران کو نصیب کیا

۱۶۸۱

ق اَبُو هُرَيْرَةَ رَأَى عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرُقُ فَقَالَ لَهُ اسْرِفْتَ فَقَالَ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى اَمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَبْتُ عَنِّي بَعْدَ مَنَاسِكَ رَوایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا عیسیٰ بن مریم ایک مرتبہ دو چوری کرتے تو اوس کے ہاتھ لپکا تو نے چوری کی سواوٹے کہا میں صاحب بن شمر کھانا ہوں اور کسی جسے سو گویا معبود نہیں ہے یعنی کہا کہ میں اسکا ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو کھینے جو تھا بانی **ف** یعنی واقعی ایسا مار چوری نہیں کرتا میری آنکھ کے دھکاں سچاں اسد حسن میں کے یعنی میں ایک رنگ میں بیچ رہا ہوں دیکھتے تھے کہ میں نے اوپر مل جاتے ہیں اور ایک یہ پاؤں گولہ ہیں کہ آنکھ سے دیکھ کر بھی جگہاں نہیں پہنچتے جسے خدا کی قسم کھا کر چوری کی آنکھ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سمجھے تھے کہ شاید اس میں اسکا کچھ حق ہوگا یا کہ بطور غشی کے اسے لیا جو آخر کو خیال مالک کہ دو گویا با پائیت فرض لیا ہوگا فرض کو ادا کر گنا گناؤں کے حسن میں کے واسطے بہت سے امثال

۱۶۸۲

مگر میں اور اسی طرح ہو گا مگر ان کے واسطے بھی سہل ان کو بھی مناسب ہو کہ حسن میں کیا کرے اور بدگمانی سے بچے ہر اچھوٹے سے کہ اَنْفُ ثَوْرٍ غَيْرَ اَنْفٍ ثَوْرٍ غَيْرَ اَنْفٍ مَنْ اَذْرَكَ اَبُو بَكْرٍ عِزُّ الدِّينِ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا اَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ سَلَمٌ مِنْ ابُو بَكْرٍ رَوایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک میں ملا پھر خاک میں ملا پھر خاک میں ملا جسے اپنے مان باپ کو بعضی اور بوجھا ہے میں بایا ایک کو یاد و نون کو سو بہشت میں داخل ہوا **ف** یعنی وہ شخص بڑے نصیب پر جو ضعیف مان باپ کی خدمت میں بہشت نہ مل کرے **س** صحیح سے معلوم ہوا کہ ان باپ کی خدمت میں کافر ہو سید ہو اور کوئی تکلیف نہ پائی اور بے خدمتی ہو کر

۱۶۸۳

سبب **و** **خ** اَبُو بَكْرٍ رَأَى اَدَاكَ لِلَّهِ حِرْصًا وَلَا تَعْدُ قَالَهُ لَه بَعْدَ مَنَاسِكَ رَوایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام بھر کر نایہ حضرت نے ابو بکر سے فرمایا **ف** حضرت روع میں تھے ابو بکر اس خیال سے کہ کوئی کا ثواب جانتا ہے جلدی سے صحت کیچے نیت کرے کہ روع میں شریک ہو گئے جب حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ عبادت کی حرص عمدہ بات ہے خدا زیادہ کرے لیکن بچا پس جلدی کرنا کہ نصف میں ملنا افضل ہے اور صحت کیچے ہونا کمزور ہے اور یہی مذہب ہر امام غلام اور امام شافعی اور امام مالک کا نصف ہے کما ترہنا کمزورہ لیکن نماز نہیں باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرت

۱۶۸۴

بھر رہے ہوتے ہر اچھوٹے سے کہ اَنْفُ ثَوْرٍ غَيْرَ اَنْفٍ ثَوْرٍ غَيْرَ اَنْفٍ مَنْ اَذْرَكَ اَبُو بَكْرٍ عِزُّ الدِّينِ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا اَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ سَلَمٌ مِنْ ابُو بَكْرٍ رَوایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام بھر کر نایہ حضرت نے ابو بکر سے فرمایا **ف** حضرت روع میں تھے ابو بکر اس خیال سے کہ کوئی کا ثواب جانتا ہے جلدی سے صحت کیچے نیت کرے کہ روع میں شریک ہو گئے جب حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ عبادت کی حرص عمدہ بات ہے خدا زیادہ کرے لیکن بچا پس جلدی کرنا کہ نصف میں ملنا افضل ہے اور صحت کیچے ہونا کمزور ہے اور یہی مذہب ہر امام غلام اور امام شافعی اور امام مالک کا نصف ہے کما ترہنا کمزورہ لیکن نماز نہیں باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرت

دو ہجریان مراد ہیں جو حضرت عایشہؓ پاس آئیں ہو انھوں نے کہا کہ قبر والوں کو اون کی قبر میں منسوب ہو اور حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ میرے پاس ہو کی دو ہجریان آئیں انھوں نے مجھ کو عذاب قبر کی خبر دی میں نے اون کی بات نانی چہ و چہ کی کہ میں تب پہنچے حال حضرت سے کہما کہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور حضرت اسی کوئی ناز نہ پڑتے تھے کہ حسینؓ عذاب قبر سے بڑا ہو لگتے تھے تو خیر ان کو کفر کیا عجلہ لکھ میں تو کفر کی کج خلقوں ان الحجة فی الشک کاسل بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عجلہ لکھ کیا خدا نے اون کو گونے جو بہشت کو جاوے لگے رنج و رنج و رنج میں یعنی اکثر کافر ہندی میں گرفتار ہوتے ہیں پھر اسلام کی پادشاہی بہشت میں داخل ہونے کو اور بعض کہتے ہیں شش الہی کی زنجیر اور یعنی جس کو خدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت میں داخل ہوا کہ انہی میں عازب عمل ہذا یسیرا و یزوی قلبا و آخر کذا **سأَلَهُ فِي رَجُلٍ مِّنْ بَنِي الشَّيْثَةِ قَالَ** اسْهَدَنَّ اَللّٰهَ اِلَّا اِلّٰهَ وَاَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَالَ حَتَّى قِيلَ كُنْ اَوْ سَلِمَ مِنْ بَرِّ اَنْ عَازِبٌ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے آسان عمل کیا اور دوسری روایت میں ہے کہ اسے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا حضرت نے اوس میں کہ تھی میں فرمایا جو نبی کی نسبت کی قوم سے تھا اوسے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سولہ خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہیں ہے پھر بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہاں تک کہ اگر گلیا ف بنی ثعلبہ انصاری کی ایک قوم یہاں اوس قوم کا ایک آدمی حضرت پاس آیا اوس نے کہا کہ میں اول کافروں سے لڑوں پھر مسلمان ہوں یا جو حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہونے پھر قتال کرو سو شخص مسلمان ہو کر لڑنے لگا آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج زکوٰۃ کچھ نہیں کیا صرف عمری ہجرت کے بعد سے بہشت میں داخل ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتوں پر مقدم ہے ورنہ اسلام کے کوئی عبادت و نیکی قبول نہیں خیر انس عازب انہی انصاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رشک کیا یعنی تحمل کی تمھاری مائی ف حضرت ابی نعسی بی بی کی گھر تھے دوسری بی بی نے ایک پالے میں کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مارا یہاں کہ گڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اس کھانے کو پالے میں سمیٹ کر کھاتے تھے اور بعد حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اوس کے عرض میں سر اہت پالہ یا بعضی روایت میں آیا کہ حضرت عایشہؓ کے گھر میں حضرت تھے اور حضرت زینبؓ حضرت کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتوں میں پیشانی خیر و خصوصاً سونے بن شمع میں اگر کوئی نہیں اسی سے حضرت نے بھی اپنے کو بچھڑکھڑکایا **أَبُو مُرَيْثَةَ عَزَائِقِي مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِيَقُولَ مَا لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بَضْعٌ أَمْرًا وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَّبِعُنِي يَهَاؤُكَ لِقَائِي يَهَاؤُكَ لِقَائِي قَدْ بَدَأْتُ بَنِي نَاوُكَ لِقَائِي وَفَعَلْتُهَا وَكَأَنَّكَ** آخر قد اشترى غنما وأخلفت و لا يتطوّر ولا دها فنز أوقاف القرية حين صلوة العصر أو قربها من ذلك فقال للمشمس أنت مأمورة وأنا مأمور ألهما حبسها علي شيئا تحبست عليه حتى فتح الله عليه قال فمسموما غنما فاقبلت النار لئلا تكله فأب أن تطعمه فقال وكنتم عول فلبس من كل قبيلة رجل مائة فلو صفت بد رجل يبد فقال وكنتم العلول قلت باعني قبيلتك فبا فلو صفت بد يبد رجلان أو ثلاثة فقال وكنتم العلول أنتم علكم وأخرجوا الله مثل رأس بقر من ذميب فاصفق في السائل وهو بالضعيف فاقبلت النار فاكلته فكنتم تحمل النساكم لأحد من قبيلتنا ذلك بأن الله رأي ضعفنا ونحن نألف قبيلتنا لنا بخاری اور سلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ

۱۴۸۹

۱۴۹۰

۱۴۹۱

۱۴۹۲

حضرت نے فرمایا کہ کیا پیغمبر میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا کہ میرے ساتھ دو مرد چلے جسے نکاح کیا اور وہاں رہا
 کہ یہی عورت سے صحبت کرے اور یہ ہوتا ہے صحبت نہیں کی اور نہ دوسرے شخص سے ساتھ چلے جسے مکان بنایا ہو اور نہ زنا و صحبت
 نہ بلکہ یہ ہوا و نہ وہ شخص میرے ساتھ چلے جسے بکر یاں اور گاجھن اور غنیاں بل لہجہ میں اور وہاں نہ گئے جسے کامیوار ہو چودہ
 پیغمبر ہا کہ جلاۃ عصر کے وقت یا فریضہ کے اوس گمانوں میں پونچا تو پیغمبر نے سوچ سے کہا تو بھی حکم بردار میں بھی حکم بردار
 اسی طرح کو میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھ تو سوچ ڈوبنے سے رک گیا یہاں تک کہ ہوائی فتح ہو گئی حضرت نے فرمایا تو لوگوں نے جمع کی
 جو غنیمت ہائی تھی بھرا کر توجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلائے تو اس نے نہ جلا یا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگوں میں جو رہی تو وہاں سے کہ جسے
 بیت کرے ہر گز وہ کا یا ایک آدمی سواوں لوگوں نے بیعت کی تو جمع کر گیا ایک مرد کا ساتھ پیغمبر کے ساتھ سے پیغمبر نے کہا کہ تمھارے گز
 چوری ہو چاہیے کہ تیرا نام وہ جسے بیعت کرے سوا اوس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ساتھ دوم و دین جہاں کا تھا سے جہاں گیا سو پیغمبر کہا
 تم لوگوں میں جو رہی ہو جسے پیرایا ہوا و نہ ہونے پہل کے ہر کے برابر سوا نکالا تو اسکو غنیمت کے مال میں لکھا اور وہ مال زمین پر رکھا تھا تو اگلے
 مستحق ہوئی اور وہ لکھا گئی غنیمت کے یکو سے پہلے حلال تھی اور یکو سوا سوا سوا حلال ہوئی کہ خطبے ہمارے میں غنیمت اور عارضی و بعضی غنیمت
 تو ہمارے واسطے بال و حلال کر دیا یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون سے حضرت موسیٰ خلیفہ شام کے ملک میں آکر چھ ماہ میں لڑائی ہوئی
 تھی جسے دن خطبے اونکی غنیمت آفتاب کو ہوائی کے فتح ہونے تک کہ رکھا تھا حضرت یوشع نے نئی شادی طے کر اور تازہ مکان
 بنائے اور وہاں رہنے لگے انجانو چونکہ مالکوں کو سوا سوا ساتھ نہ لیا کہ رکھ دال لگا رہ گیا تو اسنے جہاں جو رہی ہو سکے گا سکھو ہا رکھا کر
 فارغ البال اہل غنیمت کو گونہ خوب ہو سکتا ہوا اگلی امت میں جمع و مل تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسانی اگلے جلا دی تھی اور یہی نشانہ
 تھی قبول ہونے کی غنیمت کا مال لینا انکو حلال تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا ہر جا میں تا کہل اللہ الیھو ح الحذ و الشکر
 انبیاء و خیر مسد احد مسلم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا غنیمت کرے یا وہ کو اسوہ ہونے پیغمبر کی تہذیب
 ہوا کہ گام بنایا اس میں غنیمت کا مال لکھا اللہ اما واللہ قد علی اا لھما لکم کسب قسما ہما کف ہما میں عبد اللہ بن
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا غنیمت کرے شکرین کہ پھر دار ہونے کی قسم البتہ و نکو معلوم تھا کہ قرآن ہر ایم اور عمل میں
 کبھی نہ ہوتا تھا خاتین لی ف شکرین کہ پاس میں تیرے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکھا تھا کہ خطبے
 منع کیا تیرے خالی تھا سو جہاں کوئی کام پیش ہوتا جیسے سفر یا کھج تو ان تیرے خالی لیتے اگر اجازت کا تیرا دل ہاتھ میں آتا
 تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا یہ رکھتا تو اس کام سے باز رہتے اور اگر خالی تیرے رکھتا تو چند روز بھر جاتے پھر اسی طرح خالی رکھتے جب تک
 فتح ہو جو حضرت نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم و حضرت اسمعیل کی دو قسم ویرین میں اور اہل ہاتھ میں بھی فال کے تیر میں تب حضرت نے
 یہ حد سفرانی یعنی باوجود کہ شکرین کو جو معلوم ہو کہ وہی بزرگ یہ کام ہر گز نہ کرتے تھے لیکن پھر بھی یہ لوگ اپنے کفر اور افسوس نہ ہاتھ
 اسی طرح اس مت کے قابل لوگ علی رضی کی تصویر بدو ن فاضلی کی بنائے تہن اور امام قاسم کی ساجی اور غوث الاعظم کی سندھی
 کا تہن میں حال کہ انکو معلوم ہو کہ یہ صحیح افتری و بزرگان خرافاتوں پر بال تھے ق ابوہمیرۃ قال رجل لا تصدق
 اللیلة تصدق فخرج یصدقہ فوضعتہا فی ید رانیۃ فاصبحنا یصلون یصلون اللیلة علی رانیۃ
 فقال اللہم لا تلحقہم علی رانیۃ لا تصدق تصدق فخرج یصدقہ فوضعتہا فی ید رانیۃ

۱۶۹۳

۱۶۹۴

۱۶۹۵

کوئی بھی مگر ایک عورت کو دھا آجی جنی اگر سلیمان انشا اللہ کہتا تو اسکی بات پوری ہوتی اور اپنے سلطان کا اسید وار تہو تا اور ایک روایت میں عورت کے بے لطفی عورت کا ذکر ہو اور دوسری روایت میں شرف جب لوگوں نے جہاں سنی کی جنس سلیمان نے کثرت ولادت کی آرزو کی کہ جہا میں غیر من کی حاجت نہ رہے مگر انشا اللہ کہنا بھول گئے مراوند پوری ہوتی معلوم ہوا کہ جب کسی کا دم زیادہ کرے تو انشا اللہ ضرور کھلیے اس واسطے کہ بدن شکلی مدد کے آجی سے کوئی کام نہیں سکتا پیغمبر ہوا یوں حکیم ہوا یا بادشاہ ق ابورک زکۃ قتل سبعة ثم قتلوا هذا صیتی وانا صیہا هذا صیتی وانا صیہا یعنی جلیبہا بکھاری ہو

۱۶۹۸

۱۶۹۹

۱۷۰۰

۱۷۰۱

۱۷۰۲

۱۷۰۳

۱۷۰۴

۱۷۰۵

۱۷۰۶

۱۷۰۷

۱۷۰۸

۱۷۰۹

۱۷۱۰

۱۷۱۱

۱۷۱۲

۱۷۱۳

۱۷۱۴

۱۷۱۵

۱۷۱۶

۱۷۱۷

۱۷۱۸

۱۷۱۹

۱۷۲۰

۱۷۲۱

۱۷۲۲

۱۷۲۳

۱۷۲۴

۱۷۲۵

۱۷۲۶

۱۷۲۷

۱۷۲۸

۱۷۲۹

۱۷۳۰

۱۷۳۱

۱۷۳۲

۱۷۳۳

۱۷۳۴

۱۷۳۵

۱۷۳۶

۱۷۳۷

۱۷۳۸

۱۷۳۹

۱۷۴۰

۱۷۴۱

۱۷۴۲

۱۷۴۳

۱۷۴۴

۱۷۴۵

۱۷۴۶

۱۷۴۷

۱۷۴۸

۱۷۴۹

۱۷۵۰

۱۷۵۱

۱۷۵۲

۱۷۵۳

۱۷۵۴

۱۷۵۵

۱۷۵۶

۱۷۵۷

۱۷۵۸

۱۷۵۹

۱۷۶۰

۱۷۶۱

۱۷۶۲

۱۷۶۳

۱۷۶۴

۱۷۶۵

۱۷۶۶

۱۷۶۷

۱۷۶۸

۱۷۶۹

۱۷۷۰

۱۷۷۱

۱۷۷۲

۱۷۷۳

۱۷۷۴

۱۷۷۵

۱۷۷۶

۱۷۷۷

۱۷۷۸

۱۷۷۹

۱۷۸۰

۱۷۸۱

۱۷۸۲

۱۷۸۳

۱۷۸۴

۱۷۸۵

۱۷۸۶

۱۷۸۷

۱۷۸۸

۱۷۸۹

۱۷۹۰

۱۷۹۱

۱۷۹۲

۱۷۹۳

۱۷۹۴

۱۷۹۵

۱۷۹۶

۱۷۹۷

۱۷۹۸

۱۷۹۹

۱۸۰۰

۱۸۰۱

۱۸۰۲

۱۸۰۳

۱۸۰۴

۱۸۰۵

۱۸۰۶

۱۸۰۷

۱۸۰۸

۱۸۰۹

۱۸۱۰

۱۸۱۱

۱۸۱۲

۱۸۱۳

۱۸۱۴

۱۸۱۵

۱۸۱۶

۱۸۱۷

۱۸۱۸

۱۸۱۹

۱۸۲۰

۱۸۲۱

۱۸۲۲

۱۸۲۳

۱۸۲۴

۱۸۲۵

۱۸۲۶

۱۸۲۷

۱۸۲۸

۱۸۲۹

۱۸۳۰

۱۸۳۱

۱۸۳۲

۱۸۳۳

۱۸۳۴

۱۸۳۵

۱۸۳۶

۱۸۳۷

۱۸۳۸

۱۸۳۹

۱۸۴۰

۱۸۴۱

۱۸۴۲

۱۸۴۳

۱۸۴۴

۱۸۴۵

۱۸۴۶

۱۸۴۷

۱۸۴۸

۱۸۴۹

۱۸۵۰

۱۸۵۱

۱۸۵۲

۱۸۵۳

۱۸۵۴

۱۸۵۵

۱۸۵۶

۱۸۵۷

۱۸۵۸

۱۸۵۹

۱۸۶۰

۱۸۶۱

۱۸۶۲

۱۸۶۳

۱۸۶۴

۱۸۶۵

۱۸۶۶

۱۸۶۷

۱۸۶۸

۱۸۶۹

۱۸۷۰

۱۸۷۱

۱۸۷۲

۱۸۷۳

۱۸۷۴

۱۸۷۵

۱۸۷۶

۱۸۷۷

۱۸۷۸

۱۸۷۹

۱۸۸۰

۱۸۸۱

۱۸۸۲

۱۸۸۳

۱۸۸۴

۱۸۸۵

۱۸۸۶

۱۸۸۷

۱۸۸۸

۱۸۸۹

۱۸۹۰

۱۸۹۱

۱۸۹۲

۱۸۹۳

۱۸۹۴

۱۸۹۵

۱۸۹۶

۱۸۹۷

۱۸۹۸

۱۸۹۹

۱۹۰۰

۱۹۰۱

۱۹۰۲

۱۹۰۳

۱۹۰۴

۱۹۰۵

۱۹۰۶

۱۹۰۷

۱۹۰۸

۱۹۰۹

۱۹۱۰

۱۹۱۱

۱۹۱۲

۱۹۱۳

۱۹۱۴

۱۹۱۵

۱۹۱۶

۱۹۱۷

۱۹۱۸

۱۹۱۹

۱۹۲۰

۱۹۲۱

۱۹۲۲

۱۹۲۳

۱۹۲۴

۱۹۲۵

۱۹۲۶

۱۹۲۷

۱۹۲۸

۱۹۲۹

۱۹۳۰

۱۹۳۱

۱۹۳۲

۱۹۳۳

۱۹۳۴

۱۹۳۵

۱۹۳۶

۱۹۳۷

۱۹۳۸

۱۹۳۹

۱۹۴۰

۱۹۴۱

۱۹۴۲

۱۹۴۳

۱۹۴۴

۱۹۴۵

۱۹۴۶

۱۹۴۷

۱۹۴۸

۱۹۴۹

۱۹۵۰

۱۹۵۱

۱۹۵۲

۱۹۵۳

۱۹۵۴

۱۹۵۵

۱۹۵۶

۱۹۵۷

۱۹۵۸

۱۹۵۹

۱۹۶۰

۱۹۶۱

۱۹۶۲

۱۹۶۳

۱۹۶۴

۱۹۶۵

۱۹۶۶

۱۹۶۷

۱۹۶۸

۱۹۶۹

۱۹۷۰

۱۹۷۱

۱۹۷۲

۱۹۷۳

۱۹۷۴

۱۹۷۵

۱۹۷۶

۱۹۷۷

۱۹۷۸

۱۹۷۹

۱۹۸۰

۱۹۸۱

۱۹۸۲

۱۹۸۳

۱۹۸۴

۱۹۸۵

۱۹۸۶

۱۹۸۷

۱۹۸۸

۱۹۸۹

۱۹۹۰

۱۹۹۱

۱۹۹۲

۱۹۹۳

۱۹۹۴

۱۹۹۵

۱۹۹۶

۱۹۹۷

۱۹۹۸

۱۹۹۹

۲۰۰۰

لکنہ لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیجے یا لگیگا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیجے یا لگیگا سووی دونوں اور دیکھا جس نے فیصلہ کر لیا
 کہ تو میں سو لوں نہوں نے وہ دیکھا بڑی عورت کو دلوایا سووی دونوں نکلیں سلیمان بن اوداس آئیں اور بیٹے یہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ اگر
 مجھ کو دو تاکہ میں اس اسٹک کو آدھا آدھا کران و نون و نون عورتوں کو دونوں تو بھیجی عورت نے کہا خدا تجھے بھرہم ہے یہ کہ وہ دیکھا اور اس
 عورت کا بیویا بنی عوی نہیں کرتی دوسری کو بھیجے تو سلیمان نے وہ دیکھا جس نے عورت کو دلوایا **ف** حضرت سلیمان نے بیویا عورت
 اس واسطے دلوایا کہ اس کو دروایا اس نے اسٹک کے کاٹنا گوارا لکھا تو معلوم ہوا کہ وہ دیکھا اسی کا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ
 اس کے کٹنے پر راضی نہ ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ ہوں گا کہ کو لازم ہو کہ قرآن اور قیاس پر عمل کرے **ہ** ابو سعید کانہ
 امر آجھن بنی اسرائیل قصیدہ لکھتی مع امرائیکم یلکدن فاخذت رطلین من خشب و خاتماتین
 ذهب مطبقا فخرحشہ وسکا وھما اطیب الطیب فمات بہن المرأتیکن فامر فو ما فکالت بدھا
 ہکذا وفض شعبہ ید کا مسلم بن اسماعیل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے قوم میں ایک انہی عورت تھی جس کا نام
 دہلجی عورتوں کے ساتھ سواوستے لکڑی کی دیکھ کر اُن بنی اسرائیلی عورتوں کی خواہش کو سمجھتی بنانی پھر اس کو شک سے بھر اور معلوم ہوا
 خوش ہو کر جو پہلے دعو عورتوں کے درمیان لوگوں نے اس کو نہ پہچانا سواوستے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا اس حدیث کے ایک اور جے
 جس کا شعبہ نام ہے اس نے اپنا ہاتھ جھڑا کہی اس عورت کے اشارہ کرنے کی مثال ہی **ف** عورت نے لکڑی اُن اسواسطی بنی اسرائیلی عورتوں
 اور شک کو اس واسطے لوگوں کی طرف جھڑا کہ خوشی سے لوگا و سکی طرف تو یہ ہوں ہیں میں بن اشارہ ہو کہ جب باطن فرمے تو ظاہر بہا
 کہ حقیقت میں خراؤ مفریہ کا نہایت بنو اسرائیل سے سوسوہہ لکھا کہ کلاما اھلک بنی خلقک بنی و انہ کا بنی
 بکلی و سبکون حلفاء فیکشون قالوا اما تاملونا قالوا بیعہ الا ذل فاکذل اعطوہم حقیقہم
 فان الله سألهم عما اشرعناھم بناری من ابورہوہو روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کہ ان میں حکومت اور رہا
 کرتے تھے غیر یہ کیا بنیہ روفا تا تھا وہ اسرائیل کے مقام پر قائم ہو تھا اور یہ بعد کو کو بنیہ بنیہ اور غریب بنیہ اور باغیہ بنیہ
 تو بہت ہو گئے محبت کے گما ہو گیا کہ حکم کرنے میں حضرت نے فرمایا کہ قول پورا کرواں تاکہ سے پھر دوسرے اور کھائی اور کو مقرر خدا کو
 پوچھنے والا ہوا بنی عیسیٰ کمال سے **ف** یعنی انتظام اور اصلاح عالم ہونے کے نہیں بلکہ انکی اگلی ہوتی ہیں تو یہ غیر انتظام ہوتا تھا
 اس بہت میں غیبتوں سے گولا اس واسطے اوکی اطاعت سے سب ملنا ان پر واجب ہوئی اگر تاکہ خیریت کے حق قصور کر گناہوں سے نہ سمجھ لگا
ق ابو ہریرہ کا نہایت بنو اسرائیل یغسلون کراہی یغسلون ان سواۃ بعضہم الی سواۃ بعض وکان موسیٰ یغسل
 وحدہ فقالوا واللہ ما یمتع موسیٰ ان یغسل معنا الا انہ اذ قال فذهب من یغسل لو صنع
 فوباعہ حجی فکان الحج یوہوہ قال فجمع موسیٰ علیہ السلام بانہ یقول لو بنی حجر لو بنی حج حتی نظر
 بنو اسرائیل الی سواۃ موسیٰ فقالوا واللہ ما یمتع موسیٰ من بانہ یغسل فقام الحج حتی نظر الی یوفتال
 فاخذ قباۃ فطریقہ یا حججہ ضبا بناری اور مسلم بن ابورہوہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کہ
 ننگ نہ لے تھے ایک نہ ستر لگا دیکھتا تھا اور موسیٰ تنہا نہ لے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ ہمارے ساتھ ہواستے نہیں تنہا ہی
 اوکیا وہ اپنے کنبہ بناری پر حضرت نے فرمایا تو موسیٰ الیبار نہ لے کو گئے تو اپنے کنبہ پر پھر کہے تو لے جاتا تھا کنبہ پر کہ تو موسیٰ علیہ السلام اس کے

۱۷۲

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ ہوں گا کہ کو لازم ہو کہ قرآن اور قیاس پر عمل کرے

۱۷۳

۱۷۴

میں نے یہ دیکھا کہ بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ ہمارے ساتھ ہواستے نہیں تنہا ہی

ای رب میری مان پارتی تو اور میں نماز میں ہوں سو وہ نماز ہی میں مقید نا تو او سکی مان پلٹ آئی جب سب اس نے جانا تو اسکے پاس پہچا آئی سو
 اوستہ چکا کہ اگر جو جع تو او سنے کہا کہ ای رب میری مان پارتی تو اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں متوجہ نا تو او سکی مان نے
 یوں کہا کہ الہی اے سکوت مارو جب تک کہ یہ کار عذر نون کا سونہ نہ دیکھ لیو۔ سو ہی اسراہیل جبرج کے اور و سکی عبادت کے
 آپس میں لڑ کر سنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی جو بصورتی ضرب المثل تھی سو او سنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم جاہلو تو میں
 جوج کو بلا میں تمھاری خاطر سے گردن کر دوں سو وہ عورت کو سنے کے سامنے آئی تو جوج سے لے لو سکی طرف کچھ التفات بھیجا تو وہ چلے گئی
 پاس آئی اور وہ اسکے عبادت خانے کے پاس ٹھہرنا تھا سو اس عہد سے لے سکوا بنی ذات بقا دیکھا سو او سنے اوس سے صحبت کی تو او سنے
 پیٹ رہ گیا سو وہ جب جنی تو اوس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جبرج کا ہی تو لوگوں کو سنے کے پاس آئے اور او سکوا اسکے عہد تھا مے سے
 اوتار اور او سکوا عبادت خانہ ڈھا دیا اور او سکوا مارے لگے سو جوج نے کہا کہ کیا حال ہے تمھارا یعنی کیوں دھمے مارتے ہو سو او سکوا نے
 کہا کہ تو نے اس بدکار سے نہ لگایا سو وہ ترے لطف سے لڑکا جنی تو او سنے کہا وہ لڑکا کہاں ہے سو او سکوا دے لے آئے تو جوج نے کہا
 دھمے چھوڑو تاکہ میں نماز پڑھ لوں پھر جبرج نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جوج نے اوسکے پیٹ میں ٹھوکا دیا اور کہا
 ایڑے تیرے کون باب ہر لڑکے کے لے کہا کہ فلاں پچر لے لا لایا رباب ہی حضرت نے فرمایا پھر تو لوگوں جبرج پچر لے لاؤ سو کہو چہ پنے جاتے
 اور کہا کہ ہم ترے واسطے تیرا عبادت خانہ سو نے بنا دینگے جبرج نے کہا کہ نہیں اوس طرح کا قبی سے بنا دو جیسے لگے تناسو
 اوصحن نے بنا دیا تو کسی نے مے میں ایک لڑکا اپنی مان کا دودھ پیتا تھا تو ایک دیکھا احمد سواری پر تھری پوشاک الا سو او سکی
 دن کے کہا کہ اسی میرے بیٹے کو اس دے کہ برابر دیکھو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اس مرد کی طرف متوجہ ہو سو او سکوا دیکھا
 تو یوں کہا کہ الہی تمھو ایسا کچھو جبرجی مان کی چھاتی پر ٹھک سو وہ پنے لگا ابو ہریرہ نے کہا کہ گویا میں حضرت کو دیکھ رہا ہوں اور
 حضرت اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کو سنے تھے اس طرح کہ کھنے کی انگلی اپنے مونہ میں ڈال کے پوتے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ
 ایک ٹونہ کی کو سکرے اور او سکوا مارے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا تو بی چوری کی اور وہ ہمتی تھی کہ مجھ کو کفایت کرنا چاہی اور وہی
 وکیل تو اوس لڑکے کی مان لے کہا الہی میرے بیٹے کو اس لوٹدی کے برابر کچھو سو اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور وکیل کی
 طرف دیکھا تو کہا الہی تمھو ایسا ہی کچھو تو اوسی جگہ مان اور بیٹے میں گنگو ہوئی تو او سکی سر موٹی مان لے کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد
 سو سینے کا کہ میرے بیٹے کو ایسا کرنے سولے لے کہا کہ الہی تمھو ایسا کرنا اور لوگ ایک لوٹدی کو لیکر سکے اور وہی او سکوا مارے تھے اور
 کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو سینے کا کہ الہی میرے بیٹے کو ایسا کچھو سو لے لے کہا کہ الہی تمھو ایسا ہی کچھو لڑکے نے کہا کہ تم
 وہ ظالم تھو سہینے کہا کہ الہی تمھو ایسا کرنا اور البتہ اس لوٹدی کو کہتے ہیں کہ تو نے حرام کیا اور حال نک او سنے حرام نہیں کیا اور کہتے
 کہ تو نے چوری کی اور حال نک او سنے چوری نہیں کی تو او سنے بیٹے کا کہ الہی تمھو ایسا ہی کرنا **باب** ابو ہریرہ سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ رسول تین لڑکوں کے کوئی لڑکا گویا میں نہیں بولا ایک عیسیٰ بن مریم پھر یہ حضرت فرمائی اور دو لڑکوں کا ذکر فرمایا
 تو میں نے ان دونوں کا رد ثابت ہوا **باب** سلمۃ بن اکوع کا کہ خیر تر سائنا لیو کم ابی قتادہ وخیر رجاء الینا
 سلمۃ قالہ من خیر فی حقہ بخاری اور سلمۃ بن سلمۃ بن کی سلمۃ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارا
 سوا حق میں بہتر سوا راہ ہو تو ماہ ہوا سہارے پیا دون میں سلمۃ بن سلمۃ نے فرمادے کہ تو نے فرمایا

ذی قریب چشمی با کانون کا نام ہو وقتا دو اور سلمہ انصاری صحابی ہیں حضرت نے اوکی سپرگری اور استادی کی تعریف فرمائی
ق ابو هريرة كان رجلا يدين الناس فكان يقول لفتاه هذا آتيتك معسرا فتجاوز عنه لكل الله
ق ابو هريرة قال لقي الله فتجاوز عنه بمبارى او سلم بن ابو هريرة سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ایک مرد خدا کے
لوگوں کو قریب سے دیکھتا تھا تو اپنے غلام سے یوں کہتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جانا تو اس سے گزر کر نا ہیستی سختی سے تعاضد کرنا
شاید خدا ہی سے بھی گزر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا نے اس سے گزر کر **ف** یعنی بعد از اس کے اوپر
عذاب کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہیں کرتا خدا اس کو عین تنگ کرتا ہا **ب** ابو هريرة كان زكيا تاجرا
مسلم بن ابو هريرة سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زکریا ترہی کا کام کرتے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر
پیشہ زراعت یا تجارت کی بات نہیں بلکہ پیشہ داری مرد کے حق میں نہ ہو کہ اپنے اہل عیال کی تنگی کی کرے اور مال کی قلت سے بچے
ق عائشة كان عذبا يبعثه الله على من يشاء من عباده فجعله الله رحمة للمؤمنين ما من
عبد يكون في بلدة فيكون فيه ويهلك فيه ولا يخرج من البلدة صابرا محتسبا لئلا يهلكه لا يبعثه
إلا ما كتب الله له إلا كان له مثل آخر شهيد **و** قاله عائشة حين سألتها عن الطاعون
بخاری او سلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ عذاب تھا کہ خدا اس کو بھیجتا تھا جس پر جاہتا تھا اپنے
بندوں سے سوختلے اس کو باکوا یا انباروں کے واسطے رحمت کروا الا جو بندہ کسی شہر میں ہو اور وہیں باڑی ہو اور وہیں عمارت
نیک شہر سے مضبوط ہو تو اب کی امید کہے جانتا ہو کہ وہاں کا صدمہ بدون تقدیر الہی کے اس کو نہ پہنچے گا تو اس کو شہید کے لیے
توابع گئے حضرت نے یہ حدیث حضرت عائشہ سے فرمائی جب کہ انھوں نے حضرت سے کہا حال پوچھا **ف** یعنی اگلی امت پر وہا
عذاب تھی اور امت محمدی پر رحمت ہی جو کوئی وہاں پہنچے شہر سے نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور ہا کے صدمے سے وہ بچا کرے
تو جو شخص شہر میں رہے وہاں کی جاوگا جس شہر میں باڑے وہاں کے لوگوں کو وہاں سے نکلنا درست نہیں اور غیر شہروں کو وہاں سے شہر
آنا بچا ہے **ق** جندب بن عبد الله كان فيمن كان فبكتهم رجل به جرح فخرجوا فأكفدوا سيكتنا فخرجوا
يداهما كما قال الذم حتى مات قال الله تعالى بادرني عدي بن بنفسه فخرجت عليه الحجة بخاری
مسلم بن حذیف بن عبد الله سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سے اگلی امت میں ایک مرد تھا اس کے ایک غم تھا سو وہ نہ سکا
تو اس نے پتھر کی کوبیا اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون بند ہوا ہمان تک کہ میرا غم بھی ختم ہوا
بنی جان لینے میں مجھ پر ہلہ کی کہ سوینے اور پیرشت حرام کی **ق** ابو سعيد كان في من كان فبكتهم رجل فقتل
تسعة وتسعين نفسا قال عن اهل الارض فذل على راسها تاها فقال الله فقتل
تسعة وتسعين نفسا فقتل له من ثوبه فقال لا تقتله فكمثل به ما تله فقتل عن اهل الارض
فذل على رجل عا لم يقتل له من ثوبه فقتل عن من ثوبه فقال نعم ومن يحول بينه وبين الثوبة
انطلق الى الارض لئلا يذبحها فانها آتاءا ستقتل من الله فاعبد الله معهما ولا ترجع الى ارضك
فانها ارض سوء فاطلق حتى اذا انصفت الطريق اتاه الموت فاحصصت فيه ملكا من الرحمة

۱۷۰

۱۷۰

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۱

الفصل الخامس عشر أو قال اللهم هل كان أمر الزاهب أحب إليك من أمر الساجد فأنزل هذيه الذكابة
 حتى ينجي الناس وما لها ففعلها ومضى الناس فأتى الزاهب فأخبره فقال له أنت أحب أمي يعني
 أنت النبي أم أنصلي يعني قد نزع من أمرك ما أدركت سبيلك فإن أنشيت فلا تدل علي وسكان
 الغلام يلزمي الأكمة والأبرص ويدأوي الناس سائر الأذواء فتبع حليس للميلان كان تدركي
 فأتاه بعد أيام كثيرة فقال ما ههنا لك أجمع إن أنت شقبتني قال إني لا أشقي أحدا إنما يشقي الله وإن
 أمنت بالله دعوتك الله فشعنا فأمنا بالله فشعنا الله فأتى الملك مجلس الملك فكان مجلس فقال له
 الملك من رذك عليك بصرك قال ربي قال وأنت ربك غيري قال ربي وربك الله فأخذه فأمروا
 بعده حتى دل على الغلام يعني يا غلام فقال له الملك أي بني قد بلغ من حزنك ما نبتني الأكمة
 والأبرص وتعل وتعل قال فقال إني لا أشقي أحدا إنما يشقي الله فأخذه فلم يرزل يبكي حتى دخلوا
 حتى يأتوا هيب ففعل له أجمع عن دينك فإبدعنا بالمشارة فوضع المنشارة في مرق رأسه فشقه
 به حتى رفع سيفه ثم جئ يا غلام ففعل أجمع عن دينك فأتى قد فعلة إلى نفر من أصحابه فقال
 انصبوا به إلى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فإذا بلغت ذروة فأنزع عن دينه وإلا
 فاصعدوه وادهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم أفرغني من شئت فرجع بهم الجبل فسقطوا
 ففعل به الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله قد فعلة إلى نفر من أصحابه
 فقال ادهبوا به وأحيموه في ثور ففعلوا به البحر فأنزع عن دينه وإلا فادهبوا
 فادهبوا به فقال اللهم أفرغني من شئت فأنكفأت بهم الشفينة ففعلوا به وجاء يشي إلى
 الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فقال للملك إنك لست بقاتل جنة
 ففعل ما أمر الله به قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جودع ثم أخذ سهمًا
 من كنانتي ثم وضع السهم في اليد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم أثارني فأتاك إن فعلت ذلك فتسلي
 تجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جودع ثم أخذ سهمًا من كنانته ثم وضع السهم
 في اليد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم ما هو فوضع السهم في صدغه فوضع يده
 في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس أمثا يرب الغلام أمثا يرب الغلام أمثا يرب
 الغلام فأتى الملك ففعل له أريت ما كنت تحذر فذوالو نزل بك حذر لو قد آمن الناس أمر
 بالأخذ ويا نوايا الشكاك تحذرت وأضرمت النيران وقال من لم يرجع عن دينه فالحيموه بها أو
 قيل له انزع ففعلوا حتى جاءت أمراة ومعها صبي لها فقفا عست أن تقع فيهما فقال له الغلام
 يا أمة أصبري فإنني على الحق سليم بسبب روايت كبري ففعلت ففعل ما كرس لك يا كبري ففعل ما كرس لك
 أيتا وكرما سوسه بجهامو كيا او شنه بانسا هسه كما كرسين بجهامو كيا هون مومير به پاس ايك لركا هيج لركا هون مومير

فصل در بیان
مباح و مکلف
و مکلف و مکلف
و مکلف و مکلف

تو بادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اوسکو وہ جادو سکھاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمد رفت کی راہ میں حضرت عیسیٰ کے درین کا ایک درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھا اور اوسکا کام سننا سواوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کی طعن ہو کر نکلتا اور اوسکے پاس بیٹھا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارنا سوا لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا درویش سے کہا کیا تو درویش نے کہا کہ جب جادوگر سے خوف نہ کھاوے تو کہا کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو روکا تھا تو جب اپنے گھر والوں سے کہے تو کہا کہ جادوگر نے مجھ کو روکا سو اسی حال میں درکار تھا کہ نگاہ وہ ایک بڑے قد اور جانور پر گزرا کہ اوسنے لوگوں کو آمد فرستے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ میں درویش کی راہ میں جادوگر کا فضل ہی یاد نہیں فصل یہ سو اوسنے ایک چھریا اور کہا الٹی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک ہے تو جادوگر کے طریقے سے تو اس مانور کو قتل کرنا کہ لوگ بلیں بھریں پھر لو سکھو مارا سو اوسکو قتل کیا اور لوگ بلیں بھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اوسکو یہ حال بھلا یا تو درویش نے اوس سے کہا ایسا بیٹا تو مجھے فصل یہ تیرا مرتبہ بیان نہ کیا پھر بھلا نظر ڈالا اور مقرر شغریہ تو آڑ مایا جاو گیا سو اگر تو آڑ مایا جانے تو مجھ کو نہ بتلائیو اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنا تھا اور لوگوں کے علاج کرتا تھا تھر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک صاص نے سنا اور وہ ماہد ہوا گیا تھا تو اوسکے پاس پہنچے تھے لایا اور کہا کہ جو مال کہ یہاں ہے وہ سب تیرے واسطے ہے اگر تو مجھ کو چنگا کر دیسے لڑکے نے کہا کہ میں کیسے چنگا نہیں کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا کا ایمان ملائے تو میں خدا سے دعا کروں کہ تجھ کو چنگا کر دیو گیا سو وہ صاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کر دیا پھر وہ صاحب بادشاہ کے پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا تھا تو اوس سے بادشاہ نے کہا کہ کسے تیری سکھ روش کر دی مصاص نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ کے پاس گیا سو سب بھی کوئی تیرا مالک ہے مصاص نے کہا میرا مالک تو تیرا مالک خدا ہے سو بادشاہ نے اوسکو پکڑا سو ہمیشہ سکھو مارا کرتا تھا یہاں تک کہ اوسنے لڑکے کو بتایا یا سو وہ لڑکا بلیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا ایسا بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پوچھا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرے لگا اور تو ایسا کرتا ہی اور ایسا کرتا ہی حضرت نے فرمایا سو اوس لڑکے نے کہا کہ میں کیسے چنگا نہیں کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہے سو بادشاہ نے اوس لڑکے کو لڑکے اور جیسا کہ سکھو مارا کرتا تھا یہاں تک کہ اوسنے درویش کو بتایا یا سو وہ درویش پکڑا اور اوس لڑکے کو لپٹ لیا بادشاہ نے سو اوسنے انکار کیا سو بادشاہ نے ایک لڑکے کو لپٹا لیا اور درویش کی چاند پر رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہاں تک کہ وہ بکڑے ہو کر گڑا پڑا پھر بادشاہ کا مصاص بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اوسنے نما سو اوسکی چاند پر پڑا رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہاں تک کہ وہ بکڑے ہو کر گڑا پڑا پھر وہ لڑکا بلیا گیا تو اوس نے کہا کہ اپنے دین سے ہٹ جا سو اوسنے نما سو بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاص جو لپٹ دیا اور کہا کہ اسکے نالے نالے پہاڑ کی طرف لپٹا اور اوسکو پہاڑ پر چڑھا پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاو تو بہتر ہو ورنہ تیری اوسکو ٹھکھیل دے دو دی اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھا یا تو لڑکے نے کہا کہ الٹی مجھ کو اسکے شر سے بچا جس طرح کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اوسکو خوب ہلا دی اور لوگ گول گول کر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ کیا حال ہے تو اسے ساتھیوں کا اوسنے کہا خدا نے مجھ کو لپٹے شر سے بچا یا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاص کو لپٹ لیا اور کہا کہ اسکے لپٹا اور اوسکو ناؤ پر بٹھا دیا اور اوسکو دریا کے اندر لپٹا دیا سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو خوب ہی اور نہیں تو اسکو دریا میں ڈال دے دو ورنہ لوگ اوسکو لیگئے پھر لڑکے نے کہا کہ الٹی مجھ کو لپٹے شر سے بچا جس طرح کہ تو چاہے سو اوسکو لپٹ کر لایا تو اندھی ہو گئی تو وہی گول ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا حال ہے تو اوسنے کہا خدا نے مجھ کو لپٹے شر سے بچا یا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا

فمنہ یحرف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو وہ سکا جان اور مال لینا حرام ہو گیا اگر با حق خون کرے گا تو راجا گیا یا مال
 ہوگا تو اسے مل لایا جائے گا اور اگر دعوت ظاہر میں مسلمان ہو اور دل میں کفر ہو تو اس سے خدا حساب کرے گا دلوں کے اعمال
 دین کے لئے کا حکم اور قاضی کو کہ میں قیامی ہو کر اترتا ہوں یا کل القریٰ یقولون بذر و حو
 المدینۃ تنفی الناس کما یحبی النکاحی عند النکاح بدی اور سلم بن ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 اس میں سے میں نے کلمہ سنا جو سب نبیوں کو کلمہ دیا یعنی فتح اسلام ہوگی سب شیشے کے تالے ہو گئے گول و مکو شرب کتب میں اور اس کا
 عود نام و عودینہ سے گون گون کرے گا اور نکاح ایسا جیسے مٹی کے گیل کا پانی الٹی ہر حرف میں نام اول شرب حاضر ہے تا م
 ق انش و سهل بن سعد الشاذلی یحدثنا انا والشاعة کما تبین فی اصبعہ الشاة و الشاة و الوسطی بخاری
 اور سلم بن انس اور ابن ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور قیامت متصل ہو جیسے یہ دونوں حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں
 میں منارہ رکھا یعنی کلمہ کی انگلی اور حج کی انگلی حضرت غلام البیدین میں حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہیں قیامت حضرت
 کا دین قیامت کے روز حضرت میں اور قیامت میں کوئی عامل یہ مقارن ہو کر ہو کر یحدث من خیر فو فی ابی آدم و کما
 ذکرنا فی حدیث من القرآن الذی یحدث منہ ہماری اور سلم بن ابوہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں یہاں ہوا
 بن آدم کے بعد دیکھا والو ایک بچہ والو بچہ نے والو سے یہاں تک کہ میں ان دنوں والو سے ہوا ہر
 یعنی حضرت امام کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کا پادشاہ بنیاد و عہد خاندان ہے اور پیلین بن سبیلان ہر جاہر یحدث
 ہذا والنہج لکویت متافق سلم بن ہاریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہی جلال کی منافق کے مرنے سے مسلمان
 جاہر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب میں نے حج پر چلے تو اچھی جہت سے حدیث فرمائی جب میں نے آنے کو معلوم ہوا کہ ایک
 بڑے منافق میرا یہ حدیث سہم کر کے کہہ کر کہی ہے قیامی نبی الاسلام علی خمس علی ان یحسد اللہ و اقام
 الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ و صیام رمضان و اتبع فقال رجل لا بن عمر الحج و صیام رمضان و اتل
 کصیام رمضان و اتبع مکتا سمعت من رسول اللہ علیہ والہ وسلم و یؤدی شہادۃ ان لا الہ
 الا اللہ وان محمد عبدہ و رسولہ و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الخیر و حج البیت و صوم رمضان
 ہماری اور سلم بن عبد البدر بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پنج چیز پر بنی خدا کو ایک جتنے بڑے اور بڑے کہتے
 اور نہ کہہ دینے بڑے اور رمضان کے روزے پڑھنا جو ہر ایک نے عمل بد میں سے کما حقہ اور رمضان کے روزے پڑھنا کما
 نہیں ہے رمضان کے روزے اور حج پر بنی حضرت سے سنا ہے یعنی اول روزہ بعد اس کے حج اور دوسری روایت یوں ہے کہ اسلام کی بنیاد
 پنج چیز پر بنی اس کی کوئی کہ سو خدا کو نبی و رسول اور محمد اور اس کا بندہ اور اس کا رسول یا اور نماز کا نماز اور نہ کہہ دینا اور
 بیت المسک حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا قیامی نبی الاسلام علی خمس علی ان یحسد اللہ و ایتاء الخیر و حج البیت و صوم رمضان
 و ردوایہ القصص الخی حجت ہماری اور سلم بن ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہی کہی اور نبی کی بہشت مشقت
 اور کھینچا ہے اور روز جزا میں نفسانی اور لذت ہے یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیز گاری جیسے زمین اور عبادت اور
 نفوی شہدائے کبار سے غلبہ میں اور نصیب اور دنیا کے پس منظر اور روز انجام ہر عبادت کے کما حقہ العباد کما فی الخمر

۱۶۳۰

۱۶۳۱

خ ۱۶۳۲

۱۶۳۳

۱۶۳۴

۱۶۳۵

۱۶۳۶

[illegible]

۱۴۵۵

اگرے کی خوبی بارگاہی **ف** غرض یہ کہ سوال میں غفلت و سستی نہ ہو سوال کی عادت بلالوق جائز و جاوڑت بخیر است شہدا
 نکلما قضیت جوارحی نزلت فاستبطنت بطن الوادی فتودیت فنظرت اماکی وخلقنی وعن قیس
 وعن یحییٰ فلم ارا احد الشمرودیت فنظرت فلم ارا احد الشمرودیت فرفعت رأیی فاذا هو علی
 العرش فی الهواء یعنی جبرئیل فاحدثنی رخصۃ شدیدۃ فانیک خدیجۃ فقلت دیر وونی قدر وونی
 فصبا علی ماء فانزل الله یا اھما المکرم وکم فانزل بجاری اور مسلم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
 پرامین میں ایک عینہ کا احکاف کا عینہ میں اپنا احکاف پورا کر دیکھا تو میں مائے کے اندر اور تو مجھ کو کسینہ بکارا تو میں نے اپنے گے
 اور پیچھے ہانپنے اور بائیں دیکھا تو میں نے کس کیل نہ پایا پھر مجھ کو کسینہ بکارا تو میں نے کھنے لگا سو میں نے کس کیل نہ دیکھا پھر مجھ کو کسینہ بکارا تو میں نے اپنا
 سر اٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل وہاں میں تخت پر بیٹھا ہوا سو مجھ کو سخت کپکپی لے لیا تو میں نے خدیجہ باس آیا سو میں نے کہا مجھ کو اور ہاوا تو اچھا
 مجھ کو دیا یا اور مجھ کو اپنی چیز کا پھولے نور مدثر اور انبی انہ جبرئیل مارنے والے اور کون کو خدا بلال سے ہی خوش لاف

۱۴۵۶

حضرت ہرول قرآلی سورت و نری پھر میں بریں ہی بند رہی اور کسے بعد سورہ مدثر اور زراق السوسی بن مخرمۃ قضیت
 هذا الک خبات هذا الک و قالہ لکیتہ عن مۃ یعنی قباۃ من دینا کج ہمزہ زکرا بالذہب بخاری
 مسلم بن سہب بن خمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبا میں تیرے واسطے چھپا رکھی قبا میں تیرے واسطے چھپا رکھی حضرت نے

۱۴۵۷

میں نے کہ یہ خمر سے فرمایا اور شیمی قبا میں سو کا کھر کا تھا **ف** جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور قبا ہی اور وقت کت شیمی
 کہ اہرام انوا تھا یا اس واسطے دیا ہو کہ اس کی لین ہر اکس دخلت اجمۃ فسمعت خشفۃ فقلت من هذا قال
 هذه الغیصۃ بنت ملحان أم انس بن مالک مسلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بہشت میں داخل ہوا
 تو میں نے جنت کی چسی سینے پر چھایا کون فرشتوں نے کہا کہ یہ یصا ہی عثمان کی بیٹی انس بن مالک کی بیٹی خمر سے کہ آیت اللیلۃ
 رجا لہن اتیان صعدا ابی النجیۃ فا دخلنا فی دار رہی احسن و افضل لہم ارقط احسن و ہما کا لا
 اتاہذہ الذکر ان الشہداء بخاری میں ہر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے آج کی رات دو درودوں کو دیکھا سو یہ
 مجھ کو ایک نئے پرچہ ہا لیکھ پھر مجھ کو انھوں نے ایک گھر میں داخل کیا کہ بت اچھا اور برتر تھا میں نے اس سے بہتر کبھی نہیں دیکھا اور انور کو

۱۴۵۸

کہا کہ گھر تو شہب دن کا گھر **ف** حضرت نے خواب میں دیکھا **ف** ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے ایک امرأۃ سوداء ثائرة قال انس
 خرجت من المکرمۃ حتی نزلت مہبۃ فانا و لہما ان و بآء المکرمۃ فقل لال مہبۃ بخاری میں ہر سے
 برہم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک باعورت جس کے سر کے بال پریشان تھے میں نے علی ہان تک کہ عید میں لگا
 اور بنی سینہ اوکسے تعبیر کی کہ میں نے کہا وہ عید میں ڈالی گئی **ف** مہبۃ خشفۃ کا نام جو شینے سے کھوکوس پر وہاں یہود دھتے تھے دینے
 میں اکثر باہر تھی جسے کہ حضرت نے دعا کی اور یحییٰ دیکھا تو وہاں سے و باہر باقی رہی اور خشفۃ میں جاہزی خمر عاکشۃ رأیت جہنم
 یحکمہ بعضہا بعضا و رأیت عمر و یحییٰ قصبۃ و هو اقل من سبب الشواکب بخاری میں ہر حضرت عائشہ سے

۱۴۵۹

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے دو فرخ دیکھا کہ ایک کا بطن بطن بطن کو کھینچ ڈالت تھا اور دوسرے کو کھینچ ڈالت تھا اپنی آویان گھسیٹ
 پھر تھا اور اپنی اول ماہر چھوڑنے کی ہر کمالی **ف** عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت کو نام پر سنا کہ چھوڑنے کی اور اپنی

۱۴۶۰

میرا خداوند اگر بچہ میں آئے تو چھتے کی طرح سورہ اور اگر باہر نکلتا تو شیر خواف اور نہ پوچھے عند شکی سے یعنی علیہ اور اگر کم ہر عند شکی کا
مواخذہ نہیں کرتا چھتے عورت کے کما کے میرا خداوند اگر لکھا ہے تو سب میرے عاے اور اگر سب سے تو بالکل بی جا ہے اور اگر لکھتا تو بیت بن
پیت کے لئے اور نہ میرے خلاف کے اندر آتھ کہ میرے دکھ درد کو جانے یعنی قبل کی طرح سو گھلانے اور نہ اپنے کچھ میرے نہ تو عورت
کی بات نہیں پوچھتا سنا تو میرے کہ کما کے میرا خداوند نام دی یا شہر نہایت حق کی کلام نہیں کہ جانتا سب جان بھر کے عیال کے بیوی بچوں
ایسا سنا ہے کہ میرے سر پر کما یا تھ تو دیا بلوہر تھ دونوں کچھ تھوین عورت کے کما کے میرا خداوند چھوٹے میں نرم جیسے عروس اور اسکی
خوشبو جیسے زنبک کی خوشبو زرب ایک خوشبو دار گھاس کا نام یعنی میرا خداوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا تو بن عورت کے کما کے
میرا خداوند اچھے محل الالبسہ بنے والا یعنی قد اور بڑی رکھ والا یعنی سخی ہوا سکا یا میرے ہمیشہ گرم رہتا ہوا رکھ بہت نکلتی ہوا سکا
گھر نزدیک مجلس و سرفاخانے سے یعنی مرد اور سخی ہوا سکا لنگہ جاری ہوا تھوین عورت کے کما کے میرے خداوند کا نام مالک ہوا رکھ یا تو
مالک ہوا رکھ فضل ہر مریض رعیت اس کے اوتھون کے ہوتے تھانے میں اور کتر کا میں بن یعنی ضیافت میں اس کے میان اون بہت
نہج ہوا کرتے ہیں اس سبب شہر خاوند سے جنگل میں کہ چرے جلے میں جبکہ اونٹ بچے کی آواز سنتے ہیں اپنے نہج ہونے کا یقین کر لیتے ہیں
نہیا فہم بن گئے اور بچے کا معمول تھا اس سبب بچے کی آواز سنکے اوتھون کو اپنے نہج ہونے کا یقین ہوتا تھا گھانا ہوا بن کے کما کے میرے
خداوند کا نام اوزع ہوا دیکھا خوب بوزع ہوا تھوین سے پوسے سے پوسے دونوں کان جھلائے اور چربی سے سیرے دونوں بازو بھرے تھو
تھو کیا اور بھولت خوش کیا سو میری جان بہت بہن میں ہی تھو تھوئے تھو تھوئے تھو تھوئے تھو تھوئے تھو تھوئے تھو تھوئے تھو تھوئے
اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک ہوا یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تھی اونٹ تھو باعزت اور مالدار کرو دیا سوا سکے پاس میں بات کرتی
تھو تھوئے میں کتا اور سوئی بونق فرزند بی بون یعنی کچھ کام نہیں کرتا بڑا اوڑھتی ہون تو سیراب ہوا عاتی ہون مان اوزع کی سو کیا خوب
مان اوزع کی او سکی بڑی بڑی ٹھہریان اور کٹا دھگر ہوتا اوزع کا سو کیا خوب ہوتا اوزع کا او سکی خواجگا جیسے تھو کار کا سنا
یعنی ناز میں بدن ہوا سکو آسودہ دیتا ہوا حلوان کا تھو یعنی کم خور ہوا عتی اوزع کی سو کیا خوب ہوتا اوزع کی اپنے مان باپ کا
مابعد اپنے لباس کی بھرے والی یعنی جسم ہوا اپنی سوت کی رشک یعنی اپنے خداوند کی پیاری ہوا سوا سنے او سکی سوا سنے
جلتی ہوا تھوئی اوزع کی کیا خوب ہوا تھوئی اوزع کی ہماری بات شہو نہیں کرتی ظاہر کر کے اور ہوا رکھنا نہیں ہوا عاتی او تھو
اور ہوا رکھ اودہ نہیں کھتی کوڑے سے اوزع باہر نکلا جب کہ مشکون میں وہ دھتھا تھا گھنا تھو کھانے کے واسطے سو وہ ملا
ایک عورت سے جسکے ساتھ او سکے دو لڑکے تھے جیسے دو پتے او سکی گود میں انارونٹ کھیلنے تھے سوا اوزع نے کھلا پلاق دیا
اور اوزع سے کھانے کی کیا بھرے او سکے بعد ایک ہوا جہر کھانے کا عہدہ گھوڑے کا سوار اور نیز بازو سے کھلو چپانے جانو بہت بڑا اور
اونٹ تھو تھو ایک واشی سے جو را جو دیا اور اونٹ سے جھسے کما کے اوزع او کھلا اپنے لوگوں کو اوزع کے کما کو اگر میں جمع کر کے
جو دوسرے خداوند نے دیا تو اوزع کے کچھ بڑے بڑے بار بھی نہ پوچھے یعنی دوسرے خداوند کا احسان پہلے خداوند کے احسان سے
نہایت کمتر ہوا جہر عاٹھنے کے عاٹھنے عورتوں کا قیعدہ حضرت کے روبرو کہات حضرت نے فرمایا کہ اے عاٹھنے میں بھی تیرا عاٹھنے میں
جیسے اوزع ام زرع کا محسن تھا ق **اَبُو مُوسٰی لَسْتُ اَنَاحِلَ لَکُمْ وَاَلَاکِنَّ اللّٰهَ حَمَلُکُمْ وَتَالَهُ لِنَقْدِرَ**
فَیْنَ اَنَاسَیَ یٰلَیْنِ بَخْرٰی اَوْ رَسُلَہِ مِیْنِ اَبُو مَوْسٰی سَنَے رِیَاہِیْتُ ہِکَہُ حَضْرَتُ نے فرمایا کہ میں نے تم کو ہوا میں نہیں دیکھا کہ تم نے ساری

یہ حضرت نے قوم شہزادوں کے چند لوگوں سے فرمایا اب موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے جملہ کے واسطے سواری مانگی
 حضرت نے فرمایا کہ ہاں میں تم کو سواری نہ دوں گا اور میرے پاس سواری بھی نہیں ہے چند روز کے حضرت کے پاس اونٹ وغیرہ ملے
 حضرت نے باجی اونٹ کو لہا کر کے ہماری قوم کے بعض لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرت اپنے ہماری سواری نہیں ہے تو تم کھائی کو کھلی آپ
 بھول گئے جو ہم کو سواری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر میں کسی چیز پر تم کھاؤ ہوں پھر جو اس کے خلاف کو بہتر جانتا ہوں معاف کر دو کہ
 قسم توڑا تا میں انہوں پر سواری نہیں دیتی خدا تم کو سواری ہی ق **ابن عمر** کہتے ہیں **یا علیہ السلام** ولا تخرجه یعنی القبت
 عمار بن اوس سلم بن عبد بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں سو سار کا کھانے والا نہیں اور نہ اس کا حرام کرنے والا
ف بنو سوسار یعنی گوسے حضرت کے سامنے آئی حضرت نے اس کو نہ کھایا لوگوں نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہے جو حضرت نہیں کھاتے
 تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ میں یہ حرام نہیں لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہیں انہیں عام نظم کے نزدیک گوسے حلال نہیں کہ وہ
 امام شافعی کے نزدیک حلال ہے ہر اُنس مَرَدَتْ عَلٰی مَوْسٰی لَیْسَ لَکَ اَسْمَیْ بِیْ عِنْدَ الْکَنْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَاتِلُ
 لَصَلْبِیْ فِیْ قَبْرِیْ ہ سلم بن اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں موسیٰ بن اس سے بیٹے کے نزدیک ہو کر کلا جس ات کرچو
 معراج ہوئی اور موسیٰ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے **ف** سے بیٹا بیت المقدس ایک منزل پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر
 اپنی قبر میں نہ رہیں جیسے شہید **رَبِّدُکُمْ عَنْ زَیَادَةِ الْقُبُورِ فَرُوْهُ وَاَوْحَیْکُمْ عَنْ مَحْمُودِ اَهْلِهَا سِیِّئِ**
فَوْنِ تَلْکَ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ وَحَیْکُمْ عَنْ التَّیْبِذِ اِلَّا فِیْ شَفَاوٍ فَاَسْرَیْ اِلٰی اَسْقَبَةِ تَلْکَ مَا وَا
 لا تَشْرَبُوْا اَمْسِکَ اِسْلَمَ مِّنْ بَرِیْدٍ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے کھانے کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے
 سو اب زیارت کیا کرنا اور منع کیا تھا میں نے بتوین روز زیادہ قرانی کے گوشت کھنے کو سو اب کھو چٹا تھا راجی ہاں سے اور منع کیا تھا
 میں نے تم کو چھوڑا ہے کہ شہر و پینے سے مگر چھلے کے برتن میں سو اب سب برتنوں میں پیو اور سو پینے والی چیز کو **ف** ابتدا اسلام
 میں لوگ بت پرستی جو کہ مسلمان ہوئے تھے اس واسطے حضرت نے زیارت تمہارے منع کیا کہ باوا میں بھر گوارا ہو جاوین جو لوگوں
 کے دلوں میں اسلام اور توحید کا عقیدہ غلبہ ہو گیا تو اجازت ہی اجتناب حدیث میں زیارت تو کافرا دہ ہلا کا اوس دنیا سر دہوئی ہے
 موت اور آخرت یاد رہی ہے حضرت نے یہ فائدہ اس واسطے بتلایا کہ لوگ اہل قبر سے اپنی حاجت روائی نہ جاپن اور نہ کہ میں گوارا نہوں
 اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال اگر ابھی منع ہوا تاکہ شراب زیادہ نہ جسبکہ اوسکی بڑائی دلوں میں بیٹھ گئی اور وہ
 بالکل جھٹ گئی تو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی **هَذَا هُوَ بَرَقَةٌ وَدَدْتُ اَنَّا قَدْ رَاْنَا اَللّٰهَ اَنَّا قَالُوْا اَيُّا رَسُوْلَ اللّٰهِ**
اَكُنَّا لَیْسَ اِلَّا قَالِ اَنَّهُ اَصْحَابُیْنَ وَلَمْ نَرَا اِلَّا بَنَیْنَ لَمْ یَاوُْا اَعْدَاؤَکُمْ اَلْکَیْفَ تَعْرِفُوْنَ اَبْرَارَیْنَ اَبْرَارَیْنَ
مُنَیْنِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا یَا رَیْتُ اَنْ تَوْنُ رَحْمَکَ لَہْ حَمِلَ اَنْ تَوْنُ شَعْلَکَ بَیْنِ صَہْرَیْنِیْ حَمِلَ اَنْ تَوْنُ اَکْکَیْ
حَمِلَ قَالُوْا اَبَلِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَالْهَہْ یَا اَوْنُ عَرَّ اَلْحَیَّ اَبْنِیْنَ اَوْنُ مَوْنُ وَاَنْ تَوْنُ صَہْرَیْنِیْ اَبْنِیْنَ اَبْنِیْنَ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم کو یہ تمنا ہے کہ تم اپنے بھائیوں کو دیکھتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہر ایک بھائی میں نے فرمایا کہ تمہارے
 اصحاب نے اپنی محبت و رفیق ہو کر میرے برابر ہوں ہو سکتا ہوں اور مجھے بھائی دیکھوں گے جو ابھی نہیں دیکھئے اس لئے میں نے میں نے بھائیوں
 کو اصحاب نے کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت میں شفاعت کے واسطے دیکر پہنچتے ہوں لوگوں کے چند روزہ و غیرہ میں حضرت نے فرمایا کہ

۱۷۷۲

۱۷۷۳

۱۷۷۴

۱۷۷۵

منہج السلف

منہج السلف

خدا ہو گا جو ان کے اعتقاد کے موافق ہو سو فرما دیا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کہہ دینے لگاں تو ہمارا رب ہوسکا اتنا عکس کر گئے اور
دوزخ کی پشت پر بل مارا رکھا اور کیا تو یوں اور میری امت سے پہلے مجھ کو کہنے اور سوچنے سے بچ کر اوس دن کوئی نذول سکے گا تو فرشتے
قول و سن ہو گیا کہ الہیہ پناہ اور دوزخ میں آنکھ سے بہن جسے سعدان کے کھٹے سعدان ایک تھار کا نام ہے اوس کے کھٹے سرخ
ہوتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ کاش سعدان کے کھٹے دیکھ بہن امحابت کے گمان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو وہی دوزخ کے آنکھ سے بھی
سعدان کے کانٹوں کی طرح بہن مگر یہ کہ سو خدا کوئی نہیں جاننا کہ کتنے کتنے بہن فرشتے ان آنکھوں سے گون گون کو دوزخ کے اندر
بل صراط سے کھینچ لیتے ان کے اعمال کے سبب سے بعض آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہو جاوے گا اور بعض اذہموا نجات بائے رب
یہاں تک کہ جب حق تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فراغت کرے گا اور جاہلیہ کے کھٹے دوزخ والوں میں اپنی رحمت سے جھکاوے گا تو فرشتے
خاک کا کھوکھلا دوزخ سے اوسکو نکالیں جسے خدا کے ساتھ کچھ ترک نہ کیا ہو جس نے جنت کا راہ کیا ہو جو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے انکو
دوزخ میں پہچانیں گے انکو پھر سے کشان سے پہچانیں گے آگ آدمی کو جلا ڈالے گی مگر سچے کے نشان کو جہنم دوزخ پر سچے کا کھانا
حرام لیا ہو تو دوزخ سے نکالے جائیں گے یہ جتنے پھر ان پر حیات چھڑکا جاوے گا تو اوس ویرج و چھینکے جسے پانی کے ہاتھ کے کوٹے پر بیخ درو
دانہم اوٹھتا ہے پھر حق تعالیٰ بندوں کا فیصلہ کرے گا اور ایک دہائی رہا ہو گا دوزخ کا سا سنا لے ہوئے اور وہ اہل بہشت میں سے
پہچے بہشت میں نہی ہو گا تو وہ دیکھا اور میرے بہرہ مند دوزخ کی طرف سے پھر نہا کو کسی بدوے جگہ تک کر دیا اور اوسکی لپٹ نے محلو
جلا ڈالا سو خدا کا کیا کرے گا ہمان تک کہ خدا اوسکا دکان چاہے گی پھر حق تعالیٰ فرماوے گا کہ اگر میں یہ تیرا سوال پورا کروں تو اسے سو
تو کچھ بھی سوال کرے گا سو وہ شخص کہ میں اسے سوچوں نہ مانگوں سو اپنے سے مانگنے کے قول قرار کرے گا جس طرح کہ خدا چاہے گا تو
خدا اسے کوئی دوزخ کی طرف سے پھر نہا سو جب کہ بہشت کا سامنا کرے گا اور اوسکو دیکھ جائے گا کہ خدا چاہے گا پھر دیکھا اور میرے جگہ
آگ بھڑکے بہشت کے دروازے پر حق تعالیٰ اوسے فرماوے گا کہ کیا تو قول قرار نہیں کر چکا ہو پس سوال کر سو مجھے سوال کرے گا تیرا ہوا
اور آدمی کو کیا ہی دغا باز ہو تو وہ دیکھا اور میرے ہندو خدا مانگے گا ہمان تک کہ حق تعالیٰ اوسے فرماوے گا کہ اگر میں یہ اپنے طلب کر دوں تو
اوسے سوال کر دو کچھ بھی مانگے گا تو وہ کہے گا تیری عزت کی قسم کہ نہ مانگوں گا سو پھر سے مانگنے کے قول قرار کرے گا تو خدا اوسکو بہشت کے
دروازہ پر کرے گا سو جب کہ بہشت کے دروازہ پر گھڑا ہو گا تو تمام بہشت و سپر نمود ہو جاوے گی ہوا سکو نظر آوے گا جو کچھ اور سینہ منور و فرحت سے
تو چہ ہو گیا جتنا کہ خدا چاہے گا پھر دیکھا اور میرے جگہ بہشت میں داخل کر دیا حق تعالیٰ اوسے فرماوے گا کہ کیا تو قول قرار نہیں کر چکا ہو پس
نہ مانگوں گا تیرا ہوا آدمی کو کیا ہی دغا باز ہو تو وہ دیکھا اور میرے ہندو خدا مانگے گا ہمان تک کہ حق تعالیٰ اوسے فرماوے گا کہ اگر میں یہ اپنے طلب کر دوں تو
خدا اسے سوال کرے گا سو جب کہ خدا راضی ہو گا تو فرماوے گا کہ جہنم میں سو جب کہ بہشت میں جاوے گا تو حق تعالیٰ اوسے فرماوے گا
کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ دیکھا اپنے سے اور منانا پھر دیکھا ہمان تک کہ اوپر کرم ہو گا کہ حق تعالیٰ اوسکو دلاوے گا کہ کیا تو فرماوے
اور فلاں چیز مانگے ہمان تک کہ جب وہی سب ہوس اور خوشی ہو جائے گی حق تعالیٰ فرماوے گا تیرے یہ سوال پورا ہوئے اور اوسے
ساتھ دنا او بھی اس میں سے تفصیل تمام رویت الہی قیامت میں ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہر اہل سنت و جماعت کا
جہنم کی قسمت پر غمت پیدا نہیں کرے اسکا نکار کرتے ہیں لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہیے کہ حق تعالیٰ مشکل اور جسم سے پاک ہے اوسے
دیدار کی کیفیت معلوم نہیں معلوم جس طرح حق سبحانہ کو دیکھنا ہے اور حقیقت کا مقصد نہیں اوسے طرح اپنے بہت کھلائے ہوئے ہیں

اوپر بل کجا بھی عذاب و سہرہ کر لگا کر رقیات تک اور جیکو تو نے گڑھے میں دیکھا وہی حکم کر لوں میں اور جسکو تو نے نہر میں کجا
وہ سو غوری اور جس پر ہر دو کو تو نے درخت کی جڑ پائیں کجا وہی براہیم علیہ السلام میں اور یہ جو لڑکے لڑکے کے گڑھ میں جو گون کی
اولاد میں اور جو لڑکے بچہ کانا ہی سوا لکھ دو رخ کا دار و رخ اور چھ لکھ حصہ میں داخل ہوا تھا وہ عوام اہل اندرون کا مقام ہوا
یہ گھر و شہیدان کا گھر دیکھو اور میں جبریل بن یونس اور یہ سیکائیل ہوا اپنے سر کو تودھا سوسینے اپنے سر کو اٹھایا تو کیا دکھتا ہوں
کہ میری اوپر بدلی ہو اور دوسری روایت یونس کی میرے اوپر تہ سنفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہو اور خون لکھا کہ یہ تیرا مقام ہی ہو
کہا مجھے چھوڑ دو کہ میں اپنے مکان میں جاؤں اور غصوں لکھا کہ ابھی تیری عمر باقی ہے کہ تو نے ابھی اسکو پورا نہیں کیا سو جب تک تو کو
پورا کر کے لگا کر اپنے مکان میں آؤ گے **ف** اس میں تین جھوٹے اور قرآن کی غافل اور سو غوری کی سزا کا بیان یہ حفظ قرآن کا
یعنی ہر کو کو اس پر تلاوت کیا کرے خصوصاً رات کو تہ میں اور اس کے احکام پر عمل کرے اور علوم ہوا کہ مسلمانوں کے لئے بعد
مرفے حضرت براہیم علیہ السلام کو سہرہ ہوتے ہیں اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سوائے شہید و کاتب و زید و مسلمانوں کے نہیں
خ اَنْسَ مَنْ فِيكَ مِنْ اَحَدِهِمْ يُقَارِبُ اللّٰهَ يَقْنِي الدَّثْبَ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ اَنَا قَالُ فَاَنْزِلْ فِي قَبْرِ هَابِشَ **ف**
بِئْسَ الَّذِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کجا رہی میں اس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ انہوں میں میں ایسا شخص جو جسے آج رات کو جنت
میں ہو یا طوطے کے کہ کہ تیرے جنت میں نہ فرمایا تو اس کی قبر میں اور یعنی حضرت کی قبر میں کی قبر میں کی قبر میں جنت کے
ماضی ہو اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور انسو جاری تھے جسے قبر میں یہ حدیث فرمائی یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جسے رات کو حرکت کی مہربانی عورت صحبت کی
علوم ہوا کہ قبر میں اہل نماز کا افضل ہے جسے رات کو حرکت کی مہربانی عورت صحبت کی **ف** سَهْلٌ يُنْ سَعْدِ هَلْ مَعَكَ تَقِيَّ مِنَ الْقُرْآنِ
قَالَ لِي جُلْ اَرَادَ اَنْ يَدْنُوَ رَجُلٌ الْمَرْأَةَ الَّتِي عَرَّضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
نمازی اور سلمین سہل بن سعد سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کجا کو جو قرآن پڑھو حضرت اس سے فرمایا جسے اوس سے رات کے کجا کا
ارادہ کیا تھا جسے باہم کا حضرت کا پاس یہ **ف** اس کا قصہ فصل ہو چکا کہ حضرت نے اوس سے عورت کو نہ قبول کیا پھر اوس کا کجا جو
شخص سے کہ اوروں سے غریب کہ اوروں سے عورت کو قرآن سکھا دیکو **ه** الشَّرُّ يَدْنُو سَوِيْدٌ لِّلثَّقِي هَلْ مَعَكَ مِنْ شَعْرِ امِيَّةَ
بْنِ اَبِي الْفَضْلِ قَالَ لَهُ کہ مسلم بن شریہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کجا کو جو امیر بن صلت کی شعر پڑھو حضرت نے
شہر میں سے عورت سے فرمایا **ف** اصباح میں شہر سے روایت ہو کہ میں ایک شخص سے پوچھا ہوا تھا حضرت نے فرمایا کہ کجا کو جو امیر بن صلت کی شعر پڑھو
جسے کہ کجا کیان پڑھو جسے ایک شعر پڑھا حضرت نے فرمایا اور پڑھو دوسری شعر پڑھو فرمایا اور پڑھو تیسری شعر پڑھو اسی طرح سو شعر
پڑھو یہ معلوم کیا جا چکا کہ امیر بن صلت کی ایک شعر تھا اوس کے شعر میں جملہ کی اور مذمت نما کا مضمون تھا اس واسطے حضرت نے
اوس کو نہ پھر فرمایا کہ اوس کی زبان ایمان لائی اور دل کافر یا یعنی زبان سے مضمون تو اچھے تھے لیکن دل سے کفر اور جو نہ نیا لگتی اور یہی حال
اکثر شاعروں کا اس میں بعض مضمون تمنا میں خوب اور بہت زبان نکلتے ہیں لیکن دل سیاہ شعر گو زبان تیری درافشاں کی
ہے بدل کی سب سے گئی **ه** اَوْ بَعْضُ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمٍ لَّيْسَ لَهُمْ اَلْاَصْدَارُ شَيْئًا **وَاَلَا لِي لِحَالِ الْخَبَاثَةِ**
اَلَا تَرَوْنَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ الْاَصْدَارِ فَقَالَ قَدْ نَفَذْتُ اَلَيْهَا قَالِ عَلَيَّ كَمْ تَرَوْنَ جَنَّتًا قَالَ عَلَيَّ اَرْبَعُ اَوْ اَتَى
فَقَالَ لَهُ عَلَيَّ اَرْبَعُ اَوْ اَتَى كَانَتْهَا تَلْعَنُ الْفِصَّةَ مِنْ عَمْرِى هَذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا عَطِيتُكَ لَكِنْ

۱۷۸۸

۱۷۸۹

۱۷۹۰

۱۷۹۱

شعر امیر بن صلت کی

تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجھ کو جو حسین اب میں شمول ہوں اوس سے بترہی مسکو تم پوجتے ہو اور حضرت کو کون ہنسی
 ویت کی ایک ٹوکہ ستر کی کہ عورہ کے تابوت سے نکال چکا اور دوسری یہ کہ لعلیوں سے سلوک کرنا جیسے میں کرتا تھا راوی نے کہا تیسری
 چیز مجھ کو یاد نہیں ہے جیسے علمائے کہا ہے کہ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر کے شام میں بھیجا اور بخاری میں اس کا بیان ہے
 دوسری روایت یوں ہے کہ حضرت کا غذا کا توبہ سے اصحاب کے کما کر حضرت پر دین کی شدت ہو کر تھکے پاس قرآن موجود ہی چھو
 خدا کی کتاب گفایت کرتی ہو یعنی گھنا چندان ضرور نہیں اور بعضوں نے کہا کہ خدا لاؤف شدید اس مقام میں عمر فاروق پر گھٹنے پڑے
 کو انھوں نے کا خدا حضرت کو نہ کہنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ جو قرآن گفایت کرتا ہوا ہو اس کا جواب ہے کہ تمہارے فہم کا تصور پر عمر فاروق
 پر کوئی طعن کا مقام نہیں اس واسطے کہ اوس وقت حضرت کی کوٹھری میں اکثر اصحاب جو دے علی رضی اللہ عنہ بھی ان میں شامل تھے اور
 حضرت نے سب حاضرین سے کا خدا نکالا تھا اگر عمر فاروق کا خدا نہ لائے تھے تو علی کا ہاتھ کھینچ کر ہاتھ حضرت کے بیان ہولے قرآن کے اور کسی
 چیز کے لئے کا تو نہ تھا اور قرآن سب پر اور پوچھا تھا اس واسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد لگتے کہ حضرت سے پوچھا تھا کہ حضرت نے
 نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امر واجب تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نہ کرتے اس واسطے کہ تبلیغ احکام کی ضرورت واجب تھی
 علاوہ اس کے حضرت بعد اس گفتگو کے باوجود نہ رہا اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت اس کو نہ لکھ دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے
 کہ جن میں جنہوں کی حضرت نے ویت کی انھیں کو لکھو لے اور جو عمر فاروق کے لکھا کہ ہر کو قرآن گفایت کرتا ہوا ہو اس کا جواب یہ ہے کہ اس واسطے
 قرآن کے حضرت کی حدیث کی بھی حاجت نہیں بلکہ اوس کا یہ مطلب ہے کہ بعد قرآن میں اَللّٰہُ لَکُمْ وَنِکْمٌ لِّیْ آیت اور میری بھی تمہارا
 دین کو پورا کرنا یعنی اب کوئی نازہ حکم دین کا باقی نہیں ہے یا قرآن اور حدیث میں دین کی تفصیل ہو چکی ہو اس واسطے عمر فاروق نے حضرت
 حدیث کی تیسری میں لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب دیکھا اس کو نافرمانی نہیں کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیر خواہی ہے اس واسطے کہ حضور
 کو یہی میں اپنے بزرگ و عزیز کو شفقت سے بچاتے ہیں چنانچہ اگر اوستا دیجا رہا اور شاگرد کو سبق پڑھانے کے واسطے بلکہ تو شاگرد چاہا اس کی
 تکلیف کے سبق سے انکار کرنا یہ نافرمانی نہیں ہے سرسخت و دل سوڑی ہوئے حضرت جیمہ ہا ندیش کہ برکین باد بد عیب نماید برش و نظر
 قَایِکَ مُؤَدِّدًا لَّہٗ فَلَیْسَ اِنَّ الْعَشِیْرَہٗ اَوْ یُؤَیِّسَ رَجُلٌ الْعَشِیْرَہٗ وَ یُؤَیِّسَ اَخَ الْعَظَمٰی وَ اِنَّ الْعَشِیْرَہٗ
 یعنی رَجُلًا اِسْتَدَانَ عَلَیْکَہٗ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہوا کہ ایک مرتبہ حضرت باس آئے کی اجازت ملی حضرت
 فرمایا اوس کو لے دو سو رہا بیٹا بیوی قوم کا یعنی اپنی قوم میں نہ راوی ہی یوں فرمایا کہ اجنبی قوم میں نہ راوی ہی اور دوسری روایت یہ ہے کہ
 اپنی قوم کا رہا بھائی اور بڑا بیٹا یوسف حضرت عائشہ سے پوری روایت یوں ہے کہ ایک شخص نے حضرت میں حاضر ہونے کی کہا بھائی
 حضرت نے اس کو اجازت ہی اور فرمایا کہ بڑا آدمی ہے جب حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے اوس سے خوش خلقی کی اور کثرت و بیشافی سے مکالمہ کیا
 میں کہا کہ یا حضرت آپ تو اوس کو لڑا تھا مجھ پر کیا ہے حضرت نے اوس سے اخلاق کے تو حضرت نے فرمایا کہ یا عائشہ تم کو تو فرماؤ کہ جو
 کہ یا تھا بہترین خلقی سے خدا کے نزدیک شخص پر کیا ہے وہ جس کی لوگ تنظیم قواض کرین او سکی ہری اور خوش گوئی کے قوسے اس سے
 معلوم ہوا کہ بذاتِ وحی کی عزت و توقیر کرنا اپنی حفظِ آبرو کے واسطے درست ہے اور فاسق کی جو بے پردہ فتن کرنا ہو غیبت کرنا نہ
 آگاہی لوگ اوس کا سال ستر عبرت پڑیں قَایِکَ مُؤَدِّدًا لَّہٗ فَلَیْسَ اِنَّ الْعَشِیْرَہٗ اَوْ یُؤَیِّسَ رَجُلٌ الْعَشِیْرَہٗ وَ یُؤَیِّسَ اَخَ الْعَظَمٰی وَ اِنَّ الْعَشِیْرَہٗ
 اِنَّ الْعَشِیْرَہٗ بھائی اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اَللّٰہُ اَوْ یُؤَیِّسَ رَجُلٌ الْعَشِیْرَہٗ وَ یُؤَیِّسَ اَخَ الْعَظَمٰی وَ اِنَّ الْعَشِیْرَہٗ
 اِنَّ الْعَشِیْرَہٗ بھائی اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اَللّٰہُ اَوْ یُؤَیِّسَ رَجُلٌ الْعَشِیْرَہٗ وَ یُؤَیِّسَ اَخَ الْعَظَمٰی وَ اِنَّ الْعَشِیْرَہٗ

[illegible]

104

1805

1804

1806

1808

109

بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو جو نصف یقین میں ستر میں جب کہ اگر وہ منتر نہ کہہ کر کہہ دے تو
ف مالک نے کہا میں حضرت سے عرض کی کہ ہم نے یہ منتر نہیں سنا تھا یہ منتر یہ ہے کہ کیا کرتے تھے ایک حکم ہوتا ہے حضرت نے یہ منتر فرمایا تھا
کہ ہندی منتر کثر عرام میں کہ لکھنا کہ میں کہ لاؤ میں شکر کا ضمن ہوتا ہے جیسے کہ ابو دؤد نے کہا ہمارے اور ہاتھوں اور ہاتھوں میں کی دانی
ہوئی ہو اور اس میں دو منتر بھی حرام ہیں جسکے معانی یہ معلوم ہوں کہ شاید ان میں بھی شکر ہو **ق** زید بن خالد اعرف عفا صفا
ووکاۃ ہا تو عتر لھا سناۃ وان لو تعرفت فاستغفھا و لکن ذرۃ عندک وان جاء ظالمک بما کما
قین الذھر فاؤملا لک یو یعنی لقطۃ الذهب والفضۃ بخاری اور مسلم میں یہ منتر نہیں ہے روایت ہے کہ حضرت نے
افتادہ ہونے اور جانے کے بعد میں نے فرمایا کہ اسکی تعلیم اور اسے دینے کے لئے کہ کو مشورہ کر پھر اسکو ایک برس شہرت دے سو اگر کوئی اسکو
نہ پہچانے تو اپنے خرچ میں لاو یہ بیسہ مال ہے جس پاس مالانہ کے طور پر ہے سو اگر عمر بھر میں کبھی کسی نے اسکا مال طلب کیا تو
اسکو **ف** یعنی جو شخص وہ یہ مال شرف پائے تو اسکی تعلیم اور اسے کو پہنچا یا کرے اگر مالک نہ تو اسکو حوالے کرے اور تین
سال ہجر کے بعد اپنے خرچ میں لے لیں اسکو تو قریب ہے جب مالک نے کو یہ **م** اؤ بکرتۃ الاکسلی عی اغزل الاکلی عن
طریق المسلمین **ق** الہین قال یا نبی اللہ علی من شئنا ان نفع بہ مسلمین ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تحفہ دینے والی چیز تو مسلمانوں کی ہے ہمارا یہ کہ حضرت نے ابو ہریرہ سے فرمایا جب کہ اسنے کہا کہ اسکو جو کچھ چاہو ایسا بتلائے جس سے
مکو فائدہ ہو **و** یعنی کاٹنا اور تھوڑا نہایت اسے دو کر دیا کرنا کہ مسلمانوں کو آرام ہو مکو ثواب ہو گا معلوم ہوا کہ نفع رسائی ملین
نجات کا مدد دینا **و** صحابہ اغزل عھما ان شئت فاکتھ سنیاتی ما قیل دھما مسلمین باب فی غسے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی ٹوٹی سے علم دے ہو یا کرسوات تو یہ کو جو اسے بعد میں جو ہونا یعنی اگر اس سے
اولاد ہوں تو بغیر وہوگی یہ تیرے کچھ کام نہ آوگی **ف** ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک ٹوٹی ہے میں نہیں چاہتا کہ اس سے
اولاد ہو اگر اسے اتار دو تو انزال کے وقت اس سے علم دے ہو یا اگر وہ نہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی بعد اس کے وہ شخص پھر آیا اور اسنے کہا کہ
یا حضرت اسکو تو چل دیا حضرت نے فرمایا سنئے تو یہ بھی کہنا تھا **م** خیر بن مطعم اعطونی ردائی فلک کان فی عدۃ ذہب
الصلۃ سماء لقسمتہ بیک تکھ لو کاحد ذری یحکد ولا کذا باؤ کاجناؤ **ق** الہ مفضلۃ من حسنہ
بخاری میں جبر بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری چار درو سو اگر میرے پاس اس شخص کے دھنوں کے شمار برابر آوے
ہوئے تو میں میں تم کو مال دیتا ہر تیرے کچھ کچھ اور تم دے پناہ حضرت نے ضعیف سے بیٹھے فرمایا **ف** حسین کی اطلاع میں
ابو طلحہ کوئے اور جب کہ بیان حضرت کو لیں حضرت نے تہنہ کہ میں جب حضرت امان سے پہلے تو رام میں گوارا کہ حضرت کو لیتے اور لگتے
یمان مال حضرت کی چارہ لواتا لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت صلاح حضرت کا ثابت ہوا کہ اس
نبی کے شہر سے ممکن نہیں **ع** عقیبہ بن عمر داکھارہ اعلموا باکستعوا باکستعوا باکستعوا باکستعوا باکستعوا باکستعوا
اقد رعلیک وناک علل هذا الکلام فقلت یا رسول اللہ هل یخرج لوجہ اللہ نعال کوکم تفعل لکھناک
النکار او کمشتاک الشاک مسلم میں جبر بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ ای ابو مسعود دریافت کیا کہ ای ابو مسعود
دریافت کراؤ ابو مسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قہر کرے اس سے زیادہ تر خدا تعالیٰ پر قہر کرے کیا ای ابو مسعود نے دریافت کیا کہ ای ابو مسعود

۱۸۵۸

۱۸۵۹

۱۸۶۰

۱۸۶۱

۱۸۶۲

منہج
تدریس
تفسیر

منہج
تدریس
تفسیر

منہج
تدریس
تفسیر

1849

ذَلِكَ وَاجْعَلْ فِي الْآخِرَةِ كَافِيًا مَا أَكْثَرُ شَيْئًا مِنْ كَافِيٍّ فَإِذَا فَرَغْتَ فَادْبُكْ عَلَىٰ ذِي الشَّيْءِ بِمِثَرِ الْبَحْرِ أَوْ سَمِ الْبَحْرِ
 جسکا انسید بہت کم بنام یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم اسکو تیرہ یا دو
 انیس غسل میں کافور والو یا حضرت نے یوں فرمایا کہ تھوڑا سا کافور والو جو جب غسل دینے سے فراغت ہوا تو جو کچھ بکروغ حضرت کی
 بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتیں انکو غسل دیتی تھیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہیں جان سکتا تھا
 اور صفائی حاصل ہو غسل بنیادرت ہو اور انیس غسل میں کافور والو نہایت ہرق اَبْنُ عَبَّاسٍ رَا عِيسَىٰ عِيسَىٰ وَ سَمِ الْبَحْرِ
 وَ كَيْفَ وَ فِي تَوْبَتَيْنِ وَلَا تَحْطِطُوا وَلَا تُحْكِرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْكِيًا بِنَارِي أَوْ سَمِ الْبَحْرِ
 عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو یا دو سو کو بانی اور ہر کے تین سے اور اسکو دو دیکھو کہ تین گھنٹے اور اس کے خوشبو لگاؤ اور
 اس کے کونہ کونہ دھاوا اس واسطے کہ خدا اسکو قیامت میں اور تھا و گناہ لکھا لکھا پکارتے ہوئے ایک مرد حضرت کے ساتھ حج میں تھا
 احرام باندھ کر گناہات حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک محرم اگر مرد ہو تو اس کے خوشبو لگاؤ اور اسکا سر جو باہر نہ رہتا
 یہی حدیث انکی نقل ہے لیکن امام عظیم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہیں خَرَاءُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَا اَقْبَلَ الْحَدِيثَ
 وَ هَلْ لَهَا تَقْلِيْقَةً **قَالَ** لَا تَلْبَسُ بَيْنَ ثِيَابَيْهِ شَيْءٌ عَابَسَ بِنَارِي مِّنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ مِّنْ رَّوَايَةٍ يَرْكَضُ فِيهَا
 القبول کرے باغ کو اور اسکو چھوڑے طلاق دے کہ حضرت نے ثابت بن قیس بن ثمالس فرمایا ثابت بن قیس کی جو روئے لہا کہ حضرت
 میں ثابت کی دینداری اور خوش غمی کی بلگوئی نہیں کرتی لیکن میں اسلام میں غاوند کو تکلیف دینا برا جانتی ہوں یعنی میرے اور اس کے
 موافقت نہیں کی سکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اسکو صفحہ میرے مہر میں یا ہر اسکو بھیر دے گی اسے کہاں تا تب حضرت ثابت بن قیس سے پیش
 فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دست و پائی عورت سے طلاق دینے کے عوض میں مال لینا حدیث میں **قَالَ** اَلْحَدِيثُ
 وَ اَلْحَدِيثُ وَ اَقْبَلُوا اَذَا طَلَعْتُمْ وَ اَلَا بَنَ وَ اَلْهَمَّا يَلْقُوهَا اَلْبَصَرُ وَ يَسْتَوْفُوا اَلْاَحْبَالُ اَلْمُسْلِمِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مارڈالو سانچوں کو اور کتوں کو اور مارڈالو دیکھو کہ اسے سناں کو اور دم پریدہ سانچوں کو اور
 دونوں اکٹھے چھوڑ ڈالو یعنی میں اور جملہ عورتوں کے بہت گرانتے ہیں **ف** یعنی ہاؤں و نون سانچوں میں یہ خاصیت ہے کہ ہر ایک کی کھ
 آدمی کی کھ پرے اور قابل ہوتا کہ کسی خوشی جانی سے اور نزل ساقط ہو جاوے تو ایسے نودی کو باہر پھینک دے **قَالَ** اَلْحَدِيثُ
قَالَ اَللهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَفَرَأَيْتَ عَلَيَّكَ وَ عَلَيَّكَ اَنْزَلَ قَالَ اَنِّي احِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ
 مِنْ غَيْرِي فَقُلْتُ اَنْتَ اَلرَّسَاءُ حَتَّىٰ اِذَا اَلَكْتُ فَكَلَفْتُ اِذَا احْبَبْتُ مِنْ كُلِّ امْتَلَأُ بِشَهِيدٍ وَ حَقَّقَا يَكُ عَلَىٰ هَوَاكُم
 شَهِيدًا ۝ دَفَعْتُ رَأْسِي اَوْ تَحْتَنِي رَجُلًا اَلْحَدِيثُ فَمَنْ قَرَأَتْ دُمُوعًا لِّسَمَلِ بِنَارِي اَوْ سَمِ الْبَحْرِ
 میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ دے کہ اگر یا رسول اللہ میں آپ کے آگے قرآن پڑھوں
 اور حال قرآن آپ پر اترا تو حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنوں تو میں سورہ نسا پڑھا رہا ہوں تاکہ
 میں جیسے آیت پڑھوں گا کیا حال ہوگا اس وقت جب کہ ہم ہر اس کے گواہ بنیں پھر کبر کو لاویں گے اور کبر کو اس سے پڑھو گے اور لاویں گے تو میں نے
 اپنا سر اٹھایا یا میں کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو میں ہاتھ لگایا تو میں نے سر اٹھایا تو میں نے کہا کہ حضرت کے آنسو جاری ہیں **ف**
 حضرت بن عباس سے یہ حدیث یاد کر کے فرمادی کہ حضرت نے اپنی است پر روتے کہ اے افعال کا میں کیا بیان کروں گا اس حدیث سے معلوم ہوا

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۷۴

کہ حضرت قرآن شنا اور طلحہ کی غور کر کے رونا ستھب ہو اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سنتے میں تاخیر ہوتی ہے ہر کونوا مائتہ
 لا قُوا الْقُرْآنَ فَاتَتْهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَيْعَةً لِّاصْحَابِهِمْ أَقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَن لَّمْ يَسْمَعْهُ فَمَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَمَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَمَا لَمْ يَسْمَعْهُ
 فَاتَتْهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَيْعَةً لِّاصْحَابِهِمْ أَقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَن لَّمْ يَسْمَعْهُ فَمَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَمَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَمَا لَمْ يَسْمَعْهُ
 عَنْ اصْحَابِهِمْ أَقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَن لَّمْ يَسْمَعْهُ فَمَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَمَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَمَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَمَا لَمْ يَسْمَعْهُ
 ابوالمہدی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جو قرآن کو لکھ کر بیٹھا ہو گا اپنے پڑھنے والوں کو قیامت کے دن پڑھو ان کو پڑھو
 کو مینی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کو دو سو تین سو تین قیامت میں آوے گی جیسے دو بار یا جیسے دوسا بیان یا جیسے دو تھار یا جیسے
 چترین کی مذاب کو ہٹا دے گی اپنے پڑھنے والوں سے پڑھا کر سورہ بقرہ کو اس واسطے کہ اس کو سکا لینا برکت ہو اور اس کو سکا پھر پڑا جائے گا
 اور اس پر قابو نہیں چلتا جاوے گا ورنہ کا یعنی اس کی برکت سے جاوے نہیں اگر تراقی جندب بن عبد اللہ اور ابی القزآن
 مَا اسْتَلَفْتُ فَلَوْ بَكْرًا وَادَّ اسْتَلَفْتُ لَقَعْتُ مَوَاعِنَهُ بَعَارِي اَوْ سَلِمَ مِنْ جَنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ یہ جو قرآن کو جب تک تمھارے دل زبان سے نہ مانفت کریں اور جب تمھارے دل اور زبان میں اختلاف ہو
 تو اس سے اوٹھ کر پڑھو برف بینی قرأت قرآن حضور دل سے چلتے اور جب بل پیشانی اور ہوتن بان سے پڑھنا بلطف ہے
 بلکہ جو نہیں کرے نہ خیالات سے کچھ نہ کچھ پڑھتا ہو بھڑکے آتیوں الصَّفِّ فِي الصَّلَاةِ وَلَاقَامَةِ الصَّفِّ مِنْ
 حُسْنِ الصَّلَاةِ سَلِمَ مِنْ اَبُو بَرٍّ سَے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدھا کر صفت کو نماز میں اس واسطے کہ سیدھا کر نصف کا
 نماز کی خوبصورتی برف راستی صفت کی کہ برابر لگ کر پڑھوں اور وہ میان میں فرق خرم حدیثۃ اَلْتَّبَعُوا لِي مَرَّةً يَلْفُظُ
 بِالْاِسْلَامِ وَلَمْ يَرَوْا اَصْحٰوَالِي كَذَّ بِلَفْظِ الْاِسْلَامِ كَمَا كَانُوا اَحْمَسَ مَا تَلَفُّوْا يَرَوْا مَا بَيْنَ سِتِّ مَائَةٍ اِلَى
 سِتِّ مَائَةٍ وَبَرُوْا اَلْفًا وَاحْتَسَ مَا تَلَفُّوْا بَعَارِي مِنْ خَلْفِي سَے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھ لاؤ میرے واسطے کہ کو
 جو اسلام کا لکھ پڑھتے ہوں اور دوسری روایت یوں ہے کہ شمار کر کہتے لوگ اسلام کا لکھتے ہیں برفی سو تھے اور ایک روایت یوں
 ہے کہ جو سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یوں ہے کہ پندرہ سو حق اَسْلَمَ لِقَسْ لَنَا غَلَامًا مِّنْ غُلَمَائِكَ كَذَّ بِلَفْظِ
 قَالَهُ لَا بِيْ طَحْلَةَ بَعَارِي اَوْ سَلِمَ مِنْ اَنْسَ سَے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بلاش کر لایا لکھ کے کو اپنے والوں میں سے
 تاکہ میری خدمت کیا کرے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا فکتے سے مٹنے میں گریا خیر کے جانے کے وقت یہ حدیث فرمائی
 قَالَهُ عَبَّاسٌ كَقَوْلِهِ اَلْقُرْآنُ بِالْاَهْلِ اَفَمَا بَقِيَ لَهْمُ لَا قَوْلِي دَعْلُ ذِكْرِي بَعَارِي اَوْ سَلِمَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُورٍ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ملاؤ قرآن کو قرآن والوں سے پھر جو بال باقی ہے سو قریب تر رشتہ دار اور کا برف قرآن
 حصوں کو کہتے ہیں جو قرآن میں فصل نم کو ہیں جیسے آدھا حصہ لکھ لکھ کا اور چھٹا حصہ بان کا اور آٹھواں حصہ رو کا اور سو ہا کہ سیدھے
 مال سے اول قرآن والوں کو بھیجا اور ان کو دیکر اگر چھال باقی رہے اس کو حصہ پایا گیا چنانچہ پہلی تفصیل علم قرآن میں ہے جو برف
 خرم ميمونة اَلْقُرْآنَ وَمَا كَوْنُ لَهَا وَكَلَّمُوا اسْمَنْدُكْ بَعَارِي مِنْ خَلْفِي سَے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ نکال کے چھبک دو جسے کو اور اس کے پاس کے گھمے کو اور اپنے باقی گھمے کو کھاؤ فچو گھمے میں گڑا اور گھمے حضرت
 سے مسئلہ پچاس حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ اوس صورت میں ہے کہ گھمے جاہلو اور اگر گھمے پتلا اور کچھلا ہو تو سادھی

میان میں قرآن
 قرآن کی فضیلت
 سورہ آل عمران

۱۸۷۵

۱۸۷۶

۱۸۷۷

۱۸۷۸

۱۸۷۹

۱۸۸۰

[illegible]

نزیر کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اوسنے حج کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بیارٹھی ف جب اہل علم باندھ کر جو کوٹھ اور لہجہ تیار ہو گیا و
 یاوشن کے خوف سے نجائے کے تو اہل علم اور سارے دوسرے مال حج کو نقصان پہنچا دیا۔ **عائشہ رضی اللہ عنہا** نے فرمایا **هَذَا اَوَّلِيَّ كَلِمَاتِكَ**
وَرَأَيْتُكَ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا لَيْتِي سَمِعْتُ اَنْ كَانَ فِيهِ خُشَالٌ مَا كَرِهْتُ اَلَهُ لَهَا مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ یہ پردہ اتار ڈال اس واسطے کہ جب میں اندر آتا ہوں اور اوسکو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد پڑتی ہے اور وہ پردہ جس میں چوں
 کی تصویر میں حضرت نے فرمائی ہے **عائشہ رضی اللہ عنہا** سے فرمایا یہ پردہ اوس وقت میں نہ باندھو کہ میرا حق **عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو**
خُدَّ وَالْفَرَانِ مِنْ اَرْبَعَةِ قُرُونٍ عَبْدُ اللَّهِ وَسَلَامُ وَمَعَاذُ اَبِي بَنْتَنَ سَاوَهُوْكَ اَلَا اِنِّي حُدِّقْتُ بِجَمَارِي
 اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کو قرآن کو یعنی چار شخصوں سے یکے بعد دیگرے پڑھنے اور سلام پڑھنے
 اور معاذ سے اور ابی بن کعب سے سلام پڑھنا جو بوند نیک کے آزاد غلام اور بیٹی تھے **ف** حضرت کے وقت میں یہ چاروں صحابہ
 قرآن کے پڑے واقف تھے اس واسطے حضرت نے اونکی اوستادی سن کر ہی کہہ دیا کہ **اَنْتُمْ كَيْسٌ مَعَاذُكَ اَبْنُ الصَّامِتِ**
خُدَّ وَاعْتَبِرْ خُدَّ وَاعْتَبِرْ فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهَنَ سَيِّدًا اَلَيْسَ بِاَلَيْسَ جَلْدٌ مِا عِاقِبَةُ نَفْسِي سَنَدُ الْكَلْبِ الْكَلْبِ
جَلْدٌ مِا عِاقِبَةُ نَفْسِي سَنَدُ الْكَلْبِ الْكَلْبِ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کچھ مجھے کچھ مجھے حضرت نے فرمایا کہ
 راہ گزری کواری کو لو کہ کے ساتھ کوڑے اور برہنہ شہر بدر کرنا اور صحیح والی کو صحیح والے کے ساتھ کوڑے اور سنگساری
 قرآن میں اہل بیگم تھا کہ بکا جو تیرا کو قید کر دیا وہاں کہ کہہ جاوین یا اے کلمہ میں خدا کچھ اچھلے پھر خانے یہ راہ نکالی جو حضرت
 نے فرمائی انہما یعنی تو اور اہل علم کے مذہب میں ہی بکا گوارا اور باکواری رستہ پر چلے جائے اور شہر بدر
 بھی کیجیے تو اہل علم نے نزدیک کواری کی حد صرف سو کوڑے اور صحیح والی کی حد صرف سنگساری کی کوڑوں کے ساتھ شہر بدر کرنا اور
 سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا رستہ نہیں جمع کرنا و مزاروں کا اونکے نزدیک یہ حدیں نسخہ جو اس واسطے کہ حضرت نے فرمائی تھیں
 کو سنگساری اور اہل انکار کو کوڑے نہیں **سَمِعْتُ اَنْ اَبْنُ جَبَلٍ خُدَّ وَاَمَّا عَلِيٌّ اَدْعُوْهُ اَوْ اَتَاكُمْ مَلْعُوْنَ**
 مسلم میں عمران بن حنین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ **اَوَّلِيَّ كَلِمَاتِكَ اَوْ اَتَاكُمْ مَلْعُوْنَ** اوس اونھی پر ہو اور اوسکو چھوڑو اس واسطے کہ وہ یعنی **ف**
 حضرت کے فرمایا تھے لعنت کی لفظ سننی جو بچا کہ یکے پر لوگوں نے کہا کہ فلاں عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا جس نے یہ حدیں فرمائی تھیں
 جب وہ لعنتی ٹھہری تو اوپر چڑھا گیا ضرر اوپر سے اوسکا اسباب و تار لو اور اوسکو چھوڑو اس کلام سے حضرت نے عورت کو بھڑکائی
 تاکہ دوسری دھڑکی جیسی حرکت نہ کرے علیہ السلام کہ جانور لعنت کا رستہ نہیں **هَلْ يَكُونُ سَعِيدٌ خُدَّ وَاَمَّا جَدُّ ثُمَّ دَاكِلَسْ لَكُ**
اَلَا ذَا اَلَيْتِي مَا لَصَدَّقِي بِهٖ عَلَى مَصَابِي فِي عَمَارٍ اِبْنَا عَمَّا فَلَمْ يَبْلُغْ ذَا اَلَا ذَا عَدِيْهٖ قَالَهُ ثُمَّ مَاتَ
 مسلم میں ابو شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ **اَوَّلِيَّ كَلِمَاتِكَ اَوْ اَتَاكُمْ مَلْعُوْنَ** یا اہل علم اس کو بچا کہ یکے پر لوگوں نے کہا کہ فلاں عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا جس نے یہ حدیں فرمائی تھیں
 سے بچا و رستہ میں چھوڑ دیا کہ کوئی بڑی نہ کہے ہو گئے مول لینے والوں نے فیضال کا دعویٰ کیا حضرت نے اصحاب سے کہا کہ اسکو بھڑکائی
 کہ اپنے فرزند اکرے اسے صاحبہ خیرات می لیں اتنی خیرات بھی جسے تمام فرزند اہل علم نہ جیت سکیں فرمائی کہ یہ حدیں فرمائی ہیں حدیں
 ملاحم کہ اگر کوئی رستہ میں فرزند اکرے کہ کوئی فرزند کو کسان کو یا کو **عائشہ رضی اللہ عنہا** نے فرمایا کہ **اَوَّلِيَّ كَلِمَاتِكَ اَوْ اَتَاكُمْ مَلْعُوْنَ**
مَا لَصَدَّقُوْنَ اَنْ اَللَّهُ لَا يَمْلُحُ حَتَّى تَمْلُحَ اَلْاَعْمَارُ ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل اچھے کرتے

۱۹۱۱

۱۹۱۲

۱۹۱۳

۱۹۱۴

۱۹۱۵

۱۹۱۶

۱۹۲۳

جو تمہارے حق میں بہرہ اور سکون میں مبتلا ہوں نہ کہ تو کسی کا دشمن کرنا یا ضروری حق جاری نہ دیکھنا یا انہماک میں نہ ہونا
 دَعَوَى الْجَاهِلِيَّةِ أَمَّا قَوْلُ الْأَنْصَارِيِّ حَتَّى كَسَعَهُ الْمُهَاجِرِيُّ بِالْأَنْصَارِ بَعَارِي أَوْ سَلَمَ بَعَارِي رَوَاهُ
 كُثْرَةُ فِي فَرْيَاكُ جَبُورٍ وَأَوْسَ بَاتُ كَرُوهُ بَاتُ فُلْكَدِي هُوَ حَضْرَتِ سَفَرْمِينَ تَحِيَّاتُ الْأَنْصَارِيِّ أَوْ مَاجِرِينَ كَچھ گشتا کو گشتی ہونا
 نے انصاری کے جو تہذیب و احوال ماری انصاری نے بیچ ماری کہ اسی انصاری دوڑا اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کو بولایا یا دونوں طرف کے لوگ
 جمع ہو گئے حضرت نے یہ فرمایا کہ یہ کہہ کر قول اسی گمار بکرا اس واسطے ہوا اصحابے انور و نوری شخصوں کا حال عرض کرتے ہیں
 یہ حدیث فرمائی کہ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَمَّا كَانَ فِي بَيْتِهِ مَكَّةَ أَدْرَقَ بَابُهَا مِنْ مَاءٍ فَأَتَتْهَا ابْنَتُهُ مَيْمُونَةُ
 وَكَتَبَتْهُنَّ امْتِصَّتْ بَيْنَ بَيْنِ بَابِهَا وَبِهِ رِيحٌ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 يَابِرُ ثَوَّلٍ بَابِي كَابِهَادٍ أَوْ سَوَاسِطٍ كَقَمِ تَوَجَّهَ كَقَمِ آسَانِي كَرَسَ وَنَا أَوْ زَيْنَ مَجْجِي كَقَمِ سَخِي كَرَسَ وَنَا فِ كَقَمِ كَرَسَ
 حضرت مکی مسجد میں پیشاب کر دیا اصحابے انور کو بکرا کہ اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے حضرت نے اسکو بکرا کہ مسجد عبادت کا مقام
 یہاں میں بکرا نامناسب نہیں ہے ہمارے ہاں کے قصور پر غصہ کرنا بجا نہیں ہے اور نابت ہوا کہ زمین کی نجاست بانی نالہ اور خشک ہے نہ ہونا
 قَابِ عَمْرٍ دَعَا فَاَتَا الْاَحْيَاءَ مِنْ الْاَيَمَانِ قَالَهُ لِحُلٍّ كَانَ يَبِطُ احَا فِي الْحَيَاةِ بَعَارِي أَوْ سَلَمَ بَعَارِي رَوَاهُ
 بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسکو مجھ پر اس واسطے کہ نہ تم تو ایمان کی نشانی پر حضرت نے اس میں سے فرمایا جہنم بھائی سے
 نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم کیا کہ عرف یعنی حیصفت بھائی میں ہر حالت میں بہرہ و بھائی کی طرح مہیوب حق ابوسعید
 دَعَا فَاَتَا الْاَحْيَاءَ بَحْثُ احَدُكُمُ صَلَاتُهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامُهُ مَعَ صِيَامِهِمْ بَعَارِي رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 لَا يَجُوزُ لَكُمْ تَعْرِيفُ بَعْضِ الْاَسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ الْقَهْمُ مِنَ الرِّمَّةِ يَنْظُرُ اِلَى نَصِيْلِهِ فَلَا يَمُرُّ جَدُّ
 فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلَى رِصَافِهِ فَلَا يَجُودُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلَى نَصِيْبِهِ فَلَا يَجُودُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ
 اِلَى قَدْرِهِ فَلَا يَجُودُ فِيهِ شَيْءٌ سَوَى الْفَرَاثِ وَالْذَّمِّ اَيُّهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اَحَدِي عَصْدِي وَمِثْلُ
 تَذِي الْمَكَا اَوْ شِلُّ الْبُصْمَةِ تَذَرُ دَرْدَرُ يَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرٍ فَرَقَوْهُ مِنَ التَّائِسِ وَبَرْدِي عَلَى حَبْنٍ فَرَقَوْهُ بَعَارِي
 ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسکو جہنم اور دہر کر سو مقرر اس کے چند ساتھی ہو گئے کہ تم میں سے ہر ایک آدمی اپنی نماز کو
 ایک نایت کے ساتھ حق پر جانچا اور اپنے زور سے کوئی نہ دے کے ساتھ ناجائز چیز بھیجے کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے ان کے گلے کی منسلکوں سے
 نیچے نہ اترے گی یعنی قرآن کا چھانڈنا نہ ہو گا وہی کہ اسلام سے نکل جاویں گے جیسے جانور کے تیرے پاؤں ہوتا ہے اور اسکی گانسی کو دیکھ کر وہ
 خون کا اثر بنائے پھر اسکی ہاتھ کو دیکھ کر وہ اثر بنائے پھر اسکی تیر کی لاری دیکھ کر وہ اثر بنائے پھر تیر کے پوٹھے کو دیکھ کر وہ اثر بنائے تیر بار
 نکل گیا ہے کہ گوہر و خوش یعنی جیسے پاؤں کے تیرے پاؤں کا کچھ اثر نہیں لگا رہتا اسی طرح اور تو میں میں سلام کا کچھ اثر نہ باقی رہ گیا
 اور تو میں میں جان یہی کہ وہ نہیں لگا رہا ہے اور جو کچھ جسکی ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا تو تمہارا کہ جنہیں کیا کہ اگر کچھ
 آدمیوں کے عمدہ نکر وہ پر غرور کر کے نکلے یعنی غلیظ نفسی سے باغی ہو گئے اور دوسری روایت میں ہے کہ وہی لوگ اختلاف و جھوٹ کے
 پہلے میں بیٹے ہو گئے حضرت نے یہ لکھا کہ التسمیہ کیا کہ تفسیر جب کا ذوالنور ہے نام تھا اوستہ سے تسمیہ کیا کہ انصاف تسمیہ کہ ہر نماز میں
 کہ کہ حضرت اگر کوئی ہو تو میں اس کا ذکر نہ مار ڈالوں حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بخاری تو میں کی نبی علی رضی اللہ عنہما تو میں تو قیل کیا اس حدیث میں

۱۹۲۴

۱۹۲۵

۱۹۲۶

۱۹۲۷

[illegible]

حضرت نے فرمایا جیسے کہ دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جھگڑا کو جاوے اور ٹوہانے و لون میں برابر ہو حضرت نے اس وقت فرمایا
 قوم بنی عیمان پر شکریہ بجاؤ یعنی ہر قوم سے آئے آدمی جھگڑا کو جاوے اور آئے آدمی مجاہدین جو رول کو کن کی خبر گیری کر کے قلاب
 دونوں کو برابر لگاتے عایشہ رضی اللہ عنہا آبا کی بکری بکری بالائیں بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہوئی کہ فرمایا حضرت
 کہ گو اہل کوہ سے کہ لوگوں کو غار چھاؤ کہ حضرت نے مرض الموت میں سے حدیث فرمائی اور بی بی بن اوس نے اس حدیث کو روای چنانچہ
 اس سے فصل ہے دوسرے باب میں گذرا جو عمدہ حدیث کو خاص تھا یعنی امامت کا سوا اپنی حیات میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیا اس میں صفات
 اشارہ بخلاف تھا گو یا حضرت نے فرمایا ولید بعد کیا خبر ان سے نکالیں مگر وہ فکیر شکوہ و لیست ظل و لیقعد فی لیلة صبرہ
 یعنی بالکل اسرار لگائی بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہوئی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہہ دے کہ لوے اور بی بی بن اوس
 سارے اور بی بی بن اوس اور بی بی بن اوس تمام کے حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ میں چپکا کھڑا ہی اس کا سبب پوچھا تو لوگوں نے کہا
 کہ یہ ابوسلمہ بن یزید ہے نہ بی بی بن اوس کے روزہ رکھے دھوپ میں کھڑا ہے اور کسی سے کلام کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روزہ رکھنا
 تھا اور اس کی اجازت دی اور توہنا اور دھوپ میں کھڑا ہونا عبادت تھا اس واسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشرور وغیرہ کا اور ناہنجی ہے
 صلیب عمرہ و فلیما اجمعھا ثم لکدھا حتی تظھر ثم یخفیض حبصہ اخری فاذا اظھر فلیطیھھا
 قبل ان یخایعھا او یغسبھا کا تھا اوردہ الی الی اس اللہ ان تطلق لھا اللہ مسلم میں عبد اللہ بن عباس
 سے روایت ہوئی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہہ دے کہ ابی جو رو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کر کے پھر اوس کو اپنی جوڑ
 بنا دے پھر اوس کو حیض سے پاک ہوئے پھر دوسرا حیض اوس کو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو رجعت کرنے سے
 پہلے جاوے اور اوس کو طلاق دے دے اور جاوے اور اوس کو اپنے گھر میں لے کر مقرر ہو یہ حدیث ہو جس کا خدا نے حکم کیا ہے کہ عورتوں کے طلاق بن
 ہو کر ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہوئی کہ میں نے اپنی جوڑ کو حیض میں طلاق دی عمار و قرض نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت
 خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض میں طلاق نہ بجاؤ کہ وہ ہو اس کو نفی میں طلاق بدعی کہتے ہیں نہ تو
 کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدوین مہر کے اور اوس کو طلاق دیکو سہل بن سعد بن عمر رضی اللہ عنہما کا حدیث کہ النکاح یعمل لہ
 اتوا اذا اکلتم النکاح علیکم انما بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہوئی کہ حضرت نے انصاری عورت سے فرمایا کہ بچہ
 بڑھی غلام سے کہہ دے کہ میرے واسطے لگ کر ان کا منہ نہاؤ کہ ابوسلمہ بن اوس سے کلام کیا کہ ان میں سے ایک انصاری عورت کا
 رومی غلام بڑھی کا کلام کرتا تھا حضرت نے اوس سے نہی کی فرمائی کہ جتنا چاہوئے بنایا تھا حضرت اس پر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب
 منبر پر تھا تو زمین پر سونوں کو ٹپکا دیکر خطبہ پڑھتے تھے حضرت کو ابوسلمہ بن سعد بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث کہ انہم تمہا عرض کی
 کہ ابی حضرت نے نہی نہاؤ جیسا شام کے ملک میں ہوتا ہے حضرت نے نہی نہاؤ عایشہ رضی اللہ عنہا کو لکھی الخمرۃ من السنجد
 قالہا مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہوئی کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ چٹائی لا دے مسجد میں گھومیں ایک مکان تھا
 وہاں عربین نماز پڑھتے تھے اوس کو مسجد میں فرمایا اس حدیث میں حضرت کی مسجد اور وہاں اس واسطے کہ حضرت عائشا اس وقت
 حاضر تھیں اور حاضر کو مسجد میں جانا درست نہیں اور یا یہ طلب کہ حاضر عورت ہاتھ بڑھا کے مسجد اگر لگے پڑا تو اس کا یہ توہین
 حاضر کو مسجد کے اندر جانا نہیں ہو کر عایشہ رضی اللہ عنہا علی من سبیغ قریب ثم تحلل او یکھن لعلی احمد

۱۹۷۵

فصل امر
 در حدیث حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۱۹۷۶

۱۹۷۷

۱۹۷۸

۱۹۷۹

۱۹۸۰

۱۹۹۳

۱۹۹۴

۱۹۹۵

۱۹۹۶

۱۹۹۷

طاسی بود نصاری کے قدم بقدم ہو گئے بلکہ تعزیر دارون اور پرستون نے ایسے اختراعات نکالے ہیں کہ یود اور نصاری کو بھی
 ہر زمین سے حق الثمن ان کی زمین کے مستحق کہہ کر اور کچھ لفظ اللہ بین فکری بخاری اور سلم بن نومان
 بن غیر سہ روایت یہ کہ حضرت نے فرمایا کہ بابر کا وہابی سفون کو نہیں تو خدا جبروت ڈال دیکھا تھا کہ لون میں ف یعنی جماعت علی
 برابر ہوئے کا یہ اثر ہو کہ ابسین خزانہ پر کیا گیا اور زکریا کی توجہ ہو گئی ان مسعودی کہ آف ح بیو کہ عبد و المؤمنین
 من اجل نزل فی ارض دویہ فکلفہم معاکہ راحلہ علیہا طعامہ وشرابہ فوضع رأسہ فقام
 نوکما واستقیظ وقد ذهبت راحلہ فظلمہا حتی اذا اشتد علیہ الحقد والعطش اوماشاء اللہ
 قال اخرج الی مکان الذی کنت فیہ فانام حتی اموت فوضع رأسہ علی ساعدہ لیس فیہ شئ فاستقیظ
 فاذا راحلہ عندہ علیہا کاد وشرابہ فکلفہ اشد فرحاً وحقاً العبد المومن من هذا یراحلہ
 وراکدہ بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن جبروت روایت یہ کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنا ایماندار بندے کے قوبر کرنے سے
 اوس سے بھی زیادہ تفرحت نال ہوتا ہے جو قبیل میدان ملک کے مکان میں اوترا اوس کے ساتھ سواری تھی اوس پر اوس کا نالور پانی تھا
 سواوس نے اپنے سر کو زمین میں رکھا پھر ایک بندہ سوکر اس محل میں جگا کہ اوسکی سواری بھی جا چکی تھی سواوس نے اوسکی تلاش کی یہاں تک کہ
 جب سپر گرمی اور پیاس وغیرہ شدت ہوئی اوس نے کمالی دل پٹ محل اوسی مکان میں جہاں میں تھا سواوس میں سو رہا تھا اس کے
 مر جاؤں سواوس نے اپنا سر اسی کلائی پر رکھا تاکہ مر جائے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہے کہ اوسکی سواری موجود ہے اور سوار اور سوار اور
 اور پانی جو قوس تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو پانی سواری اور زار داہ بار خوش کیا
 ف یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضا اسی محل میں ہی سواوس کے توبہ سے گناہت جلتے ہیں بندہ عذاب سے بھی جان بچا
 خر ابو ہریرہ کیا یتین علی التائس زماناً لا یتالی المرکۃ وحقاً اخذ العال امن حلالی ام قمر من کعبہ
 بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت یہ کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر گوگون برائیساز زمانہ اور کچھ کہ آدمی کچھ پرواہ نہ کرے گا کہ اسے کمال مال کویا
 حلال سے یا حرام سے ف یعنی یہی راجح ہوگی مال حاصل کرنے میں شدت حرص وضع ایمان کے سبب سے حلال اور حرام کی
 کچھ تیز رفتاری تیزی کی خواہش سے خواہ غری خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغا بازی سے چنانچہ اس نے کمال حاصل کر لیا
 جس طرح اپنے میں پیستے ہیں گویا موت اور قیامت کے خیزن ہیں اذ ہریرہ کیا یتین علی التائس زماناً لا یتالی المرکۃ وحقاً اخذ العال امن حلالی ام قمر من کعبہ
 فی آتی شقی فقتل ولا المقول علی آتی شقی فقتل روایت یہ کہ سلم بن ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر گوگون پر ایک
 زمانہ اور کچھ کہ دنیا جیسا کہ اس بات میں اسے قتل کیا اور مقتول جا چکا کہ اس بات پر مار گیا ف یعنی ایسا زمانہ کہ کچھ کہ بلاشبہ
 اور جہت خویشی ہوگی ایسا بزرگانہ گوگون کو آسان علوم ہوگا چنانچہ خانہ جنگی اکثر یہ سبب ہو جاتی ہے وہی اولی وکھنڈے کے باکون میں
 صفا گنہ گار نے ہر تلوار جیتی ہو آدمی کی جان کو چوٹی پر بر بھی زمین جانتے گویا یہ انسان کو ہناتے ہیں جو ناحق حلال کر لے لے زمین
 خر ابو سعید الخدری البیکت وکیتمش بق بعد شخ فوج یا فوج و ما فوج بخاری میں ابو سعید سے روایت یہ کہ حضرت
 نے فرمایا کہ مقرر کعبہ کا جو عزم ہوگا کچھ یا کچھ یا کچھ کے بعد ف معلوم ہوگا کہ یا کچھ یا کچھ کی ہلاکت کے بعد اسلام
 قائم ہوگا یا کچھ اور عزم اور ادب کا جو بعض علماء نے کہا ہے کہ ان کے ہلاک ہونے کے بعد پیش برس تک آدمیوں کا قیام ہوگا والد اعلم

بھی نہ تھا کہ

بھی نہ تھا کہ

۱۹۹۸

قَسَمَ لِيَنَّ سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ لَنَحْنُ الْجَنَّةُ مِنْ أَمْنِي سَبْعُونَ أَلْفًا وَسَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ الشَّكَّ مِنْ أَبِي حَالِمٍ
ثُمَّ اسْكُونُوا أَحَدُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوْ لَهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى صُلُوقِ الْقَسْرِ

۱۹۹۹

الْبَيْتُ الْبَدْرُ بِنَارِي أَوْ سَلَمٌ مِنْ بَنِي بَنِي سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ
يَا بَنِي بَدْرٍ الْبَدْرُ بِنَارِي أَوْ سَلَمٌ مِنْ بَنِي بَنِي سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ

۲۰۰۰

لَا تَأْوِلُهُمْ خَيْلُكُمْ ذُو قَنَا قَوْلَ أَبِي رَبِّ أَحْمَدَ فِي قِيَعَالٍ إِنَّكَ لَا تَكْذِبُ مِنِّي مَا أَخَذُوا مِنْكَ بِنَارِي أَوْ سَلَمٍ
مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ

۲۰۰۱

الْجَنَّةُ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ قِيَعَالٍ لَكُمْ الْخَيْلُ مِنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ
أَنَّكَ لَا تَكْذِبُ مِنِّي مَا أَخَذُوا مِنْكَ بِنَارِي أَوْ سَلَمٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي حَالِمٍ

۲۰۰۲

الْجُمُعَاتِ أَوْ يَتَخَيَّنُ اللَّهُ عَلَى قَوْلِهِمْ ثُمَّ لَيْكُمُ الْإِنِّ مِنَ الْعَاقِلِينَ سَلَمٌ مِنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ
فَرِيَا لَكُمْ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ

۲۰۰۳

حَكِيمًا أَوْ مُقْتَصِرًا أَوْ لَيْكُمُ الْإِنِّ مِنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ
رَوَيْتُ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ

۲۰۰۴

فَصَلَ فِي أَنْوَاعِ شَيْءٍ اسْتَفْضِلَ مِنْ بَنِي سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ
رَوَيْتُ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ

بَابُ التَّلَاوُحِ
بَابُ التَّلَاوُحِ

حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے کالج کا بیٹا نام یا تو ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ لکھا کہ حضرت میں نے آپ کا بھائی ہون یہ حدیث اس طرح مرسل آئی ہے یعنی عروہ البیہ نے
 سہامی کا نام نہیں لکھا اور جمعیت میں یہ حدیث حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے جو حضرت سے نقل کرتی ہیں **ف** ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
 حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کی منگنی کے وقت یہ لکھا کہ حضرت کھلو بھائی فرمایا کرتے ہیں بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت جواب دیا
 کہ ہمارا دور میرے دینی برادری پر اس سے حرمت نہیں ثابت ہوتی حرمت کا سبب نسب ہی برادری پر جو **ق** جائز کہ انتم الیوم خیر
 اهل الاکثر **ق** **وَقَالَ لَهُ يَوْمَ الْاُحُدِ يَدِيَّتُو وَكَانُوا الْاَقَا وَارْتَبَعُوا مَالَهُ بَخَارِي** اور مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ تم آج افضل مومنان ہا زمین سے یہ حضرت نے جنگ مدینہ کے دن فرمایا اور اس میں صحابہ کرام نے ابرار ہو تھے **ف** اور ہون
 اصحاب نے موت پر بیعت کی تھی یعنی میدان میں پہلے ہو جائیں گے مگر وہ نہ مٹاؤ گے تب حضرت نے ان کو یہ اشارت دی اور بعضی روایت میں
 آپ کہ پندرہ اصحاب **ق** **النَّاسُ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ** بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو
 اوتے ساتھ ہوگا جس سے توجرت رکھتا ہو **ف** انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ایک مرتب نے پوچھا کیا رسول اللہ قیامت کے ہوگی حضرت نے
 فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہے جو پوچھتا ہے اس سے کہا کچھ سامان نہیں زیادہ نمازیں روز و رات لیکن میں خدا اور اس کے رسول
 محبت رکھتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت میں توجرت کے سبب ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے راوی یعنی انس
 یوں لکھتے تھے کہ قیامت میں میری جگہ حضرت کی محبت اور صلہ و رحمہ اور فاروق کی محبت پر تھکے ہوئے انبیا اور اولیاء کی صادق محبت نہاگا
 عروہ سید اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار و کفریہ کی محبت نہاگا اور نبی کی محبت ہی اس واسطے کہ ہر شخص کا شرف اپنے
 دوست کے ساتھ ہوگا **ق** **الْبُكَارُ ابْنُ عَازِبٍ اَنْتَ حَقِّيْ وَ اَنَا وَ سَاقَا لَهٗ لَعْنَتِيْ وَ سَاقَا لَهٗ لَعْنَتِيْ** بخاری اور مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ
 اس حدیث سے کہ کمال قرب و فضیلت یہ مضمون ثابت ہوئی **مَا اَنْتَ اَنْتَ هِيَ لَعْدُ كَيْنَتْ لَكَ كَيْبَتْ وَ سَاقَا لَهٗ لَعْنَتِيْ** یعنی کمال انجاد اور تعظیم
 لیتے ہیں **ق** **اَنْتَ عِنْدَ اَمِّ سَلَمَةَ اَمِّ اَمِّ سَلَمَةَ اَمِّ اَمِّ سَلَمَةَ** مسلم میں انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری بیوی ابیہ
 بڑی بولتی تو خود ازاد ہوئے حضرت نے اس سے یہ کہیں سے فرمایا اے ام سلمہ کہ ان کے پاس میری تحفہ حضرت نے خوش طبعی
 سے فرمایا وہ دس دینار نظر نہ تھا پانچ سو فیصلہ بیان یا پانچ سو بیس ہونے کے بعد **اَوَّلُ مَا لَعْنَتِيْ بَيْنَ النَّاسِ**
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْاَمَّا لَمْ يَسْمَعْ سَلَمَةَ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اہل فیصلہ آدمیوں کے درمیان قیامت
 کے دن جو لوگ ہوں گے **ف** معلوم ہوا کہ انھوں نے خود کو نامہات نامہ بند ہو اور ایسا سخت گناہ ہو کہ قیامت میں پہلے خود غریبی
 مقہور جمع ہو کر فیصلہ ہونے کے عبادات میں اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات میں خود کا فیصلہ ہوگا **ق** **اَبُو سَعِيدٍ اَوْ كَا**
عَيْنِ الرَّبِّ اَوْ لَا تَعْمَلْ وَلَكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَنْتَلِيَّ النَّاسَ فَيَعْبُدُكَ يَسْبِعُ اَخْرَجْتُ اَشْنِيَّ **قَالَ**
لِيَا لَاحِلَ جَنَّةٍ اَوْ يَكُنِيْ بَرِّيْ وَ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا مَرْءٌ كُنِيَ فَيَعْبُدُ مِنْهُ صَاعَتَيْنِ يَصَالِحُ لَهٗ طَعْمُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ فِي رَاوَا لَهٗ النَّارِي اَوْ كَا اور مسلم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ یوں تین سو ہو گیا کیا کرو لیکن جب کہ تو عمر و عمر بن خطاب سے فو کا ہے تو ان کے پیچھے کے دوسری سچ
 بچہ اس کی قیمت سے عمر و عمر بن مال لیا کر حضرت نے بلال رضی اللہ عنہ سے یہ کہ حضرت اس قوم کو کھانا لال جس کو رب برفی

۲۰۱۹

۲۰۲۰

۲۰۲۱

۲۰۲۲

۲۰۲۳

۲۰۲۴

فہرست
 محمد بن عبد
 العزیز بن

کھتے ہیں اور بلال رضی اللہ عنہ کہا کہ ہمارے پاس ناکارے خرے تھے سو بیٹنے اوکے دو صاع ایک صاع سے بچ حضرت کے کھانے کے واسطے
 اور بخاری کی روایت میں ہے کہ حضرت نے دو بار واہ و فرمایا یعنی ایک سانس کو زیادہ اور کم کر کے چمکا اور بدلتا اس کی نام سودا
 بلکہ بخاری میں جو کچھ ہے سے بلا چاہے تو اس کی یہ تدبیر کہ ناکاری کو بچنے والے چھ اوسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیتا کہ یہ بچنے سے
 اس واسطے کہ جس نے بل گئی اس میں رہنے کی یاد کی کہ کچھ مضامین میں **هَذَا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ اَهْدَىٰ اِلَيْكَ اَيَّامَ الْفَيْفِ اَيَّامَ الْاِثْنَيْنِ**
وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ کہ روایت ہے کہ ایک نام تشریق کھانے پینا اور یا اسی کے دن میں **ف** عبد قریب
 کے بعد تین دن کے یعنی یکار دین بار دین تیر دین کو یا نام تشریق کہتے ہیں یعنی کھانے پینے کے دن میں بلانے کو دیکھنا درست نہیں
 سال میں باوجود روزہ رکھنا حرام ہے علیہ نظر اور عید غمی اور یا نام تشریق میں **ق** عَائِشَةُ اِنَّ اَنَا عَذَّاءٌ اَنَا عَذَّاءٌ
قَالَ فِي مَرْحَلَةٍ الیٰی **فِي فَيْفٍ** بخاری اس میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں کل کمان ہو گا
 میں کل کمان ہو گا یہ حضرت نے اس بیماری میں فرمایا جس میں انتقال ہوا **ف** حضرت کا ہنسنے کا ایک ایک دن میں کمان ہو گا
 گھڑتے تھے لیکن حضرت عائشہ کو سب سے زیادہ جاہل تھے جب مرض الموت میں بیمار ہوئے تب یہ حدیث فرمائی تھی کہ میں کل کمان ہو گا
 اس کلام سے یہ بیان صحیح ہے حضرت کا دل ہی جاہل تھا کہ حضرت عائشہ کے گھر میں بہن سے خوشی سے اجازت کی کہ آپ عائشہ کے گھر میں
 بیٹھ جائیں یا نہ جانے حضرت نہایت غش ہو چکے تھے اور وہ بہن سے کہتا تھا کہ میں اس سے بڑی فضیلت حضرت عائشہ کی نسبت
 ہوئی **هَذَا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ اَهْدَىٰ اِلَيْكَ اَيَّامَ الْفَيْفِ** بخاری اس میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عاتکہ بیٹے
 مجھ کو بڑی غمی ہو رہی ہے مجھ کو بھلائی کے وقت کہ **كُلَّ يَوْمٍ اَنَا كَالْغَنَمِ** ان کا نام نہ تھے تھا عاتکہ علی رضی اللہ عنہا کے رفیق تھے جبنا اور علی رضی اللہ عنہما
 ہو لی تب غم شدید ہو اس سے ثابت ہوا کہ امام بخاری علی رضی اللہ عنہما کے اور معاویہ کا لشکر یا غی تھا **هَذَا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ اَهْدَىٰ اِلَيْكَ اَيَّامَ الْفَيْفِ**
الْكَذِبُ اَنْ يُخْبَرَ بِكَ مآئع مسلم بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا کرنا جو ٹھکانے کرنا ہی
 کہ جہات سے اس کو کہنے کے **ف** یعنی جھوٹا حرف ایسی چیز کا نام نہیں کہ اپنی طرف بات نہ آو اور جھوٹا ہلکہ بلکہ جی جھوٹا نہیں
 داخل ہے کہ جو خبر سے بدو تحقیق کیے اس کو کہنے لگے اس واسطے کہ اکثر انہیں جھوٹا مشہور ہو جائے تو میں عاقل کو اس کی تحقیق لازم ہے تحقیق کسی
 بات کو زبان نہ نکالے اسی واسطے کہ اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق میں بڑی محنت کی ہے اور خوب جھانٹ بھونڈ کر کے صحیح حدیث کو ضعف
 اور مضاعف سے جدا کر دیا جو حق تعالیٰ کے جسے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہے کہ کسی حدیث سے یا کسی کتاب میں نہ سمجھے تو اس کو
 نہ سمجھتا کہ علم حدیث کی مستحکم بودن میں اس کی سند نہ ہو **ق** اَنْتُمْ بَعْضُ ذَلِكُمْ مَالٌ رَّاحٍ بَعْضُ ذَلِكُمْ مَالٌ رَّاحٍ وَذَلِكَ
مَا قُلْتُمْ وَاِنْ اَرَىٰ اَنْ يَنْفَعَكُمْ اَيُّ الْاَقْبَانِ **قَالَ لَهِيَ طَلْحَةُ** بخاری اس میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ شاباش یہاں تو فائدہ دینے والا ہے شاباش یہاں تو فائدہ دینے والا ہے اور سینے سے سنا جو تو نے کہا اور جو کہ بہتر معلوم ہو یا کہ تو
 لو کہو کہ اپنے ذات والا بن تمسیر کرتے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا **ف** قرآن میں جب اس ضمنوں کی آیت اور تری کہ لیکو کہاری نہما
 کہ سو کہ جب تک پہنچے پسندیدہ اور محبوب نال کو راہ نہ امین خرچ کر کے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا کی قسم کہ اس
 محکو وہاں بہت بار پہنچا کہ میرا نام اس کو سینے خدا کی راہ میں یا سو حضرت اس کو چاہتے ہو کہ جب وہاں نہما کہ لیکو کہاری نہما
 نے بعد میں فرمایا حضرت نہایت غش ہو گا اذنی اعراب کی اور اس کا باغ کا طلحہ کے رشتہ داروں کو لا یا معلوم ہوا کہ خیرات میں سے

سند بخاری
 صحیح بخاری
 ۲۰۲۵

سند بخاری
 صحیح بخاری
 ۲۰۲۶

سند بخاری
 صحیح بخاری
 ۲۰۲۸

۲۰۲۹

غير من كل نسبت برادری کے لوگ مقدم ہیں یہاں شیخہ میں نہایت عمدہ تھا حضرت کی سجدہ کے سامنے تھا اور سکا پانی نہایت شیرین تھا
 حضرت اکثر اوس میں شریف لہاتے تھے اور اوسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو دوسرا نہیں کرے
 صحابہ کرام علیہ السلام نے فرمایا **قَالَ لَهُ خَالَةُ جَابِرٍ وَقَدْ طَلَعَتْ**
فَارَادَتْ أَنْ تَجِدَ خَالَهَا فَوَجَّهَهَا جَابِرٌ أَنْ تَخْرُجَ صحابہ کرام میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیوں نہیں سو توڑے
 اپنے خرموں کو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے حضرت نے جابر کی خلافت سے فرمایا اور اوسکو طلاق ملا تھا سوا سونے چاہا کہ
 اپنے خرموں کو توڑے تو ایک دفعہ نے باہر نکلنے سے ڈانٹا **امام شافعی** کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو بغیر ضرورت عدت میں نہ گھر
 باہر نکلنا درست ہے **عائشہ بنت ابی بکر** رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں گھر
 میں خرم نہیں اوس لوگ جو کہ میں اؤکھا اوس کی نہیں **ف** حضرت نے امامیہ کے حق میں فرمایا سوا سونے کہ اؤکھا غذا اکثر خرم
حاجب ابی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندے کو کفر کے دریاں
 نماز ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہیں رہتا **یعنی ایمان کی علامت نماز ہے** جب آدمی نے نماز چھوڑ دی تو کفر میں اور اوس میں کچھ نہایت
 کا فرق ہو گیا اور یہی مذہب ہے امام احمد اور سنی اور عبد اللہ بن مہارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب میں کا فرق نہیں الیکم والبقی
 ہو گیا اور یہی اور امام عظیم کے مذہب میں نماز ترک کرنے کا فرق ہے واجب القتل ملک جب تک کہ نماز نہ پڑھے اور سکو مارنا اور قہر کرنا ناجائز
 تو امام عظیم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہے بصورت ترک نماز کفر ہے یا شاید کفر کے بعد اسلام
 کہ کو اس آج سمجھے فصاحت کو غنیمت جان کر جلد نوہ کرے اور نماز پر مستعد ہو جائے **عند الله من مغل** بایں کل اذانین صلواتہ
عَلَى آذَانَيْنِ صَلَوَاتُهُ عَلَى قَالٍ فِي النَّارِ لَمْ يَلْمَسْ شَاءَ مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے
 درمیان نماز میں اور اقامت کے درمیان نماز میں حضرت نے یہی فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنی ہر نبی **عند الله من مغل**
نَاكَ الْقَوْلُ وَدُونَهُ اِسْلَامٌ وَذَلِكَ الْعُمُودُ عُمُودُ اِسْلَامٍ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُلْوَى الَّتِي رَأَتْ عَلَى
اِسْلَامٍ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ لَهُ جَابِرٌ رَأَيْتُكَ عَلَى كَيْفٍ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرت
 نے فرمایا وہ بلغ تو اسلام کا باغ ہو اور وہ ستون اسلام کا ستون ہو اور وہ علقہ ضبط مملکت دین کا ہو اور تو اسلام پر قائم ہو گا
 اور تم کہ حضرت عبد اللہ بن سلام سے فرمایا جبکہ انھوں نے اپنا خواب حضرت سے بیان کیا **ف** خواب میں باغ اور ستون اور علقہ
 حضرت نے اؤکھی تعبیر کی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتویں باب میں ہو چکا **قَالَ لَهُ النَّبِيُّ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ حَتَّى تَمُوتَ**
تَسْمَعُ اَنَّكَ قَرَأْتَ لَا صَبَحْتَ بَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْمَعُ مِنْهُمْ وَتَاكُلُهُ لا سید بن حصیب رضی اللہ عنہما
سُورَةُ الْكَافِرِ بِاللَّيْلِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوعٌ طَرِيفٌ يَطْلُبُ النَّاسَ فَيَجْعَلُهُ تَدَاوُلًا وَتَدَاوُلًا وَجَمَلٌ
فَرَسُهُ يَنْفُذُ مِنْهَا بخاری اور مسلم میں برابرین ماب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تیرا قرآن پڑھتا
 سنتے تھا اور تو پڑھے گا تو فرشتہ کو لوگ فرشتوں کو دیکھتے فرشتے اؤکھے تھے چہیتے حضرت نے اس سید بن حصیب سے فرمایا جب
 وہ سورہ کہف پڑھتے تھے تو اؤکھے پاس گھومنا اور ستیوں میں بندھا تھا تو اسید کو ایک بلی نے چھالیا اور اوس میں جلائے رہا
 تھے تو وہ بلی فریقہ تھی مالتی تھی اور اؤکھا گھومنا اوس سے بچرنا تھا **ف** بخاری میں ہوا قصہ یوں ہے کہ اس سید بن حصیب کا ایک

۲۰۳۰

۲۰۳۱

۲۰۳۲

۲۰۳۳

۲۰۳۴

۲۰۳۵

بنی امیہ
 غنیمت بن ابی بکر
 زید بن ابی بکر

اوتھنے پاس ہوتا تھا گھوڑے کے جھڑکنے سے ڈرنے کے کہ عین بڑھکاتے کھیل جاتے قرآن پڑھنا سوتوں کے لیے بھی غالباً گئی صبح کو یہ
 حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ان کے منہ کو قریشے حاضر ہوئے ہیں ہر ایک کو نظر نہیں آتا ہے عیسیٰ علیہ السلام
 الکلمۃ الٰہیۃ فیقول لہا ان اذنی و لہیہ فیزید فیہا مائۃ لکذبۃ قال لہا حین قالک
 ان الکھان کا کوئی بھول نہیں تھا یا لکھنے میں کھٹا مسلمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کلاس بیچ
 بات کو فرشتوں سے جسے بھانگتا ہے سو اس کو اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے تو وہ اوس میں اور سو جو ٹھہر زیادہ کرتا ہے یہ حضرت نے
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا جب کہ انھوں نے کہا کہ ہر گول بھلو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اس کو ہم بیچ پاتے تھے عرب میں جب لوگ
 تھے جن سے وہ کہتے تھے اوسے دریافت کر کے آئندہ خبریں لوگوں کو بتلاتے تھے دین اسلام میں حکم ہوا کہ اسوۃ اللہ علیہ السلام کی عین جاننا
 کا ہر محنت اور یہ حقیقت ہیں اوسے حال دریافت کرنا درست نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ پھر ت اگر کا ہر جمع ہو جی اسکا کیا بدلتے
 کہ کوئی بات بھی ہو تو ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمائی یعنی جو اس عالم میں ہوا ہر ایک حکم فرشتوں کو ہوتا ہے فرشتے اول آسمان پر آپس میں اوسکی
 گفتگو کرتے ہیں شیطان اور جن مان جھگڑتے ہیں اور اپنے پوتے والے دوستوں کو بتلاتے ہیں ہر گول ایک بیچ کے ساتھ سو جو ٹھہرا کر
 لوگوں کو بتاتے ہیں ہی ایک بات تو بیچ جوتی ہے اور باقی دواہیات نادان لوگ اوس کی ایک بیچ بات کو دلیل بنا لیتے مستعد ہوتے ہیں اور انکی
 اکثر عجمی باتوں کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہیں کرتے ہر اے مسعود جنتک فحصل الایمان یعنی الی السوسۃ
 قالہ حین سئل عنہا وہی ما یجحد الانسان فی نفسه ما یقاطم ان یتحکم و یزوی ذلک صخر
 الا لہا ان رواۃ اہل بیتہ نقدر ذلکہ مسئلہ ایضاً مسلمین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کلاس بیچ
 کو بدجانا تو محض ایمان ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ وسوسے کا حضرت سے سوال ہوا تو وسوسہ کو کہتے ہیں جن کا خیال
 آدمی اپنے دل میں پاتا ہے اور اوس کے کہنے کو بڑا جانتا ہے اور دوسری روایت ابوہریرہ سے ہے کہ یہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو بھی حضرت
 مسلم نے روایت کیا ہے مشکوٰۃ میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت باس اگر پوچھا کہ حضرت ہمارے رسولین
 نہایت بُرے خیال آتے ہیں کہ ہم ان کو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بُرے خیال کو بڑا جانا اور
 زبان پر لانا اعلان کی نشانی ہے اگر دل میں ایمان نہ ہو تو ان کو اہل کفر و کفر یہ ظاہر نہیں کہ بُرے خیالات آنا صریح ایمان ہی جو چاہے اور ابوہریرہ
 عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت کے پاس کہ میں نے بعضا ایسا بڑا خیال آیا کہ اگر میں جیل کے کوٹا ہو جاؤں
 تو مجھ پر ان سے کالوں حضرت نے فرمایا شک نہ کرو جسے شیطان کا کام ہو سکتی ہے بڑا لایق شیطان کا ذوق تو شرک اور بت پرستی کروانا ہو
 لیکن جو میں پر سو بُرے خیال ڈالنے کے ہوا کہ مجھ کو زمین جلتا وسوسے کا علاج یہ ہے کہ اوسکی طرف خیال نہ کرے اور اہل کفر سے
 ملنے لگا لول پڑے اور لا الہ الا اللہ کی گنت کرے کہ اس پر وہ رافع بن خدیج نعم اکتلب خبیث و کھل الیقین خبیث
 فکسب الحقام خبیث مسلمین رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت کئے کی حرام ہے اور خرجی حرام کا
 عورت کی حرام ہے اور بچہ لگانے والے کا کسب بلیہ ہے ہر امام شافعی کے نزدیک ہے جہاں حدیث کے کئے کی قیمت ملانے میں
 اور امام ظہری کے نزدیک حلال ہے تو ان کے نزدیک حدیث کا یہ طلب ہے کہ اگر گناہ کا ہی اور حفاظت کے واسطے ہو تو اوسکی قیمت حرام ہے
 اور خرجی بالاتفاق حرام ہے اور بچہ لگانے کا کسب جہاں حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہے اور امام حنفی کے نزدیک حرام نہیں کہ وہ

۳۰۳۶

۳۰۳۷

۳۰۳۸

فہم یقولون
 ہاں میں ہاں
 کہتے ہیں

۲۰۳۹

نہایت سے خالی نہیں رہا کہ اس نے حُبَّتِ رَاکَاہَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّةَ یعنی سُنَّۃً اَدْخَلَکَ الْجَنَّةَ کہ حضرت نے فرمایا کہ سورۃ اخلاص کی محبت تجکو بہشت میں داخل کرے گی **ف** ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میں سورۃ اخلاص یعنی قل ہوا اس سے بہت محبت رکھتا ہوں یہ حضرت نے حدیث فرمائی **ہ** زَیْدُہُ بْنُ اَحْصَبِ خُرُمۃٌ نَسَاءُ

۲۰۴۰

الْبَجَاهِدِیْنَ عَلَى الْفَاعِلِیْنَ کَحُمَۃٍ اَمَّہَا نَحْمُوہُ مَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْفَاعِلِیْنَ یَخْلَفُ رَجُلًا مِنَ الْبَجَاهِدِیْنَ فِیْ اَحَدِهِمْ فِیْہُمْ اِلَّا وَفِیْہِ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ اَحَدٍ مِنْ عَمَلِہٖ مَا شَاءَ ثُمَّ لَقِیْتُ

الدُّنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَ فَمَا ظَنُّکُمْ مُسْلِمٌ مِنْ بَرِیْدِ بْنِ حَبِیْبٍ رَیْتُمْ رَایْتُمْ کہ حضرت نے فرمایا کہ غازیوں کی بیبیوں کی حرمت غازی نشین لوگوں پر ایسی ہی جیسے اونکی ماؤں کی حرمت ہوا اور جو غازی نشین مرد ہوں وہ ہوں گے

گھر بار کے کام نہ خدمت میں رہے پھر ان میں غیبت کرے تو قہر سے کہن کھرا کیا جاوے گا پھر ماہر اس کے نیک عمل سے جو باجیگا لوگا پھر حضرت ہم اصحاب کو طرف توجہ پہنچا اور فرمایا کہ تمہارا کیا گمان ہے **و** یعنی اس کو حق جانتے ہو یا کچھ نہ دیکھو **ی** اِبْنُ عَسَمَ

۲۰۴۱

حَسْبَ الْجَنَّةِ عَلَى اللّٰہِ اَحَدًا کَاذِبًا لَا یَسْبِلُ لَکَ عَلَیْہِمَا قَالَا لِمَ التَّمَلَّکَ عِنْدَ غَزَیٍّ اَوْ رَسُوْلٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں کا حساب ہے اگر تم دونوں میں ایک تو جو تمہاری ہونے کو اور دوسرے تو جو تمہاری ہونے کو ایک شخص نے اپنی جو روکو بیکاری کا عیب لگایا اس نے انکار کی دونوں نے پتھر سے کہ جس کو بد دعا کر کے بجا ہو گئے یہ حضرت نے فرمائی

یعنی دوسرے کا یہ کہ تمہاری ہونے کو کسی جو جو عیب ثابت ہو لیکن قیامت میں بنی اس کا ایک پھر صرف اپنا مال لگا جو روکو دیکھا حضرت نے فرمایا کہ اس کے دیوال برباد ہو اور اختیار میں اگر تو تمہاری ہونے کو مال صحبت لاری کے بڑے لگا اور عورت بھی ہو تو مال لینا اور بیت

۲۰۴۲

بیت عیرق اَوْ مُمْسِکٌ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ الشَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْعَرِیْضِ وَالتَّسَامُحُ وَالتَّجَانُّ وَاجَابَةُ الدَّعْوِیِّ وَتَشْرِیْطُ الْفَاعِلِیْنَ غَزَیٍّ اَوْ رَسُوْلٍ مِنْ اَبُوہِرَیْرَہُ رَیْتُمْ رَایْتُمْ کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان کے

باج میں ہیں سلام جواب دینا تو کیا کو پوچھنا اور جنازوں کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور جو چھوٹے والے کو دعا دینا یعنی یہ چھ کام مسلمان ہر ایک کو پڑھنا ہے **ح** حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ وَمَا هُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا الْعَبْدُ فَسَلَّمَ عَلَیْکَ

۲۰۴۳

وَ اِذَا دَعَاکَ فَاجَبْہُ وَ اِذَا اسْتَعَاظَکَ فَاصْطَلِہْ وَ اِذَا احْلَسَ فَحَمْدُ اللّٰہِ تَشْمِیْنُہُ وَ اِذَا اَمْرٌ مِنْ قَدُّہٗ وَ اِذَا مَاتَ فَاتَّبَعْہُ مُسْلِمٌ اَبُوہِرَیْرَہُ رَیْتُمْ رَایْتُمْ کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ ہیں لوگوں نے پوچھا کہ حق کون ہیں یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جب تک تو اس سے ملے تو اس کو سلام کر اور جب مجھ کو بلائے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھے کسی کا مرن نصیب ہو تو اس کو نیک نصیحت دے اور جب کدو چھینے لور اچھوٹے لے تو اس کا جواب دے یعنی یہ چھ کام مسلمان ہر ایک کو پڑھنا ہے

توفیق اللہ

باج کر پوچھو جب کہ تمہارے قتل کے جنازے کے ساتھ چل **ف** پہلی حدیث میں باج حق فرماتے اور اس میں تھو تو طلب ہے کہ باج بھی تھو تھو نہیں بلکہ سلام کے حق بہت ہیں اگر جس کی زیادہ ضرورت تھی اس کو فرما دیجی باج بھی تھو تھو کہ زیادہ ضرورت ہو تو حق اللہ

۲۰۴۴

عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّقْسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَغْتَسِلُ رَاسَہٗ وَجَسَدَہٗ وَ یُرْوِیْ لِبَّہٗ یَوْمَ اللّٰہِ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ یَّقْسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَوْمَ مَآئِیْنِ مِنْ اَبُوہِرَیْرَہُ رَیْتُمْ رَایْتُمْ کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر ہے کہ ہر ہفتے میں غسل کرے اپنے سر اور ہاتھ کو جو مٹے اور دوسری روایت یوں ہے کہ ہر ہفتہ میں غسل کرے ایک

کہ ہر ہفتے میں غسل کرے اپنے سر اور ہاتھ کو جو مٹے اور دوسری روایت یوں ہے کہ ہر ہفتہ میں غسل کرے ایک

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہی اور اس کو قتل کرنا اضافی اور ناکرہی

ف انکر قتل محال مگر مسلمان کو قتل کرے تو سر کا ٹکڑا کرے اور زمین کو کبیر و گناہی ہر حد اس سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيعُهُ اَوْ

لَا تُسْمِعُهُ وَ يَوْمَ لَا حَافَاةَ لَكَ بَعْدَ اَبِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُ اللّٰهُ مَا اِنْتَا فِي الدُّنْيَا كَاسْتَكْتَفَتْ وَ فِي الْآخِرَةِ

حَسَنَةً فَاِنْ عَدَّ اَبَ النَّارِ قَالَ لِكُلِّ جَلِّ عَادَةً هَذَا عَالِلًا بِهِ فَتَحَاكَ مَسْلَمٌ مِنْ اَنْسِ سَبَّهِ رَوَيْتَ ہُو کہ

حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ تو خدا کی کو نہ بٹھا سکیگا اور دوسری روایت یوں ہے کہ تجھ کو خدا کی طاقت نہیں ہے تو یوں کہنا

نہ کہ لا الہی کہ خود نبی میں بھلائی ہے اور آخرت میں بھی بھلائی ہو تجھ کو بچانے اور نہ کے مذہب سے حضرت نے اوس طرح فرمایا جس کی بیاہر پر ہی کہ

تشریف لیگئے تھے بچہ ہونے ہی وہ عالم کی مودت کو کھٹکنا غشی **ف** حضرت ایک مسلمان کی بیاہر پر ہی کہ تشریف لیگئے وہ نہایت نااہل

ہو گیا تھا جسے مرغی کا چوڑے جو حضرت نے اوسے فرمایا کہ تو نے کچھ عاتق نہیں کی ہے اوسے کہا مان بہت میں ہے کیا کرنا تھا کہ الہی جو کچھ اوس

میں ہے اور نہ کہ بچا ہوسو دنیا میں بچا ہے بچہ کر کے حضرت نے حدیث فرمائی یعنی اچھی کو خدا کی کی طاقت نہیں دنیا میں طاقت ہے نہ آخرت

میں دنیا کی طاقت ہے نہ آخرت میں کیونکہ اچھی اور نہ کھو سکوں اور نہ تیرا خیریت کی وہ علم کی جیانیچہ اسکا اوسے اس حدیث ہو گئی خیر اُم سُبْحَانَ

سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا كَذَا اَنْزَلَ لِلْبَيِّنَاتِ مِنْ اَحْزَانٍ مَا كَذَا اَنْزَلَ لِلْبَيِّنَاتِ مِنْ اَحْزَانٍ مَرَّةً فَمَنْ صَوَّاهَا لِحُجْرَتِ

کاسیہ فی الدُّنْيَا عَارِيَةً وَ الْآخِرَةِ بِنَارِی میں حضرت نام سلمیہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کیا ہی

جنت کے گنج کے گنج کو ترسے ہیں اور جس کی ات کیا ہی ہے فقہ اور نہ سازاں ہے ہیں کوئی ہو کہ کوٹھڑوں الی عورتوں کو جگا دینے تاکہ نہ ہوں

بہت عورتوں میں بیاہر ہو چکا کہ اوس میں اور آخرت میں برہمنہ میں یعنی دنیا میں باعزت اور آخرت میں گناہ سے نصیحت **ف** حضرت نے

سے روایت ہو کہ حضرت ایک سے کہ بچہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس ہمت کے گناہ اوسے حضرت کو جواب میں نمود و جو

ق اَبُو مُرَّةٍ سُبْحَانَ وَ حَسْبَكَ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلِّ مَرَّةٍ اَنْتَا اَجْنَدُ تَعَارَى اور سلم بن ابی ہریرہ سے

روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چون اور چون اور ذرا اور نیل ہر ایک نہشت کی نہیں ہیں **ف** سیون اور چون کرستان میں ہیں

فرات علاق میں اور نیل مصر یعنی ان نہروں کا پانی نہشت کے پانی سے شامی و کدیان نہروں کی املا وہاں سے بولی ہو **م** شَدَّ اَدُّ

بْنِ اَوْسٍ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَ اَنَا عَبْدُكَ

وَ اَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَ وَعَدَكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَرِّ مَا صَنَعْتَ اَوْ اَمْرِكَ بِعَمَلِكَ وَ اَبُوْكَ اَلَمْ يَدْنِيْ فَالْعَفْوُ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَبْعَثُ الذُّنُوْبَ بَلَا اَلَا اَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِي التَّهَارُوتِ مَوْقِفًا بِهَا كَمَا تَنْتَ مِنْ يَوْمٍ قَبْلَ

اَنْ يَمْسِيَ فَوْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ مَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَ هُوَ مُوْنٌ بِهَا كَمَا تَنْتَ قَبْلَ اَنْ يَمْسِيَ فَوْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

مخاری میں تھا ہوں اور سب روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کدہ ہفتاد ہر کہ بندہ بولے کہ الہی تو میرا مال ہے کوئی لانی ہنگی کے نہیں ہوا تیرے

تو نے تجھ کو کیا اور تیرے تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے قول اور تیرے وعدے میں ہوں اپنے قصور کو سوائے میں تیری بناد گناہوں اپنے ترک کی جہاں سے

میں تیرے اقرار کیا ہوں تیرا جہیز ہوا اپنے گناہ کا جسے اقرار کیا ہوں جو تجھ کو بخش دے مقرر ہو کہ کوئی گناہ کو نہیں بخش سکتا

سوا تیرے جو تعین ہے اسکو میں نے پھر جو میں نے شام سے پہلے تیرا کو تو جو تیرا شنی ہو اور جو سگوارا کیے ہیں کہ ہر کچھ جہاد و فخر سے پہلے

تو جو تیرا شنی **و** اَللّٰهُمَّ سُبْحَانَكَ اَنْتَ مَنِّجٌ فَاَمَّا ہَا کہ رات اور دن دونوں اگلے رات یا دن میں جیہ مجھ کا اس عمدہ و بشارت میں

۲۰۵۱

۲۰۵۹

۲۰۶۰

۲۰۶۱

بَابُ السَّيْرِ

۲۰۶۲

واصل من اسلم على سيدة الاستغا كسنة من ق

۲۰۶۳

من ابو بكر بن روايت في كسنة من ق

۲۰۶۴

مبينون كاتوب كسنة من ق

۲۰۶۵

هنا كسنة من ق

۲۰۶۶

نار كسنة من ق

۲۰۶۷

ف سفرين بار كسنة من ق

نار كسنة من ق

او امين ان عابد من ق

احد كسنة من ق

ب كسنة من ق

رواية في ق

كسنة من ق

ق ابو بكر بن ق

وذلك ان احد كسنة من ق

رفع الله كسنة من ق

الصلوة كسنة من ق

اللهم اغفر له كسنة من ق

كسنة من ق

ب كسنة من ق

متوجه هو ق

ما كسنة من ق
ويعرض روايت

نسخ

ف ان من جسد من سلموا له اجماعت کی نماز نہ تھی کہ نماز سے پیش درجہ افضل و ثواب میں نہ ہوں اور اگر نماز کی زیادہ غافل ہو
تو نماز میں جو کچھ بھی ہو نہ ہو یعنی جو کچھ بھی اسکا سبب نہ ہو کہ کمال وضو کرنا اور مسجد میں نہ نماز کی واسطے جائے مسجد تک
ہر قدم پر ثواب جائے اور مسجد کا طرف اور انتظار نماز میں داخل ہونا اور فرشتوں کا دعویٰ اور محمد میں علم اور ثواب اور ہر بنیٰ غفلت کلام اللہ
تخلیف نام سے پھر اس فضیلت و ترقی کا سبب جو نماز پڑھنے میں ہے اور محال نہیں **ق** ان من صلوٰۃ اللیل
مشیئتی فاد احدث الضیع فاقوتی احدیہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کسی نماز
دو تین میں پڑھے جو پڑھنے سے ہے تو ایک نکت کی ذکر **ر** امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک مسجد کی نماز دو رکعت
افضل ہے اور یہی حدیث اور بھی ہے **ر** ہاؤ فی زرعہ صباح الموقد حین یقع زرعۃ من الشیطان مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنا کر کے کاجبہ پیدہ ہو اور زمین پر گرنا ہی شیطان کی ہڈی کے سبب ہے **ر** ہاؤ فی زرعہ
جنس الکافو مثل احدیہ غلط جلد ۲ مسند ۲ ثلاث مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کاذکاء کاذکاء
بھانڈا ہر دو کا اور اس کی کمال کی باز شدہ رنگ کی زمین کی لہر بار ہوگی **ف** یعنی دوزخ میں کا کاذکاء نہایت لسنہ چڑا ہوگا اگر غضب
زیادہ ہو اور اگر نہ بہت سی ہے **ح** طعام الواحد یکنی الاثنین وطعام الاثنین یکنی الاربعہ وطعام
الاربعہ یکنی الثمانیۃ مسلم میں ہمارے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا ایک لگائیے کرنا ہی اور دو کا کھانا چار کو
کھانا کرنا ہی اور چار کا کھانا آٹھ کو کھانا کرنا ہی **ف** یعنی مومن کو حرص نہ جاسیے اپنے کھانے میں دوسرے جو کچھ چاہی مسلمان
شریک کو ایک روز آسودگی نہ ہی بعد ضرورت پر غفلت کرے الضاد سے بعد ہر کرنا یا تو میت قبر میں لے اور دوسرے مسلمان جو کچھ
اور جو کچھ کہ **م** من سئل عن عجلۃ امر المؤمن ان امر کلمۃ الہ خیر قال ینس ذلک لاحد الا
للمؤمن لان اصابتہ سرۃ لم یسک کما ان خیر الہ وان اصابتہ صراۃ لم یصب کما ان خیر الہ مسلم میں
بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طرفہ جبر مومن کا مقرر اور کمال ہر حال اس کے واسطے بہتر ہے اور یہ بات سیکو محل میں ہونا
مومن اگر اسکو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گزاری اور سکے حق میں بہتر ہو اور اگر اسکو رنج اور تکلیف ہو مہم کرے تو بھی اس کے حق میں بہتر
ف یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہیں خوشی میں شکر گزاری سے نعمت زیادہ ہے اور ثواب پاوے اور غم میں مہم کے سبب خدا کا
مضمر ہو اور حساب ثواب ہے اور کافر کو یہ بات حاصل نہیں خوشی میں اسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہے غم میں **ح** من سئل عن عجلۃ امر المؤمن ان
علی سائل مؤمن بان یذکر کما کما اذ ناب خیل شمس و انما یکنی احد کما ان یضع یدہ علی عینہ
یسئل علی اخیر من علی بن ابی حمزہ **ر** شامہ مسلم میں ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی اشارہ کرتے ہوئے ہاتھ
سے گویا کہ تمنا ہے یا تمنا کی گھڑی میں کی دین میں اپنی جیسے شر کرنا اور ہر دم اپنی دم اور دھڑلانا ہی سے تمنا ہے اور اورانی
کو تو نماز کی بات کرنا ہی کہ اپنے ہاتھ کو ان پر رکھے ہے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کہے بجاوے کے دانہ ہے اور بائیں پر ہون **ف** نماز
انچھ میں یعنی لوگ ہاتھ دھوا کر اپنے بائیں کو ان کو سلام کرتے تھے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نماز میں سلام کے وقت ہاتھ دھونا
من کیا **ق** ان من یصلی عکرم تک عن او کاذک ان یصلی اللیل علیک لیلۃ العید والصلی
فان فیہ سبۃ اسبۃ فیہما ذات الجنبین یصلی من العذرة و یکذ من ذات الجنبین بخاری اور مسلم میں

۲۰۴۸

۲۰۴۹

۲۰۵۰

۲۰۵۱

۲۰۵۲

۲۰۵۳

۲۰۵۴

ایک بیان کا سامنا پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اسکے اصحاب زمین پر اتر گئے تو زمین میں ایک ہشت برابر جگہ لوگ تشریف لائے اور ان سے خالی بنائے گئے یعنی تمام زمین پر لوگ تشریف لائے تھے اور ان کے اصحاب سے دعا کرتے تھے تو نبی یاجوج ماجوج پر نازل ہو گیا جس سے بڑے اونٹوں کی گردنیں ہوی اونٹوں اور اٹھایا ویلے اور انکو بھینڈ کر پونگ جہان کو فروغ دیا پھر خدا ایسا پانی برسا دیا کہ کوئی گھڑی کا اور گونا گوسا پانی سے باقی نہ رہے گا سونڈ زمین کے دھواڑ لگا دیا یہاں تک کہ زمین کے مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کر دیا پھر زمین کو حکم ہوا کہ اپنے پھل جلا اور اپنی برکت کو بھیرے تو اس میں ایک نار کا ایک گڑھ کا ہوا اور اس کے چھلکے کو بھنگ دیا سنا کر اس کے سلبے میں پھینکے اور دو دھین برکت ہو گی یہاں تک کہ دو دھار اترتی ہو زمین کے بڑے گڑھ کو لغایت کر گئی اور دو دھار لگے ایک برادر کی لوگوں کو لغایت کر گئی اور دو دھار بکری ایک جہی لوگوں کو لغایت کر گئی سوا سی حالت میں لوگ ٹنگے کہ کیا حق تعالیٰ ایک پاک ہوا پھر جگہ کا کوئی انہوں کے نیچے لگی اور اتر کر جاوے گی تو ہر مومن اور سیر کی کتب قبض کر گئی اور بڑے بدعات لوگ باقی رہے اور لوگ آپس میں پھرتے گھومنے کی طرح سوا دین پرست قائم ہو گئے ایک نصیر نے جہاں کا بہت کر کے اصحاب کو اس کا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی میں جہاں یا تو میں کو لغایت کرنا ہوں اور زمین پر خدا میرا خلیفہ ہو اے ایمان کو بجا دیکھا پھر اس کی نشان دہانی بتا دین اور سورہ کوف کا پڑھنا ارشاد کیا سورہ کوف کے پہلے دس آیتوں میں دفع شر جہاں کی تاریخ ہو جہاں کا تمام قصد اور حضرت عیسیٰ کا نزول اور اس کا حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے قتل ہونا اور اسکے بعد یاجوج ماجوج کا کھانا اور ان کی شرارت و شوکت پھر اور کھانا جانا اور بعد جبکہ لغات کے وقت قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا اور جہاں اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیکھا اہل ایمان کے امتحان واسطے کہ ان کے داوین آجی اور ان کو ان ایمان نہ تھا ہی اہل ایمان کو لازم ہو کہ یہ کسی کا فر یا خلافت شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اس کا ہرگز اعتقاد کرے اور کو جہاں کا نائب بن جائے اور قوی بنے پھر کے شعبہ بازی پر نیاں لکھے کرامات اور سکھانام ہی جو ولی یعنی متقی ہوں سے ہوا اور کافر نے دنیوی سے ہوا کو مستراح کہتے ہیں **ق** حَذِيقَةُ وَفَنَةُ لِّلْجَلِّیِّیْنَ اَخْلَیْہٖ وَنَفْسِیْہٖ وَوَلَدَہٖ وَجَارَہٖ یُکْفِرُہَا **۲۰۸۱** **ا** الصِّیَامُ وَالصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَالْحَمْدُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّحْمُ عَنِ الْمُنْکَرِ بخاری اور مسلم میں خلیفہ سے روایت ہے حضرت فرمایا کہ سورہ کا وہ گھر والوں کے حق میں اور اسکے مال اور جان اور لرزے اور ہمسایہ میں اور سکور روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیکیات بلکہ نامور سے روکنا اور ذکر و التماس **ف** یعنی اگر آدمی سے جان مال و جوڑا لے کر ہمسایہ کے حق میں چھوڑ دیا نہ تھا ہو ہوگی تو ان بابتوں سے معاف ہو جائیگی **ع** عَنِ اللّٰہِ مَنِّیْ وَاَشْرَکَ لِّلْجَلِّیِّیْنَ وَاَشْرَکَ لِّلْجَلِّیِّیْنَ وَاَشْرَکَ لِّلْجَلِّیِّیْنَ **۲۰۸۲** **ا** وَالتَّوْبَةُ اِلَی اللّٰہِ عَنِ السَّیِّئَاتِ **ا** اور سیر بھوننا وکلی جوڑا اور سیر بھوننا ایمان کا اور چھوڑنا ایمان کا **ف** یعنی حاجت سے زیادہ فرش کھانا نام اور فرخ کو شیطانی کام ہی اور اگر مہالوں کے واسطے چار یا چار سے زیادہ فرش لکھے تو درست ہی منع دی جو بے حاجت ہو **ہ** اَوْ مَوْتِیْ وَاَسْکَ فُضِّلَ عَا یَسْتَعِیْ عَلَی النِّسَاءِ لِقَضَیْلِ التَّوْبَةِ عَلَی سَاوِیِّ الثَّعَالِیْمِ **۲۰۸۳** **ا** اور اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عا یسْتَعِیْ عَلَی النِّسَاءِ عورتوں پر جیسے شریک فضیلت باقی مہالوں پر **ف** انہیں اوس کھانے کہتے ہیں کہ کوئی خوشوڑے میں بھون دیا جو عرب کو یہ کھانا نہایت پسند تھا سب کھالوں سے زیادہ حضرت عا یسْتَعِیْ عَلَی سَاوِیِّ الثَّعَالِیْمِ علم اور آداب حضرت بنسبت اور عورتوں کے زیادہ سیکھے تھے ہو اس واسطے کہ انکی بہت

۳۰۹۴

فان دونون نے حضرت کو خبر دی کہ مجھے ابو جہل کو مارا حضرت نے دونوں کی تلواروں کو خون آلودہ دیکھ کر یہ حدیث فرمائی
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَرَاهِي النَّبِيُّ أَنْ يَكُونَ الشُّكْلَةُ لَتَلْتَمِبَ عَلَيْهِ نَارًا أَحَدَهَا مِنَ النَّفْسِ أَقْبَرُ
يَوْمَ حَبْرَاءَ لَوْ تَصَبَّهَا الْمَقَامُ قَالَ لَعَبْدُ اللَّهِ اسْمُهُ رِفَاعَةُ وَيُقَالُ لَهُ وَمَدْعَمٌ قَتَلَ بَوَادِي الْقُرَى مَقْعَةً
 میں خبیثہ بخاری اور سلمین ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں نہیں اس کی قسم جس کے قابو میں مجھ کی جان ہے کہ میری قسم کی تو
 اس کے بدن پر بھڑک رہی ہو اگر کسی اور نے اس کی کو جنگ خیبر میں تم سے پہلے لے لیا تھا یہ حضرت نے اپنے غلام کے حق میں فرمایا جس کا
 رِفَاعَةُ نام تھا اور قبو بس کا مذعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القری میں خیبر سے پلٹتے **ف** وادی القری یہودیوں کی ایک
 بستی کا نام تھا جب خبر فتح کر کے حضرت کا لشکر وہاں پہنچا تو حضرت کے غلام یعنی مذعم کے تیر لگا وہ مر گیا صحابی نے اس کی تعریف کی
 کہ اس کو شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہانہ غنیمت کی جو ہر کسی کو درخیز مل جائے جو لوگوں کی سنا
 تو بہت گھبرائے ایک مرنے پر جب کا اسم لیا تھا وہ حضرت کے پاس لایا حضرت نے فرمایا اگ کا اسم سہمی اگر تو نہ دیتا تو اُن کو کڑی تیر لگا جاتا

۳۰۹۵

حَبْرَاءُ مِنْ سَمَرَةٍ كَحَمْنٍ عَذِيٍّ مُعَلِّقٍ أَوْ مَدْعَمٍ ذُو مَدْلِكٍ فِي الْجَحْلِ لَا كَلْبِي الدَّحْلُ حَاجِ سَلْمَنِ جَبْرَاءَ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہیرہ سے غزے کے ایک سہمی یا جھک رہے ہیں ابو ذر رضی اللہ عنہ کے واسطے اور دوسری روایت یوں ہے کہ ہیرہ
 میں گھسے جس کے سینہ میں لگاؤ کا توڑ نہا نہایت آسان ہے **ف** ایک نیم اور ابو ہریرہ نے ایک خرے کے درخت میں جھکا تھا
 یہ نیم نے لگا حضرت نے ابو ہریرہ سے فرمایا کہ اگر تو لو کو درخت سے لٹا تو ہیرہ سے میں اس کے عوض خرے کے پھانے بولوں ہیرہ نے درخت سے
 ابو ذر رضی اللہ عنہ نے وہ درخت بولہ ہیرہ سے مل لیا اوس نیم کو دیا جب ابو ذر صاحب مرنے کے حضرت نے اس کے چھانے کی ناز بڑھ کر یہ حدیث فرمائی اس حدیث
 اشارہ ہے کہ ہیرہ سے سلوک و آسان کرنا کہ ان کو نہایت پسند ہے **ح** ابوی ذی کبیر کہتے ہیں اَنْتَ اِذَا كَانَتْ اَمْرًا يَمُوتُونَ الصَّلَاةَ

۳۰۹۶

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الصَّلَاةُ عَنْ وَدَّهَا قُلْتُ فَمَاذَا مَرُّنِي قَالَ صَلَّ الصَّلَاةَ لَوْ كُنْتَ تَهَاوَانُ اَذْرَكْتُهَا مَعَهُ
فَالِهَآلِكَ تَأْوِلُهُ قَالَ لَهُ خُمَارِي میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے سے فرمایا کہ تو کیا کر گیا اوس وقت جب کہ ہیرہ سے
 حاکم نے جو مذکور ہے لیکن یاوں نے فرمایا کہ نازک مستحب وقت تاخیر کرینگے یعنی کہ وہ وقت میں یہ نہیں کیے کیونکہ اوس وقت میں مجھ کو کیا
 حکم کرے میں حضرت نے فرمایا تو نازک مستحب میں نہ دیکھ لیا کیونکہ اگر تو جماعت کی نماز کے ساتھ پانچوں کیوں نہ ساتھ ہی پڑھیں جو کہ یہ دوسری
 تیر حق میں نقل ہو جاوے گی حضرت نے ابو سے فرمایا **ف** اسلام میں نازکی سستی اول اسطرح وایتے شروع ہوئی **ح** اَنْتَ عَمْرٍ اَوْ

۳۰۹۷

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو كَيْفَ اَنْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو اِذَا بَقِيتَ فِي حَالٍ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرَّجَتْ عُلُوْدُهُمْ
وَاَمَّا اَنَا لَهْمُ وَاحْتَلَفُوا اَصْدَارُ وَاهْلَكَ اَوْ سَبَّكَ اَصَابِعُهُ قَالَ كَذِبٌ اصْنَعْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَأْخُذُ
مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تَنْكُرُ وَتَقْبَلُ عَلَى حَاضِرَتِكَ وَتَذْكُرُهُمْ وَتَعُوْهُمْ مَهْمُ خَارِي مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمرو تو کیا کر گیا جب کہ نوباتی رہ جاوے گا تو ناص لوگوں میں جسے عہد و پیمان اور امانت دیا
 گزرا تو اسے اور ان میں بھوت پڑا تو اسے تو دیکھ لو گلاس طرح ہو جاوے گی اور حضرت نے اس کے اختلاف کی مثال دی پہلے دونوں ہاتھوں کی
 انگلیاں قبضہ کر کے عبد اللہ بن عمرو سے کہا سوا اوس وقت میں یا رسول اللہ میں کیا کروں حضرت نے فرمایا جو تیری دست میں آجی بات ہو
 لیجو اور یہی کو چھو پو اور خاص پہن حال پر توجہ ہو اور او کو لے لے حالات پر چھوڑ **ف** یعنی جب نہ لگ رہے لو بڑے باقی سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمرو تو کیا کر گیا جب کہ نوباتی رہ جاوے گا تو ناص لوگوں میں جسے عہد و پیمان اور امانت دیا گزرا تو اسے اور ان میں بھوت پڑا تو اسے تو دیکھ لو گلاس طرح ہو جاوے گی اور حضرت نے اس کے اختلاف کی مثال دی پہلے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبضہ کر کے عبد اللہ بن عمرو سے کہا سوا اوس وقت میں یا رسول اللہ میں کیا کروں حضرت نے فرمایا جو تیری دست میں آجی بات ہو لیجو اور یہی کو چھو پو اور خاص پہن حال پر توجہ ہو اور او کو لے لے حالات پر چھوڑ

۲۰۹۸
شرح
بشر بن

لوگوں میں اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر ضرور ہو تو ایسے وقت میں ینا کہ کو لام کہ اپنی اصلاح اور دینی پر کام کرنا اور کو لام کہ
 هُمْ كَيْفَ يَكُنْ اِذَا اَخْرَجْتَ مِنْ حَيْثُ تَقْدُرُ عَلَيْكَ فَلَمْ يَكُنْ لِيَاكُلْهُ مَكَدًا كَيْفَ قَالَ لَا حَيْثُ سَبَّحِي
 اَبِي الْحَقِيقُ مِنْ تَمَنُّوْهُ حَيْثُ فَاَجْلَا هُمْ عَنْ اَبِي تَمَنُّوْهُ اَوْ اَرِيْحَا سَلَمٌ مِنْ فَارُوقٍ رَوَيْتُ عَنْ حَضْرَتِ بْنِ فَرَاخٍ
 کہ کیا یہ اہل ہوگا جس وقت تو خبر سے نکلا ہوگا کھوکھلے دھڑکی تیرے رائے تو ان کو یمنی سوا دہو کہ سمر کا چھوڑنے کو یمنی ہو دیکھی کشتی
 سے فرما یا چھر فاروق نے اؤلوں کو کہا اور ارجح کی طرف نکال یا ف غیر یمن ہو دی رہتے تھے جب خبر فتح ہوا تو حضرت نے کہا کہ یہودیوں کو نظر
 محنت ضروری ہے کہ نہ اپنے اعداء فاروق نے اپنی خلافت میں چاہا کہ اؤلوں کو خبر سے بہر کر یمن ہو دیوں گا کہ تم کو کہہ کر کا لوگے حال انکے تھا کہ یہ سب نے
 ہو کہا کہ اب چھر فاروق نے حضرت پر بھی اپنی حضرت کے اس میں میں تھکے کا اٹا رکھا ہے یہودیوں کو کہا کہ ابو القاسم نے یہ کام شروع
 کی دے کہ ما فاروق نے کہا اور یمن کے کہ تو جو تھا ہو یعنی ٹھہرا کر یا بیرون کی شان نہیں ہو اؤلوں کو شام کی طرف نکال دیا اؤلوں میں میں جاکر سے
 جھکا ہوا اور اپنی نام یہ عقیبۃ بن الحارث کیف وقد زعمت ان قد اذ صعدتھا و یروى کیف وقد قيل دُعَا
 عَنْكَ قَالَ لَا حَيْثُ نَزَّوْجُ اَوْ يَكْفِي بِنْتُ اَبِي اَهَابٍ بِنْتُ عَزْرَةَ نَجَافَتِ اَمِنْ اَكْثَرُ سَقَا دَاءَ فَقَالَ لَكَ وَتَنْ
 اَوْ صَعْتُمْ كَمَا سَلَمٌ مِنْ عَقِبِ بْنِ حَارِثٍ رَوَيْتُ عَنْ حَضْرَتِ بْنِ فَرَاخٍ کہ یکیو کر ہوگا اور حال انکو وہ کشتی پر کہ بیٹے تم دونوں کو وہ
 بلایا اور دوسری روایت یوں کہ یکیو کر ہوگا اور حال انکو شریفواری کی گفتگو ہوئی اوس عورت کو اپنے کھج سے جوہر دے حضرت نے
 عقرب سے فرمایا جب کہ اوستہ لکھی ابی اہاب بن عزیر کی بیٹی سے کھج کیا چھر ایک سیاہ عورت آئی اوستہ نے کہ بیٹے تم دونوں جو رہاؤ دو
 دودھ پلایا تحاف جب عمر عرس کے کہا تو عقرب نے کہا کہ کج کو معلوم نہیں کہ سینے تیرا دودھ سیاہ ہو چھر اپنی جود کے لوگوں سے جو چھا
 او جو یمن بھی انکی یہ عقرب نے حضرت سے کہا کہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی اہم مالک کا یہی مذہب ہے کہ فقہ ایک عورت کو قول سے حضرت
 یعنی شریفواری کی ثابت جو حاتی علیہا ان او اما ان کے مذہب میں ایک عورت کو قول کا چھوڑا اعتبار نہیں یا دوم کہ میں یا ایک مرد اور دو عورت
 تو انکو نے کہ اس میں یہ حدیث کے یہاں کہ حضرت نے چکر از راہ احتیاط او تو قوی فرمایا از راہ قوی اَنْسَ كَيْفَ يَقُولُ كَيْفَ يَقُولُ كَيْفَ يَقُولُ كَيْفَ يَقُولُ
 وَ كَسَّ وَ اَبَا عِيْتَةَ وَ هُوَ يَدْعُوْهُمْ وَ قَالَ لَا يَقُوْمُ اَحَدٌ عَلَيْهِ الْخَارِجِيُّ وَ اسْتَدَّ مُسْلِمٌ بَخَارِيٍّ اَوْ سَلَمٌ
 میں اُن سے رویت کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حال ہوگا کہ قوم کا جنھوں نے اپنے پیغمبر کا سمر چھی کیا اور دانستہ اور حال انکو وہ
 او کو ٹھیک اور پڑا ہی حضرت نے جناب اُحد میں فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہیں دیکھو کہ اوسم نے پوری سند بیان کی
 قَدْ اِنْ مَسْعُوْدٍ وَ اَنْسَ لَيْلٍ غَادِيٍّ لَوْ اَنْ يَقُوْمَ الْقِيَامُ يَفْعَلُ عَذْرَتَهُ بَخَارِيٍّ اَوْ سَلَمٌ مِنْ عَبْدِ بَنِ سَعُوْدٍ رَوَيْتُ
 روایت کہ حضرت نے فرمایا اتنا کہ میں ہر عمر تک نہ غانا کا کیا سمجھا ہوگا بعد اوسکی دغا بازی کے ف یہ اساطیر ہوگا
 اَنْ كُنْ فَعِيْمٌ بَوْمٍ اِنْ عَنَّا لِمَا لَاصَّالَةِ وَ يَرُوْى لِمَا اَصْلِيْ قَا تَوْصَا وَ يَرُوْى اَرِيْدَانُ اَصْلِيْ قَا تَوْصَا
 قَالَ حَيْثُ خَرَجَ مِنْ اَخْلَدَ قَا فِيْ بَطْنِ قَيْسٍ اَلَا تَوْصَا مُسْلِمٌ مِنْ عَبْدِ اَلْمَدِينِ بْنِ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ عَنْ
 حضرت نے فرمایا کہ یوں ضرور کہ کیا نماز کے واسطے اور ایک روایت یوں کہ سوا سے کیا کج نماز پڑھنا ہی جو ضرور کہ ان اور دوسری
 روایت یوں کہ اگر کیا میں نماز کا اؤلوں کو یمن جو ضرور کہ ان حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ پانچا نے سے کھلے کو آپ کے
 غانا کج کیا سو لوگوں نے کہا کہ آپ وضو نہیں کرتے ف پورا تصدیق یوں کہ چھر حضرت نے لکھا یا اور تا تعین بانی نہ لکھا یا

۲۰۹۹

۲۱۰۰

۲۱۰۱

۲۱۰۲

- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہو کمانے کے واسطے واجب نہیں ہر جہت کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہے
 لیکن حضرت سے پہلے ہاتھ نہ دھوئے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اگر ہاتھ پاکی ہو تو نہ دھو تو اجنبی میں ق **ابن عباس** کہیں لو کہیں
 ۲۱۰۳ **لَهُمْ فِي مِثْلِ حَبِّ ذُرَّةٍ لَوْ كَانَ لَهُمْ لَدَا عَالَمِهِمْ فِيهِ يَفْعَلُ لَا هَلْ مَلَكَ حِينَ دَعَا لَهُمْ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ**
 بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ واللہ میں اس نے زمین پر نوحہ اور اگر نوحہ ہوتا تو ہزار
 علیہ السلام اور کئی واسطے نوحہ میں بھی عالم کئے **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والدین کے واسطے شرکت میں وجہات کی مگر
 ۲۱۰۴ **اَوْسُ قَدْ اِنْ رَأَيْتَ نَحْيَ الْكُرْمِ تَوَاتَى سَكِي مَعِي وَاعْلَمْتَ ق** علیہ السلام کہتے کہ لَاحِصًا لِحَاكِمِ اَصْحَابِي يَحْكُمُ مِثْلِي
 اللہ کے بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک و دیر سہ ماہی آج کی رات میری نگہبانی
 کرے **ف** حضرت نے لیلۃ القدر میں فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص تمہارا بندہ کے لئے حضرت نے پوچھا تو کیوں آیا یہ سنا کہ کما کہ حضرت
 میں آپ کی محافظت کے واسطے آیا ہوں پھر حضرت نے ان کے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو محفوظ رکھے
 ۲۱۰۵ **هَـٰ بُؤَدَاةٌ مِّثْلِي كَانَ هَذَا مَسِيرَةً لِّمِثْلِي قَالَ لَا يَنْفَادُ سَحَرٌ لِّكَ لَمَّا تَعْرِيسَ حِينَ دَعَاكَ الْإِسْلَامُ**
 مسلم میں ابوقحادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سے یہ تیری چال سیر ساتھ تھی حضرت نے ابوقحادہ سے لیلۃ القدر میں آپ کی
 نجات فرمایا جب کہ اسے تیسری بار حضرت کو تمام **ف** حضرت رات بھر منزل کی فینڈ کے غلیبے سے جھکتے لگے ابوقحادہ تین بار
 حضرت کو تمام لیا تیسری بار حضرت مجاہد سے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ ابوقحادہ سے یہ حال معلوم ہوا تو حضرت نے ابوقحادہ کو کچھ
 ۲۱۰۶ **يُونُ عِلَى كَرْدَاتِي مِمَّا فَتَّ كَسَ مِثْلِي فِي يَمِينِي مِمَّا فَتَّ كَسَ مِثْلِي فِي يَمِينِي مِمَّا فَتَّ كَسَ مِثْلِي فِي يَمِينِي مِمَّا فَتَّ كَسَ مِثْلِي فِي يَمِينِي**
 بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشحال قوم یا یوں فرمایا کہ خوشحال الجمالیان یا یوں فرمادیں حضرت
 حضرت نے عبداللہ بن عباس سے فرمایا جب کہ اس نے پوچھا کہ تم کون قوم یا یوں فرمادیں حضرت نے جواب دیا کہ ہم یہ کہ قوم سے ہیں
ف عبداللہ بن عباس کی قوم سے کہ وہ کا نام یہی ہے حضرت کی خدمت میں سلمان ہوسننے کے تب حضرت نے یہ حدیث سنار اوکی تو فرمائی
 ۲۱۰۷ **ق** ابوقحادہ **اِنْ رَأَيْتَ بَنِي مُسْتَرِيحٍ وَمُسْتَرِيحٍ مِّنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرِيحُ**
 ومنه فقال العبد المومن يستريح من تعب الدنيا والعبد الفاجر يستريح من تعب العباد والبلاد
 والشجور والذوات بخاری اور مسلم میں ابوقحادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وہ آدمی ہے
 والا یہی آدمی ہے والا اصحاب کے کیا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیسا تو حضرت نے فرمایا کہ ایسا نہ دیکھا جو حضرت سے
 آرام پانے والا فاسق سے آدمی اور استیسان اور درخت اور جانور آرام پاتے ہیں **ف** حضرت کے سامنے ایک جنازہ نکلا تب
 حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو میتی کے حق میں دنیا قیامت خانہ ہی جہان ہو مگر کیا عذاب ہے جہنم ایمان اور عبادت کی برکت سے قبر ہی سے
 ۲۱۰۸ **ق** ابوہریرہ **مَطْلُ الْعَيْنِ ظُلْمٌ وَإِذَا نَبِيعٌ أَحَدًا كُنْ عَلَى مِثْلِي فَلَيْسَ بِنَبِيِّ بَنِي إِسْرَءِيلَ**
 حضرت نے فرمایا کہ مالدار کا مالدارناستہ ہوا وجہ قتل تھا کہ قتل کسی لدار پر ہوا تو مالدار بچا **ف** یعنی مالدار ہو کر

سولہ صدقہ کوئی نہیں چاہتا غیب کا دروازہ سلسلہ عالم پر بند ہو اسکی کھجی سیکہ پاس نہیں کھولے جب چاہے بے تردد رو یا نہ کرے
 بغیر خون کو وحی سے اور اولیاء کو امام سے علم حاصل ہوتا ہے لیکن یہ غیبی ثانی نہیں جس کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہے علاوہ اس کے وحی اور الہام
 ہر وقت قابو نہیں کہ جب چاہیں یافت کر لیں نجوم اور رطل و حفر میں یقین نہیں حاصل ہوتا صرف حساب رائی و ہزار مخالف ہوتا ہے
 کبھی موافق بھی ہوتا ہے جو کہ ہر چند علم میں عالم و سر تسلک علامات لکھیں ہیں کہ بیٹ میں لڑکی یا لڑکا کچھ جرب علامات و ذرائع پر
 مدار شمر انو غیبانی بنو فی علاوہ اس کے اکثر خطا بھی ہوتی ہے اور یہ کبھی نہیں معلوم ہوتا کہ لڑکا لڑکا رہی یا کمالا اس کے اعضا نسبت بہین
 غلام صدقہ علم غیب خدا کو مخصوص ہے یقین ہے کہ یہ کبھی و نہیں معلوم ہو سکتا اور یہی تقدیر ہے برائے اسلام کہ جس کا اس عقائد میں غلبہ
 بالیقین اس کے ایمان میں غلبہ ہو ہر اونی لہر یہ منہ منہ شدت اشدت لی حجتا تاس لیکن کوئی بعد ی یو ذی احدہم کو
 رانی یا کمالہ و مالاہ مسلمین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میری رست زیادہ تر میری محبت میں ہو لوگ میرے لیے بعد
 ہو گئے کوئی اور نہیں چاہے گا کہ کاش کھو جائے یا اپنے اہل عیال و مال کے لیے یعنی حضرت کے پیروکار ہیں اپنے اہل عیال و مال کو کر کے کا
 آرزو مند ہو گا شہر حیا حمیہ سیرا الیہ ان جان مال و سبک بقرآن ق عبد اللہ بن عمر عن النکاح شتم الرجل
 والد یقولوا یا رسول اللہ وهل یستہم الرجل والد یقول نعم لیسب آباہ و لیسب امہ
 فیسب امہ غازی و مسلم بن عبد اللہ بن عمر روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مان باپ کو گالی دینا بڑے گناہوں کی گناہی ہے صاحب نے کہا
 یا رسول اللہ کوئی دینے مان باپ کو گالی دیتا ہے حضرت نے فرمایا مان یہ گالی دیتا ہے کسی اور کو کہ باپ کو تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ گالی
 مان کو گالی دیتا ہے تو وہ کسی مان کو گالی دیتا ہے یعنی جیسے کہ مان باپ کو گالی دیتی وہ بھی اس کے مان باپ کو گالی دیتا ہے توفیق پر اپنے مان
 کو گالی دینے کا یہی باعث ہوا ہر اونی لہر یہ منہ منہ شدت اشدت لی حجتا تاس لیکن کوئی بعد ی یو ذی احدہم کو
 علی منہ کلما سمعہمۃ و ذریعۃ طار علیہ یبنی القتل و الموت مظانہ اذ رجل فی غیمۃ فی رأس
 شفقۃ من ہذا الشفق و یبکی و اذ من ہذا الاذی یقیمہ الصلوۃ و یؤتی الزکوۃ و یعبد ربہ حتی
 یاتیمہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر مسلمین ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب لوگوں کی زندگی سے اوی
 مرد کی زندگی بہتر ہے جو عبادت میں اپنے گھر سے کسی مال کا خراج نہ دے اور نہ پھر تاجر ہو اسکی بیٹھ جرب کہ کشور یا گھر یا رست مستند ہو ورنہ
 اپنے قتل ہے اور موت کو موت کے ساتھ من بین تلاش کرنا پھر تاجر یا اوس مرد کی زندگی بہتر ہے جو کربان لیکر کسی پہاڑ کوئی نہیں پہنچا
 کی جڑ ہو جسے پہاڑ کسی بلے میں نہیں لاون جسے رہتا ہے نہ زکوۃ نہ کھتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرنے و متک
 آہو جس کوئی شخص نہیں بین سوا اس کے ف حضرت نے اس حدیث میں یہ شخصوں کو رست فضل فرمایا ایک ماہر جان نما کو کہ
 گوشت کھا کر لوگوں کو شکر ہے میں ہزاروں فائدے ہیں غیبت اور حسد اور جملہ نفی اور شرف و فساد سے چاہے ہر فراغت سے عبادت ہو سکتی ہے جو ایک کس
 گوشت گیری اوس وقت میں بہتر ہو کہ اسلام ضعیف ہو جاوے عالم شرف و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نہ رہے اور اگر ایسا نہ ہو تو لوگوں کے
 اندر رہنا افضل ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ لوگوں میں نہا اور انکی زیادتیان سنا گوشت گیری سچ افضل ہے ق ابن حبان میں
 محمد بن رسول اللہ الی ہر قل عظیمہ السلام علی من اتبع الهدی اما بعد وانی اذ سئل عن عاکف
 الاسلام و یروى بدایۃ الاسلام و سلم تسلموا و سلم یؤذک اللہ احمہ من تین دان لو لیکت فان

۲۱۱۴

۲۱۱۵

۲۱۱۶

۲۱۱۷

عَلَيْكَ رَافِعُ الْأَرَبِيِّينَ وَيَا هَلْ الْكِتَابُ نَقَا لَإِنْ كَلِمَةً سَوَاءً بَيْنَكَ أَوْ بَيْنَهُمْ أَلَا تَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ
وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا لَإِنْ قَوْلُهُ فَقُولُوا الشُّهَدَاءُ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ لَعَنَهُ إِلَى قِيَصٍ بِنَارٍ مَوْسِلُ عَيْنِ السَّعْدِ بْنِ
روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے ہم کے بادشاہ کو اس شخص کا خط لکھا کہ خط ہی محمد کے رسول کا ہر قل کی طرف جو روم کا سردار ہے اور ہر قل
جوراء است بجلالہ اس کے میں بکھڑا تاہم اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر لیا کہ تو دینِ نبی میں سلامت ہے اور تو مسلمان ہو جائے
تھکودہ ہر قل پر گناہی ایک نوایہ سیویٰ قیل کر کے کا اور دوسرا نوایہ محمدیؐ کے لئے کا اور اگر تو نے اسلام نہ قبول کیا تو میرا پر عیت اور
تا بعد ارون کا گناہ پر گناہی جتنے مسلمان ہو تو عیت بھی یہ مسلمان ہوگی تو ان کی گمراہی کا نڈ بھیر ہوگا اور ان کی نالو آجا اس بات پر جو
ہم کو تمھارے درمیان برابر جوہ بات یہ جو کہ ہم اور تمھارے سوا کسی کی عبادت اور پریش کن نہیں اور کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک ٹھہرون اور
ہم میں سے بعض آدمی بعضوں کو کھلے کر اپنے بار بار مالک بنادین اگر اہل کفر حد سے موندن تو میں نے تو اسے کہہ دیا کہ تم لوگ ہر قل کے ہم تو
مسلمان ہو چکے آہی کے مریع میں **ف** صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عباسؓ نے روایت ہے کہ ابو سفیانؓ نے مجھے قصہ نقل کیا کہ جب سے حضرت
صدیق اعظمؓ میل ہوئی تو میں نے ان کے ہاں میں تھا وہی اسی زمانے میں حضرت نے دیکھ لیا کہ ہر قل کے بادشاہ کو خط بھیجا سو دیکھ لیا کہ ہر قل
سردار کو خط دیا اس نے روم کے بادشاہ کو لے کیا ہر قل یعنی روم کا بادشاہ اس وقت میں آیا تھا ہر قل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو آپ کے
پہنچنا ہو تو ان کو اہل قوم جو تیرا سویہ علیؓ کی مدد چند فرشتے کے ہر قل نے پوچھا کہ تم لوگوں میں اس میں میرا کس شے میں کہ میں نے ہر قل کے
سینے کا کہ میں نے بکھڑا تو گونے بادشاہ کے سامنے ٹھہرایا اور میرے ساتھ میرے پیچھے پیچھے ہر قل نے دیکھا اس نے ادا دیا کہ اس کے ساتھ
سے کہ میں اس شخص کے کچھ پوچھتا ہوں اگر یہ جھوٹ ہے تو تم اس کو جھٹلانا اور سفیانؓ نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی مشہور ہوگا تو دنیا
تو میرے لئے کس حال میں کچھ ٹھہرے ہوں بادشاہ نے پوچھا کہ اس شخص کا حسب نسب کیا ہے میں نے کہا کہ ہم لوگوں میں نہایت شریف اور عرو
خانان ہے بادشاہ نے پوچھا کہ اس کا نسب کیا ہے کوئی بادشاہ بھی تھا میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے بھی
جھوٹ ہوئے کی تحت ہی اس کو لگی جو میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اس کے تابع ہوں میں یا غریب لوگ میں نے کہا کہ غریب آپ
تابع ہیں میں بادشاہ نے کہا اس کے ساتھ رہتے جاتے ہیں یا جھٹتے ہیں میں نے کہا نہیں بلکہ بڑھتے جاتے ہیں بادشاہ نے کہا کہ کوئی اور میں سے
اس کے جیت پیچھے جاتا یا یا غرض جو کہ میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا کہ تم سے اور اس سے لڑائی بھی ہوتی ہے میں نے کہا کہ ان بادشاہ نے لڑائی
کا حال پوچھا کیا ہے میں نے کہا کہ میرا غلبہ ہے یا جو بھی ہم اور سپر غالب ہو میں بادشاہ نے کہا کہ کبھی تو لڑے دغا بھی کرتا ہے میں نے کہا کہ نہیں لیکن
اب میں سے اور اس سے ملے ہوئی ہے تو میں نے کہا کہ ہر قل کے والد ابیوسفؓ نے کہا ادا دیا تھی بات سو کوئی اور بات کو میں نے مانسا کہا بادشاہ
نے کہا کہ تم لوگوں میں اس میں نبوت کا دعویٰ کیسے لگے بھی کیا ہے یا نہیں میں نے کہا کہ نہیں ہر قل بادشاہ نے دیکھا میں سے کہا کہ
کہ میں نے اس کا حسب نسب پوچھا تو نے کہا کہ شریف اور عالی شانان جو پیغمبر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم میں شریف اور بزرگ عروہ خاندان
ہوتے آئے ہیں میں نے پوچھا کہ اس کے باپ کا نام کیا ہے کوئی بادشاہ تھا تو نے کہا امیر کو اگر کوئی بادشاہ ہو ابو انیس کے اس کا شخص کو کے پر میں نے
باپ کا کوئی سلطنت جانتا ہے اور میں نے اس کے اباہارون کا حال پوچھا کہ سردار میں یا غریب ہو یا غریب میں نے کہا کہ پیغمبروں کا کارواں
اول غریب لوگ طاعت کرتے ہیں یعنی ہر آدمی غرض سے بے نصیب ہے میں نے اور میں نے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی دیکھی اور کوئی دیکھی تھی یا نہیں
تو نے کہا کہ نہیں تو میں نے جانا کہ کوئی آدمیوں پر جو نبوت باندھ گیا تھا اور وہ ان پر کہ جو نبوت باندھ گیا اور میں نے مجھے پوچھا کہ اس کے لوگ دین سے

منہ عن عبد اللہ بن عباس
عن ابیہما
ابو سفیان

نانشو ہر کچھ بھی جلتے ہیں تو کہہ لیا کہ نہیں یہی حال ایمان کے نور کا جہل میں رہ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہے کہ اس کو بغیر نور کے
 اور سینے سے بچا دے کہ اس کو گناہ زیادہ ہو جائے تو کہہ لیا کہ نہیں یہی حال ایمان کا ہے کہ اس کو بغیر نور کے یہی ایمان ہے کہ کمال کو
 پہنچتا ہے اور یہی ایمان کہ اس کو کمالی حال ہونے لگا کہ کچھ بھی غالب نہ آتا اور کچھ بھی سہو میں نہ پڑتا یعنی کمال ایمان والوں کی
 آزمائش ہوتی ہے پھر ان کا موقع نصیب ہوتا ہے اور سینے سے بچا دے وہ عاجی کرتا ہے تو کہہ لیا کہ نہیں یہی عادت ہے یعنی یہی ایمان کی کہ وہ سب گزرتا
 دغا نہیں کرتے اور سینے سے بچا لیا دعاوی اس کی قوم میں کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو کہہ لیا کہ نہیں اگر ایسا کہیں دعاوی کیا ہے تو یہ جلتا
 جاتا ہے کہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا آگے نہ لے کر اس کو بھی ہوس لیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا پھر جھگڑتا ہے سینے کا کہو گناہ تو کہہ لیا
 اور بادشاہ نے اور پھر پھر گاری کھلائی تو کہہ لیا کہ اگر یہ سب باتیں سچ ہیں تو میرا شک ہے شخص نے بیہوشی میں اس کے ساتھ جاتا تھا
 کہ اس وقت میں بغیر ہوا چاہتا ہوں لیکن میرا یہ گمان تھا کہ تم عرب لوگوں میں ہو گے اور اگر میں یہ جانتا کہ میں اس تک پہنچ سکتا ہوں
 تو میں اس کے دیر کا عاشق ہوتا اور اگر میں اس کے پاس ہوتا تو میں اس کے قدم دھوتا اور اللہ اس کی سلطنت اور حکومت سے
 قدم کے نیچے تک پہنچتا ہے پھر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھا تو اہل دربار میں ہوش و حواس غل و غلو ہو گیا
 پھر ہم کو موجب حکم کے دربار سے نکل گئے اور سفیان کہہ لیا کہ جب ہمارا اخراج ہوا تو سینے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم کو کیا یہ رسید پہنچا کہ بادشاہ
 اس سے روٹا ہے جو جسے ملک یقین کیا تھا کہ حضرت سب پر غالب ہو گئے ایمان تک کہ نہ لے جھگڑا تو ہم نے اعلیٰ کیا اور جی کہہ لیا کہ پھر ہر قل نے
 روم کے سردار اپنے ایک مکان میں جمع کیے اور روزانہ میں ہر قل نے پورا وطن کہا کہ اے روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور
 بہتری چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس میں تمہارے ایمان والا سوروم کے سردار سب بھر کے لوگوں کو خون کی طرح چکے
 اور بھلے کیلئے روانے بند پلے پھر بادشاہ نے اوٹکول بالا و کما کہ سینے سے نکلتے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاہ اش جو بات بھلا سکتا تھا
 وہی شے کی پھر تو ان لوگوں نے بادشاہ کو بھی لایا اور خوش ہو گئے **ف** ہر قل روم کا بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا
 اور پھر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہو گئی تھی لیکن اپنے قوم کے خون سے سلمان اس کا جو جی چھنے سال حضرت نے بادشاہوں کو خط لکھے
 اسلام کی دعوت کی سب بادشاہوں میں تین بادشاہ بدین لڑائی کے اسلام کو قبول کیا اور مسلمان ہو گئے بادشاہ نصرانی دوسرا
 یمن کا بادشاہ قیس خان کا بادشاہ اور ثقیف اس کے ریتا اور مصر کے بادشاہ نے جس کا دین عیسوی تھا حضرت کے خط کا جواب لکھا کہ تھا
 کیا خوب بین تو یہ اتنی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھوڑتے ہو بلکہ شک ایک پیغمبر عسی کے بعد مرنے والا ہے میرا گمان ہے تمہارا کہ تمہیں
 بھگا اور اسے کچھ سونا اور ایک شہر جس کا کمال نام تھا اور دو عورتیں یعنی نازقہ و طیہ اور شیر حضرت کو تحفہ بھیجے گا وہاں کی لیکن مسلمان نہیں
 اور ایسا کہ بادشاہ نے انہو سے حضرت کا نام بجا لڑا اور حضرت کی بدعا سے اس کے سینے نے اس کا پیٹ چھڑا اور عورتیں روق اور حضرت کی نکل
 خلافت میں سب ملک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا زور نہ رہا اسلام ہو گیا یمن و عمان میں ساری قومیں کہ عیسوی کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر
 سوناط کہتے ہیں وہ اس کے خود کھیل میں خبر موجود ہے کہ عیسوی کے بعد نازقہ و طیہ نے ہمارے حضرت کو دیکھا دوسری لکھتے ہیں کہ حضرت کے دوست انہی
 بادشاہوں نے عیسوی کے بعد ہی کہنے کا اور کیا چنانچہ ہر قل اور ثقیف کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ و کھل مسلمان ہو گیا
 اور کسی بادشاہ نے حضرت سے نہیں کہا کہ عیسوی کے بعد کسی پیغمبر کا جو وہ نہیں کہہ سکتا عیسوی کے بعد نہ تو صاف ثابت ہوا کہ عیسوی کے
 بعد نبی کی انکار کا ناصح جاحق ہوشی اور انصافی **یوم حذبہ تبعہ منہم کلک لا یکن دن شینا ویمہم دن**

کر کجای الضیف منها صفا ذکر منها کما ذکر یحیی الیقین سلم من حذیفہ سے روایت ہو کہ حضرت نے خدا اور فرشتوں کو دیکھ کر فرمایا
 کہ اوں میں سے کتنے ایسے ہیں کہ نہیں لگا کہ کچھ بھی جو بڑے بڑے راویوں سے ایسے کہتے جیسے گرمی کی آندھیاں کہ بعضی لوگ میں سے جموں میں اور
 بعضی بڑی یعنی میں نے سنا تو ہمارے گروئے اور باقی مختلف کوئی کہ کوئی زیادہ معلوم نہیں کہ تین سو دو سو کوں سادہ مرد ہونے سے
 کہتے ہیں کہ ایک سادہ قوم ترک کو خوزیری یعنی جلیق خان اور ہلاک کے وقت کا قتل عام دوسرے قبائل کا تھکن جیسے یاں ساچہ کاٹھا چھوٹا
 ق ابوہریرہؓ کہ ناکر کھڑے تھے سب سے بڑے حصہ میں تھے کہ ان کے حصہ کا لوالہ اللہ یا رسول اللہ ان کا کشت لایا تھا قَالَ
 وَأَنْتُمْ أَفْضَلُتُمْ عَلَيْهِمْ وَبِسَعَةِ دَسْتَيْنِ جُزْءُ كُلِّهَا وَمِثْلُ جُزْءِ مَا رَأَى الْفَارُكِيُّ نَاكِرُكُمْ هَذَا وَالَّتِي يُؤْتِيَنَّ إِيَّاهُ
 بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری آل ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے تھکے سے اصحاب نے کہا تمہاری آل رسول
 جلا کے کو تو یہی آگ کا تیرا تھی تھی حضرت نے فرمایا کہ اللہ دوزخ کی آگ کا نیکی آگوں سے افرح ہے زیادتی رکھتی ہو یہاں تک کہ گری مار لگی کہ آگ کے
 برابر جو تمہاری اتنی روایت زیادہ کی کہ تمہاری آل سے کم آدمی جلا تا ہوا ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے تھکے سے دوزخ کی آگ کے
 روہ و دیبا کی آگ کی گرمی نہایت کم ہے جس کی آگ کی گرمی آدمی کو تباہ نہیں کرتی فرم فرم کیا حال ہوگا خدا کی پناہ ق اثم حرام بنت ملحان
 تاس من امی غرض اعلیٰ عنہا عَزَّ وَجَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَكُونُ نَجْمَ هَذَا الْحَرْمِ مَلِكًا عَالِمًا لَا مِثْلَ الْأُمَمِ لَا مِثْلَ الْأُمَمِ
 علی الاکبرؓ کا بخاری اور مسلم میں ام حرام بنت ملحان سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ میری کتب کے سامنے گئے کہ روتے
 خدا کی روئے اس سے منکر اندر سوار باد شلہ بنے تھنوں پر یا جیسے بادشاہ تھنوں پر ام حرام سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
 ہشتے ہنگے ہنگے کھلا رسول اللہؐ کیون ہشتے میں حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب میں کھلایا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہاں
 سوا ہو کہ جہاں کہے بادشاہوں کی طرح اتم حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجئے کہ جو کچھ بھی لوں غازیوں میں ترک کہے حضرت
 نے دعا کی جہاں چھوڑ دیکر نے میں جہاز پر ہوا ہو کہ جو اتم حرام بھی غازیوں میں اتم حصہ میں چھوڑا اترے کہ سواری گری پر اور گھنٹیں
 ق ابومرہؓ نے عنہا اَحْمَدُ بْنُ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ اَذْهَبَ رَسُلَ ابْنِ كَيْفَ عُمَى الْمُعَوْنِ قَالَ اَدَّاهُ تَوَمِنَ
 قَالَ بَلْ وَلَكِنْ لَطَمْتُ قَلْبِي وَبَرَّحَمَ اللَّهُ لَوْ كُنَّا لَقَدْ كَانُوا يَأْتِيهِ إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ كُنْتُ فِي السَّحَابِ
 طُولُ لَبِثْتُ يَوْسُفَ لَكُنْتُ الدَّاعِي بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑا ہم سے زیادہ ترہم شکر کے
 لائق ہیں جبکہ اگر ہم نے کہا کہ ای ربحو کھلائے کہ تو مژدوں کو لایہ کر زندہ کر تا یہ خدا نے فرمایا کیا تجھ کو اسکا یقین نہیں اگر ہم نے کہا
 یقین ہوئی نہ ہو لیکن تمنا اس واسطے ہو کہ میرے دل کو اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے کہ لو طر پر آتے آرزو کی تمہی کہ مضبوط اسکان میں پنا
 پکڑے اور اگر مجھ کو قید نہ لیں نہ لگی بقدر رازی دنگی یوسفؑ کے تو میں بلائے والے کی بات مان لینا یعنی اگر ناکر تو اس کے ساتھ جلا تا
 ف حضرت نے حضرت ابراہیمؑ کا ذکر کیا کہ ایشہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو مرد و جلائے میں شک تھی اسے اسطے کہنے کی
 درخواست کی اور یہاں بھی سب کچھ ایسی درخواست نہیں کی سو حضرت نے یہ شبہ اس طرح دفع کیا کہ مجھ کو تو مردہ زندہ ہونے میں کچھ تردد اور شک
 تو ابراہیمؑ کو بطریق اولیٰ تمہی اور اگر انکو شک ہوئی تو کچھ بھی البتہ جوئی اور حضرت لو کا کہ تصدیق ہو کہ جب کافروں نے حضرت کو لو کا
 ممانوں کی بغض کی جا ہی تو حضرت لو تعایت لگیں گے اور گھبرائے اور یہ تمنا اوس وقت کی کہ کاش جو دفع کفار کا زور ہو تا ہوتا کہ وہ اسطے
 کوئی محفوظ اسکان ملتا حضرت نے اس قصہ کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لو طر رحم کرے کہ غیر ذلک راہی محفوظ اسکان کی تمنا کرنا نشان

۲۱۱۹

۲۱۲۰

۲۱۲۱

۲۱۳۶

اور جنگ کروایا پساہی باقی تصدایہ میرے چشما بین گذرا ہوا کہ وہاں سے نکلتے لڑا کرتے اعداؤں لقمہ حیف و میل
ان کے اعداؤں سے سلم میں یا رستے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تعبیر غزائی ہے کہ کون انسان کے گناہ جیسے نہ انصاف کیا
البتہ تعبیر انصاف اور توبہ کا اثر کہ میں نے ضعف عیواف ایک منافق نے بلا دلی سے کہا کہ یا حضرت آپ ہم انصاف سے نہیں کرتے تب

۲۱۳۷

حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسکا صحیح کئی بار اس کتاب میں پیش کیا **عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ** وَبِئْسَ مَا لَكَ مِنَ الْفَقْرِ مِنَ الْفَقْرِ بِنَارِيٍّ أَوْ سَمِينٍ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ غزائی ہوا کہ کون کو دوزخ سے حضرت نے چند لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور

۲۱۳۸

اگر کسی نے یا نہ کیا نہ کھینچا نہ دیا نہ پانی نہ لگا نہ تھامے نہ چمکے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کہ وہیں خشک رہے ہوتے **أَبُو هُرَيْرَةَ** وَبِئْسَ مَا لَكَ مِنَ الْفَقْرِ
للعن القبيح من النكارة بخاری ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ غزائی ہو کہ کون کو دوزخ سے نبی اگر غم میں کہ میں
انشاء ہے یہی کہ دوزخ میں بی بیگی **ف** ان دنوں میں مدینوں کے ممان معلوم ہوا کہ تمام قوم کا دھونا وضو میں فرض ہو تو ہر باجی خشک ہونا

۲۱۳۹

ایسا گناہ ہو گا اور اسکا جو دوزخ میں ان دنوں میں مدینوں کے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شدید جو قوم کا سخت ہر ج غلطی فرماں کا مطلب
حضرت نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ **رَبِّكَ يَنْتَ حَمِيضٌ وَبِئْسَ مَا لَكَ مِنَ الْفَقْرِ** مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ فُجِعَ الْيَوْمَ مِنْ رَدَمٍ بِأَجْحَجٍ
وَمَا مَوْجُوعٌ مِثْلُ هَذِهِ وَصَلِقَ بِاصْبَعَيْهِمَا أَلْوَاهَهُمَا وَالَّتِي يُدْبِيهَا فَقَالَ رَبِّكَ يَنْتَ حَمِيضٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَهْلَيْتُ وَفِيْنَا الصَّاحِحَانِ قَالَ نَعَمْ اذْكَرَ أَخْبَثَ بخاری ابو سلمہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
غزائی ہو کہ کولوس ملا سے جو نزدیک ہو چلا باجوج باجوج کی دیوار سے آگ لعل گناہ کے برابر اور حضرت نے اپنے انگوٹھے اور ہاتھ کی انگوٹھی چمکے
بنا یعنی اس حلقے کے برابر اور میں ہمارے میں مران ہو گیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا حضرت کیا ہر دم چاہیے اور حال ان کے ہر دم میں کیا ہو گئے
حضرت نے فرمایا ان جب کہ کبھی غائب ہو جاوے گی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم میں کثرت سے ہو جائے تو ایک لوگ کہہ گئے تو کیا کہ رجب پاک

ہو جائے میں **ف** حضرت نے یہ روایت ہو کہ حضرت نے سنا ہے کہ جب کہ بڑے چہرہ مبارک تو سے سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ بھرے حد فرمائی
حضرت نے کو سے اور بقیہ میں رخ بڑا زبرد و زو کی ترقی میں ان کا کہ قیاس کے قریب ہوا ہو جاوے گا باجوج باجوج خلی کر سارے عالم کو
مبارک ہو گئے ہر چند وہاں اگر یہ ہو لیکن حضرت نے عرب کا نام حاصل سو اسے لیا کہ ہے باجوج باجوج کہ حضرت نے سنا ہے زیادہ تر عداوت ہو گئی
ہر ابو سعید **هَذَا أَكْظَمُ النَّاسِ شَعْمًا** دیکھو عند رب العالمین یعنی الرجل الذی یجالد اللک کمال اسلم

۲۱۴۰

میں ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگوں سے بڑا شہید ہر بلہ عالم کے نزدیک یعنی وہ شخص جہاں سے جہاں گیا
ف صحیح مسلم میں آیت ہو کہ جب جبال ظہر ہو گا تو ایک مرد دیکھا کہ اس کے پاس آگیا اور لوگوں سے کہا کہ یہ تو دجال ہو چکا کہ حضرت
کہنے پر جہاں دجال اور میں من کو خوب دوکوب کر دے گا دیکھا کہ اس کی توبہ لایا ان لاویگا موسیٰ کہیگا توسیع کذاب ہے جہاں دجال دیکھ

تہ پر آہ کھو کر وہاں لایا گیا بعد اس کے زندہ کر کے پھر لایا کہ توبہ لایا ان لاویگا موسیٰ کہیگا توسیع کذاب ہے جہاں دجال دیکھ
یعنی اسکی بھی حضرت نے فرمائی کہ میں نے کہا تھا کہ ایک شخص کو مار کے زندہ کر کے اسکو معلوم ہوا کہ وہ شخص میں ہوں پھر میں نے کہا کہ اسکو مار دیا
میں نے بعد اسکو کیسے مانتے جلائے کہ طاقت تو مگر بھی ہو تھا اسکو پھر لایا کہ دیکھ کر اسکو سوز دیکھ کر اسکی جگر اور اسکو اگل میں لایا دیکھا کہ جلا

۲۱۴۱

کہو کہ ان میں یو وصال نہ کر و ملا غیر میں کما پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک میں من کی شہادت نہایت ہو چکا ہوں میں مسخو
هَذَا الْوَسْطَانُ وَهَذَا الْكَبْلَةُ مِطْطِطَةٌ أَقْدَحَاطِيَّةٌ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَائِجٌ أَمَلُهُ وَهَذَا الْخَطَطُ الصَّغِيرُ

۲۱۵۳

بیان کیا کہ فرنگ کا چھوٹا بے وضو درست نہیں اور حدیث قدسی کا چھوٹا درست ہے **خ** انسؓ اِذَا اَبْتَلَيْتُ عَبْدِي بِوَحْيِي سَبَّحْتُهُ ثَمَّ صَدَرَ عَوْنُهُ فَمِنْهُمَا الْجَنَّةُ بِنَمَارِي مِنَ الْمَنِيِّ رَوَيْتُ بِكَ كَصُرْتَانِي فَرَمَا يَا كَذَّابًا فَمَا نَا بِكَ كَبِ مِثْنِي اَبْنِي جَعَلَا وَاسْكَ دُوْبَارِي جِي خِيَزُون مِثْنِ سَبْلَا كِيَا لِيَعْنِي اَوْ فَوْنِ اَكْحَدِي اَوْ سَلْ مَانِي مَرِيْن بِحِرَاوَسْتِ صَبْرَا نَوَانِي كَعِوْضِ اَوْ سَكُوْمِيْن بِشَتِ وَكَفَا وَفَوْنِ اَكْحَدِي اَوْ كُوْمَتِ بِيَارِي مَرِيْن اَوْ كَا چھوٹا یا نوکی روشنی کا کہ ہوا اوپر نہایت شاق جو جب اوسنے ایسی سخت مصیبت جسم پر کیا اپنے

۲۱۵۴

مال کا شکوہ نہ کیا تو اس واسطے اسکا بلا بہشت کو مقرر کیا **خ** ابوہریرہؓ اِذَا اَحْبَبْتُ الْعَبْدَ لِقَائِي اَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَاِذَا كَرِهْتُ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ بِنَمَارِي مَرِيْن اَوْ مَرِيْطِ رَوَيْتُ بِكَ كَصُرْتَانِي فَرَمَا يَا كَذَّابًا فَمَا نَا بِكَ كَبِ مِثْنِي اَبْنِي جَعَلَا وَاسْكَ دُوْبَارِي جِي خِيَزُون مِثْنِ سَبْلَا كِيَا لِيَعْنِي اَوْ فَوْنِ اَكْحَدِي اَوْ سَكُوْمِيْن بِشَتِ وَكَفَا وَفَوْنِ اَكْحَدِي اَوْ كُوْمَتِ بِيَارِي مَرِيْن اَوْ كَا چھوٹا یا نوکی روشنی کا کہ ہوا اوپر نہایت شاق جو جب اوسنے ایسی سخت مصیبت جسم پر کیا اپنے

۲۱۵۵

خ ابوہریرہؓ اِذَا اَتَلْتُ اَنْفَاكُنِي عَبْدِي بِشَتِ تَلَفْتُهُ بِذَنَابِ اَنْفَاكُنِي بِذَنَابِ تَلَفْتُهُ بِسَبَّاحِ وَاِذَا اَتَلْتُ اَنْفَاكُنِي جَعَلْتُهُ بِاَسْرَجِ بِنَمَارِي مَرِيْن اَوْ مَرِيْطِ رَوَيْتُ بِكَ كَصُرْتَانِي فَرَمَا يَا كَذَّابًا فَمَا نَا بِكَ كَبِ مِثْنِي اَبْنِي جَعَلَا وَاسْكَ دُوْبَارِي جِي خِيَزُون مِثْنِ سَبْلَا كِيَا لِيَعْنِي اَوْ فَوْنِ اَكْحَدِي اَوْ سَكُوْمِيْن بِشَتِ وَكَفَا وَفَوْنِ اَكْحَدِي اَوْ كُوْمَتِ بِيَارِي مَرِيْن اَوْ كَا چھوٹا یا نوکی روشنی کا کہ ہوا اوپر نہایت شاق جو جب اوسنے ایسی سخت مصیبت جسم پر کیا اپنے

۲۱۵۶

بجائے خدا کی نذر کی حال ہوتی ہے ہر اُوھو ہر قَآذ اَهْمُ عَبْدِي بِسَبَّاحِ فَلَا تَكْتَبُوْهُ هَا عَلَيَّ وَاَنْ عَمَلَهَا فَالْكُتُوبُهَا سَيِّئَةٌ وَاِذَا اَهْمُ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَالْكُتُوبُ هَا حَسَنَةٌ وَاَنْ عَمَلَهَا فَالْكُتُوبُهَا عَشْرُ اسلم مین اوپر روئے روایت کر کہ حضرتؓ فرمایا خدا فرشتوں سے فرمایا کہ جب یہ لہندہ بدی کا قصد کرے تو اسکو اوپر سے لکھو اور اگر اوسنے اوسن کا کام کیا تو ایک لکھو اور جب اوسنے نیکی کا قصد کیا اور اوپر سے لکھا تو ایک لکھو اور اگر اوسنے نیکی کا کام کیا تو دس لکھیاں **کھوف**

جنس
نار
نعمت
الہی
بہشت
گان

سجائے لکھا گیا اوسکی رحمت اپنے بندوں پر بحساب ہو کہ ہر کام کے قصد کو نہ لکھائے اور نیکی کا کام کے قصد کو بدوں کے لکھا تو اوپر کی ایک ہی کٹے اور نیکی کو دس لکے لکھیں سکود ریافت کیا جاسیے کہ بدی کا قصد البتہ نہیں لکھا جائے اگر بدی کا قصد بزرگم کہ ہو گیا یعنی اوسکا کرنا بے تردد و سبب دل میں لگیا ہو تو اوسکی دھوڑ میں دین ایک ہے کہ بعد بزرگم مصمم ہوئے اوسن کا کام کو خوف الہی عمل نہ لایا اور اوپر سے نہ ہو تو ایک نیکی لکھی جاوے گی ہوا سطلے کہ اوسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو مارا تو دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم

۲۱۵۷

مصمم ہو خوف الہی کھسی اور سب سے ظاہر نہ ہو یا تو بیشک ایک گناہ لکھا جاوے گا جسے کہنے رات کو اپنے دل میں عزم مصمم کیا کہیں فلائے کو قتل کروں گا یا فلائی کو سخت حرام کروں گا اور اوسکی رات کو دھڑکیا یا وہ عورت کو تو اوپر سے قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہو جائیگا یہ طلب اور بدیغوں میں بھان مذکور ہے **ق** ابوہریرہؓ اِذَا اَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّلَاةَ لِحَيْثُ مَا كَانُوا عَيْنُ رَأَتْ وَلَا اَذُنُ سَمِعَتْ وَلَا خَلْفُ رَأَتْ قَلْبِي يَسْمَعُ بِنَمَارِي مَرِيْن اَوْ مَرِيْطِ رَوَيْتُ بِكَ كَصُرْتَانِي فَرَمَا يَا كَذَّابًا فَمَا نَا بِكَ كَبِ مِثْنِي اَبْنِي جَعَلَا وَاسْكَ دُوْبَارِي جِي خِيَزُون مِثْنِ سَبْلَا كِيَا لِيَعْنِي اَوْ فَوْنِ اَكْحَدِي اَوْ سَكُوْمِيْن بِشَتِ وَكَفَا وَفَوْنِ اَكْحَدِي اَوْ كُوْمَتِ بِيَارِي مَرِيْن اَوْ كَا چھوٹا یا نوکی روشنی کا کہ ہوا اوپر نہایت شاق جو جب اوسنے ایسی سخت مصیبت جسم پر کیا اپنے

۲۱۵۸

نیک بندوں کے لیے جس کی اکھچ نہ دیکھا اور کسی کان نے نہ سنا اور کسی آدمی کے دل میں نہ آئے **ا** ف یعنی بہشت میں نہ کیوں کے واسطے ایسی عمدہ نعمتیں ہیں کہ اوسنے مانند دنیا میں کوئی چیز نہیں جسکو مثال دینیے **ص** ع چونکہ نسبت خاک را با علم ہا

نہ مجھ کے اور البتہ اس کے پاس شیطان اسے سوا کوئی نفع پیدا نہیں دیتا جس سے بھڑکا لاو اور اپنے حرام کی جو عینے اور پھر حلال کر دیا تھا اور شیطان
 ان کو بتایا کہ میرے ساتھ اس سے چیز کو شریک ٹھہراؤ میں جس پر میں نے کوئی دلیل نہیں اور ابھی **ف** یعنی اگر شیطان اور کفار کسی کو نہ بہکا تے
 تو ہر آدمی اپنے پیدایشی دین پر رہتا یعنی شریک نہ کرتا اور حلال چیز کو بدو نہ کرتا کسی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ جوان
 کے نام پر ساتھ چھوڑتے اور اس کا کھا نام حرام تھے سو فرما کہ یہ شیطانی بات ہو کہ حلال کو حرام کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہو کہ
 نذرینہ کے لئے کہ جو کچھ عورتیں اچھے کا بھی ہیں بدو فی آخر ہوئے دکھانا حضرت فاطمہؑ کے ساتھ کہ کھانے کو مردوں کو نہ دیا ہرگز
 درست نہیں یہ بھی شیطانی بات ہے کہ شرع میں اس کا کچھ حکم نہیں ہوا جو ہرگز نہ کہ لایستی یعنی بعدنی و یوفری بعدنی و یوفری
 انا خیر من یوسف بن یوسف بن مثنیٰ سلم میں ابوہریرہؓ روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ میرے بندے کو لائیں نہیں جو کہ اس کا کھانا
 بن گئی ہے ہر ہون **ف** حضرت یوسفؑ سے بدو نہ کھانا اپنی قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی ان کو بے صبر جان کر اپنے نہیں ہر کسے
 تیسرے درست نہیں ہوا سے کہ یہ غیر ہون کوئی تر نہیں ہو سکتا ہر **ابوہریرہؓ** مَآ اَنْعَمْتُ عَلٰی عِبَادِيْ مِنْ تَعْمِيْرٍ اَوْ
 اَصْعَمٍ فَرَفِقْتُ مَعَهُمْ اَوْ كَافَرْتُ بَعْضُكُنَّ النُّكُوبُ وَاِلَّا النُّكُوبُ سلم میں ابوہریرہؓ روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا خدا فرماتا ہے
 میں اپنے بندوں پر کوئی ایسی نعمت نہیں دیتا جس کے بعض سے بدو نہ کرے ہون کہتے ہیں فلاں سے سنا ہے نہ پانی پرایا اور فلاں سے
 سب پانی رسا **ف** یعنی میں نے تو خدا پر سنا ہے اور نادان لوگ اس کو تارے اور کھت کی تاثیر سے جا کر خدا کا شکر نہیں کرتے
خ **ابوہریرہؓ** رَفَقَ مَا دَلَّ عَلَيْنِيْ يَتَّقُ بَدَلِيْ بِاللَّهِ اَفَلَا حَتٰى اَحْبَبْتَهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَحْرَهُ
 الَّذِيْ يَمْسُكُ بِهِ وَبِكَهْ النَّبِيُّ يَطْلُبُ بَهَا وَرَجَلَهُ الَّتِيْ يَشِيْئُ بِهَا دَلٰلِيْنَ سَاكِنِيْ لَا عَظِيْمَتُهُ وَاِنْ اسْتَعَاذَ
 لَا عَيْدَ تَكُنَّ عَمَارِيْ میں ابوہریرہؓ روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میرا بندہ جو میری نذر کو بے نفع عبادتوں کے واسطے سے جا کر تارے
 ایمان نہ کہ میں اس کو جو اپنے لگے ہوں تو میں اس کا کان ہو جا یا ہوں جس سے سنا ہے اور اس کی آنکھ ہو جا یا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور
 اس کا ہاتھ ہو جا یا ہوں جس سے پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جا یا ہوں جس سے چلتا ہے اور اگر مجھے وہ کچھ لگے تو مقرر میں اس کو دوں اور اگر
 مجھے نہ لگے تو البتہ اس کو پناہ میں لکھوں **ف** اس حدیث میں اس مقام کا بیان ہے جو کچھ علم سلوک میں خفا فی اللہ اور بقا باہد
 کہتے ہیں اس پر یہ معلوم ہو کہ بندہ بکثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اس کے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان ہاتھ پاؤں کا حافظ
 ہو جا یا ہو گا ہوں ان کو نہ رکھتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت والی پر اس کے کان اور آنکھ اور ہاتھ بھی
 زیادہ تر متوجہ ہوا لیکن تحقیق مطلب یہ کہ جب محبت الہی نے بید پر پیدا کیا لاوا اور کھانا سو کسی چیز سے تعلق اور دوستی نہیں ہوتی
 اور جو محبت الہی کے کوئی آرزو اور تمنا اس کے دل میں نہیں بل بانی تو کوئی کام حسین علیٰ مرضی ہوا اس سے نہیں سکتا آنکھ کان ہاتھ
 پاؤں مرضی نہ کہ نالہ ہو جائے ہیں بے اس کی مرضی کسی چیز کو دیکھ نہ کوئی بات کو نہ تو ایسے عودہ وجہ حاصل کرنے کا طریقہ اس سے
 میں اشارہ فرمایا کہ وہام نوافل سے حاصل ہوتا ہے یعنی جب بندے نے جا کر تہ کیا اور خدا کی نزدیکی کا ہون عبادت کوئی طریق نہیں ہے
 اس واسطے وہ عبادت پر کرنا ہوتا ہے اور عبادت دوسری فرض اور نفل اگر فرض عبادت تو ہر وقت میں نہیں ہوتی کہ اس کے وقت غرض
 ہوں مشتاق ہے اسے اور قوتوں میں جو فرض خالی ہیں بے شغل اور خالی نہیں ہوا اس واسطے اور خالی قوتوں کو نفل عبادت سے معلوم
 رکھتا ہے جب چند تکمال شوق اور طول سے اسی طرح نوافل سے مستعد ہوا تو ہر وقت کے مقبول درگاہ صدی اور محبوب الہی ہو کر

4149

416.

4121

۲۲۳۱

فی حدیث

۲۲۳۲

اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالداروں پر جس قدر کہ اور لوگ مال میں سے کم کرنا اور اپنے مقسم پر نہ راضی ہونا مال کی طلب میں حرام
 کاموں کو اختیار کرنا **ابو بکر** **اللہ تعالیٰ ظلمت نفسی ظلمًا کثیرًا** **وَلَا يَقْبَلُ لِلذُّلُوبِ إِلَّا أَنْتَ فَانْقِرْ لِي مَغْفِرَةً**
ثُمَّ عِنْدَ إِذْ وَاصَحْتَنِي لَأَنْتَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ہماری اور مسلمین ابو بکر صدیق سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا اے نبی
 ہی جان پر تم کہا بہت سام اور گناہوں کے زمین میں تناسل سے جو سب سے پہلے ہو کر مملوئے باس کی حضرت ابو جہر بن عمر کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو
 نہایت مہربان **عوف** صدیق اکبر سے روایت ہو کہ میں نے کہا کہ یہ بڑا بھلا ہے جس کو میں اپنی نماز میں پڑھا کروں جسے تم
 مملوئے دعا بدلتا اور دعا بدلتا **هَلْ لَكَ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَذَابٌ** **اللَّهُ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ** **اللَّهُ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ**
قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ** **يَا أَيُّهَا النَّاسُ**
 فرمایا کہ اے نبی میں نے پہلے فرمایا کہ جو شخص تم کو دعا دے گا یا جو شخص تم کو دعا دے گا یا جو شخص تم کو دعا دے گا
 اول مجھے اس کی بوجہ ہوئی حضرت اور وقت فرمایا جب حضرت کے سامنے کوڑوں سے مارا ہوا سیاہ بھوئی نکلا پھر حضرت کو اس کا حکم دیا کہ تم
ف حضرت کے سامنے کلام خودی ہے کہ کوڑوں کی مار بھی تم کو نکلا حضرت ہو دیوتا پوجہ نہ دے مار کی کتاب میں حرام کاری کی یہی حد
 یہی خبر ہو دیوتا کہ ان کی حکم کی حضرت نے ان کا کہ کوڑوں کا جس کا اینچ کوڑیا تھا اور اس فرمایا کہ میرے گناہوں کی قسم دلاؤ ان
 جسے سو ہی ہو دیوتا کی کیا تماری کتاب میں لکھی ہے کہ کوڑوں سے مارنے اور کلام خودی کو چھوڑ دینا کہ میں نے یہاں تک کہ کوڑوں سے
 بڑی قسم نہ دلاؤ تو میں نے ہر حقیقت ان سے کلام حرام کاری کی ضرورت میں سنگساری ہو لیکن جب ان کے پاس ان کے ان لوگوں میں نہ تھے تو ان لوگوں
 ہا یا بھول تھا کہ ہم نہیں اور صرف کو اگر حرام کاری میں کرتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو کرتے تو اس کو سنگسار کرتے پھر جسے
 آپ میں صلح کی کہ لاؤ ایک چیز ہر کریموں کے شریف و کمینے پر ہر کیا کریں تو یہی صلح حضرت کی سنگساری کو عرض کوڑوں کی مار اور
 مونہ کا لاکر دینا ہوا کہ پھر ہو دیوتا حضرت سے تخفیف چاہی اپنی سنگساری نہ ہو حضرت ان کی بات پر کچھ دھیان نہ کیا اور اس کو سنگسار
 پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یوں ہے کہ جب ہو دیوتا سنگسار کے حکم کی سنگساری کے بعد ابن سلام نے حضرت کے
 تو یہی سنگساری کا حکم جو جو تیرتنگوں کی تو ہو دیوتا سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھ دیا عبد اللہ بن سلام نے دعا کا تھا ہاتھ رکھ کر
 اوس آیت کو پڑھ دیا پھر حضرت کو اس کو سنگسار کروایا **هَذَا مَا فِي عِبَادَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِيبُ إِلَيْهِمْ** **اللَّهُ هَذَا مَا فِي عِبَادَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِيبُ إِلَيْهِمْ**
هَذَا مَا فِي عِبَادَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِيبُ إِلَيْهِمْ **اللَّهُ هَذَا مَا فِي عِبَادَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِيبُ إِلَيْهِمْ**
 فرمایا کہ اے نبی یہ حدیث کہ ابو ہریرہ کی مان کو الٹی اپنے پاس سے کہ کوڑوں کی مان کو پکار کر کہنے اپنے ایمان اور نہ تو ان کے نزدیک اور ایمان داروں
 ان کو تو ان کے نزدیک پکار کر کہنے **ف** اصحاب میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ میری مان شرک تھی میں اوس کے کہا کہ تمہا کو مسلمان ہو جاؤ
 ایک بار حضرت حق میں اسے کہی کہ تم کو نہایت بُری معلوم ہوئی سو میں حضرت کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا کہ یا حضرت میری مان کے وسط
 دعا کیجیے کہ خدا اس کو بدایت کرے حضرت نے دعا کی تو یہ حضرت کی اس دعا خوشی ہو کر نکلا جب میں اپنے گھر کے دروازے پہنچا تو میری مان
 نے میرے جوئے کی چپ کی کو کھائی ابو ہریرہ نے لکھ لیا اور میں نے اپنی کی آواز میں سوا سے غسل کر کے جلد تھی لپٹے پہنچے دواؤں کو کھولا اور
 ہوں کہ کہا کہ ابو ہریرہ **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ** **وَمِنْ جَمْعِي كَلِمَةٍ** **رَوَاهُ ابْنُ أَبِي**
 حضرت میں پہنچ گیا اور چال کہا تو حضرت نے اچھو لہ کر کہ فرمایا کہ بت اچھا ہوا یہ حدیث مجھ پر کہ فرمایا حضرت کی دعا قبول ہو گئی

۲۲۳۳

فاطمہ ہرگز جب یہ سنا تو گھبرا کر حضرت کی پیٹھ سے اوسکو اوتارنا نہ فرمائی اور نہ ہی یہ دعا دی کہ اے اللہ! میری بیوی کو کفر سے روک دے۔
 موزون کا منسل نام لیا چنانچہ وہ لوگ جنگ بدر میں گئے اور کوفہ میں بیٹھے گئے لیکن امیر بنی غنم حضرت کے ساتھ نہ رہے بلکہ ہجرت کر کے
 جا کر گویا اور جو مصنف نے کہا کہ اساتذہ خاص عمار بن عبدلہ یہ بات خوب نہیں مبنی اس واسطے کہ کتب میں عمارہ کی موت حبش کے
 ملک میں تھی واللہ اعلم ابن عباس کہ اللہم فقیہ فی الدین زاد ابو مسعود وعلیہ السلام وعلیہ السلام وعلیہ السلام
 لہ کما وضع لہ وصوفی کا بخاری اور مسلم میں عبدلہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اللہ! میری بیوی کو کفر سے روک دے
 ابوسعود وعتف نے انہی روایت اور زیادہ کہ لا اور اوسکو قرآن اور حدیث کا یہ سیکھنا ہے یہ دعا حضرت نے عبدلہ بن عباس کے واسطے
 جبکہ انھوں نے حضرت کے واسطے وضو کرنے کا پانی رکھ دیا وہ اسی دعا کی برکت سے عبدلہ بن عباس کو کچھ بچا جو قرآن کی تفسیر کی
 اکثر روایت ہے روایت ہے ابوسعود اور حضرت کا نام ہے جسے سند کہ کتاب جامع قیاس اللہم کلا علیک کلا علیک کلا علیک کلا علیک
 فانظر لا اکتدار واللہ کجی بخاری اور مسلم میں یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اللہ! میری بیوی کو کفر سے روک دے
 بخشید انصار اور معاجرین کو ف جنگ خندق میں معاجرین اور انصاریہ نے گرو خندق کھودنے کا حکم دیا کہ تھے دیکھتے تھے ان کے
 باقی احمدا علیہ السلام ما یقینا ابد ایسی جہنم سے بہت کی جہاد یہ حدیث ہے کہ ہر مذہب کے پیغمبر کے ساتھ جہاد
 یہ دعا فرمائی یعنی تاکہ زندگی کچھ حقیقت نہیں مگر یہ روایت کی تو اہل انکسفر کے تو وہ ان کی زندگی کا لطف دیکھا وہیں ہر عبد اللہ بن عباس
 اللہم صرحت القلوب صرحت قلوبنا علی طاعتک وسلم عبدلہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اللہ!
 اے لوگو! میرے لئے یہ دعا ہے کہ ہر دلوں کو اپنی طاعت پر عبد اللہ بن عباس نے اے اللہم صرحت القلوب صرحت قلوبنا علی طاعتک وسلم عبدلہ بن عباس
 اہم الاخراب اللہم اہم مہرود لہم ودعا علیہ علی الاخراب بخاری اور مسلم میں عبدلہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اللہ!
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اللہ! میری بیوی کو کفر سے روک دے اور اس کے لئے دعا ہے کہ ہر دلوں کو اپنی طاعت پر عبد اللہ بن عباس نے اے اللہم صرحت القلوب صرحت قلوبنا علی طاعتک وسلم عبدلہ بن عباس
 اور ان کے لئے دعا ہے کہ ہر دلوں کو اپنی طاعت پر عبد اللہ بن عباس نے اے اللہم صرحت القلوب صرحت قلوبنا علی طاعتک وسلم عبدلہ بن عباس
 نہایت سزاوارتہ کہ ہر دلوں کو اپنی طاعت پر عبد اللہ بن عباس نے اے اللہم صرحت القلوب صرحت قلوبنا علی طاعتک وسلم عبدلہ بن عباس
 ومن قول من امر ائمتی شیئا فاقول بہم فان فیہ سلم حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اللہ! میری بیوی کو کفر سے روک دے
 اس پر کسی کام کا یہ دعا ہے کہ ہر دلوں کو اپنی طاعت پر عبد اللہ بن عباس نے اے اللہم صرحت القلوب صرحت قلوبنا علی طاعتک وسلم عبدلہ بن عباس
 ف مسلما بنی کا وہ لازم ہے کہ ہر دلوں کو اپنی طاعت پر عبد اللہ بن عباس نے اے اللہم صرحت القلوب صرحت قلوبنا علی طاعتک وسلم عبدلہ بن عباس
 صابر اللہم ولیدیدہ فاعفی عنی جلالہ من دوس ہاجر مع الطغلی بن عمرو والی مدینہ والی المدینہ
 فاجنواھا فاحذر مشاکص فاعفی عنی جلالہ من دوس ہاجر مع الطغلی بن عمرو والی مدینہ والی المدینہ
 ہاتھوں کو جو بچیں یہ یعنی اس میں کہی مغفرت جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو والد دوس کے ساتھ بیٹے میں ہجرت کر آیا تھا سو
 وہ ان کی ہوا اوسکو با موافق پڑی تو اسے چوڑی کا سیون بنی اپنی اوگلیوں کو دسیان والے ہر دلوں کا وہ سو دیکھا وہ صابج بن
 جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے بیٹے کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ اپنے لئے بھی ہجرت کی شینہ میں نہایت بڑا ہو گیا وہی طغلی بن
 اپنی اوگلیوں کو جو کٹاٹے انھوں نے ہر دلوں کو دوس کے ساتھ دیکھا تو طفیل نے اوسکو خواب میں دیکھا کہ اس کا ربا بن اوس کا اچھا ہے کہ ہاتھوں کو

۲۲۵۳

بقرہ ایک
آلہ صومرا

۲۲۵۴

۲۲۵۵

۲۲۵۶

۲۲۵۷

۲۲۵۸

خاتمة الطبع خدا ہی کو حمد و ثناء اور سزا و نعت کے لائق احمد مختار ہے اور اسے ہماری ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا ہے جو ان کے
 اس کے مضامین کی احادیث میں صاف بتایا ہے یہ بھی جو باتیں کہ ہماری سمجھ سے باہر تھیں بزرگانِ کمال اللہ اور اوصیائے خدا کی روایت سے
 کھلی ہیں اور میں کو نہیں کو قرآن پر عمل واجب اور جانا احادیث صحیحہ کا لازم ٹھہرتا ہے دین خرد اور ہونے کے جسے بچپن سے اسلام
 ضرور پاتے ہو یا رسول اللہ کوئی حدیث کہ کتابِ حدیث اور جو عربی نہایت توفیق اور وہ ترجمہ مطالعہ کرنے میں رت میں جاسے کہ
 کوئی کتاب تفسیر ہو اور احادیث اس کے صحیح اور سید ہو دین کا بیان ہو اور تہمی ارکانِ اسلام کی تصریح اور اس کے ساتھ صاف ترجمہ بھی لکھا
 آپرینے والا احادیث صحیحہ کو دل سے شائق اور سنا ہو ایسی کتاب ہو کہ محققہ الانبیاء ترجمہ مشارق الانوار کے کوئی نسخہ اسی لیے
 جناب حاجی محمد حسین بنغور اور برادر عظیم محمد مصطفیٰ خان جبریل کے کتابچہ پانی حق یکہ اور ان دونوں نسخوں سے مسلسل ان کو پڑھا
 فیض ہوا اور لوگوں کا بہت مطلب نکلا اور اب اعلیٰ ان دونوں کو پڑھا پھر پڑھ دیکھ دیکھتے علی کریم آباد میں سچ کوئی نسخہ نہیں
 اور مسلم ان کو اس کا شوق بہت تھا یعنی جناب سید امداد العلی صاحب بریلوی سلمہ اللہ اور ابوالفتحی نے اس کو اس کے
 اور کئی طبیعت ہو اور دیگر بھی سلمان کی اور کئی طبیعت ہی اس سید وار حجتانہ زمانہ محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد و شجاعی
 کو اس امر خبر کے پچھلے کی ترغیب یعنی اس کے چاہنے کی فرمائش کی کہ یہ پوچھتا ہے نسخہ حق یا یہ جو حق ہے اس کے مقابلہ ہوا جو ان کے لکھا
 اور کو بہت طالب کرنے کے بعد اسے حلیے پر بطور نسخہ لکھا اور وہ چند نسخہ جن اور ان نسخوں میں یاد دہانی میں وہ اندر کتاب کے پڑھائیں اور
 اور یہ سوا علامات نسخے کے ہند سہو احادیث پر مرتب ہر سومری واسطہ نشان کے نہیں لکھا بلکہ رقم سیاق اور کائنات کی کہ انہی
 کتابیں طرح مرتب اور طبع ہوئی اور ان میں کوئی حالت نظر نہ رہی نہیں ہی فقیر نے حسب فرمائش خطی موضوع کے اس کا چھاپنا
 شروع کیا اب زمینان المبارک سلطہ ہجری ہجریٰ اور اس کا مطبع نظامی واقع کانپور میں تاجی کو پوچھا ملاحظہ فرماتے
 اس پر کہ جیسے کتاب کے مطالعے سے فائدہ اٹھائیں فقیر اور اس کے چھپنے کے مددگاروں کو بے عافیت درجہ دارین یاد فرمائیں

قطعہ تاریخ نتیجہ زیر فکر آسمان فعت منشی محمد علی خان متخلص بکیمت

طبع فرمود عبد الرحمن	بہر احباب تحفہ الانبیاء	مرحبا اقرب من جنة اوالہ	صفت کردہ اندران زودینا
بمش جہان دیندار کی	نیت خیر دار دازہ کار	حسن اخلاق نیکاد وصالہ	نقوان کرداد کی زہرار
شکوہ شکر از تو ہوا	مع فہرست نوشدہ طیار	وہ چه فہرست روشن مرآت	وہ چه فہرست دیندار انظار
وہ چه فہرست و نامی حدیث	وہ چه فہرست کاشف المرار	حسن رکبہ و بر و لطیف	برہ بردار داز رخ آثار
ہر صحتی کہ خواہی اخذ کنی	ہر بانیکی اندر دست برار	خوش اخلاق و شاد و خوش قطع	خوشخو و خال مجور و یگلا
مسطحان بصفی صفا فاش	زلف پیچیدہ بتان بغداد	مدنی رفت در گمارش او	باجہ سعی و کوشش بسیار
سوز گشت پیچیدہ گشت و گشت	اکو اور زبان شود بیکار	یار بیان نسخہ کہ شدہ مطبوع	با و مطبوع طبع ہر دیندار
بوی سانس شام ختم گشت	خبر کن کردہ چون سیم ہمار	مجموع محبوب دابر مطبوع	شہد مرتب مشارق اللوآ

وہ جو کہی خاستے پر
 واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب بھی ہوئی طبع نیک می کی ہو و دستخط متمم کے لیے گئے

محمد علی خان متخلص بکیمت



[illegible]

فهرست بعضی از فوائد و مطالب این کتاب که اهل دین را شوق دریافت آن اکثر باشد

۱۰	تحقیق معروف بدعت و ذکر بعضی از بدعتها	۲۷	ثواب پرورش دختران	۴۷	تخذیر از لذات دنیا
۱۷	فضیلت سهل طلبی قرض معاف نمودن	۲۸	ثواب حاجت روائی مسلم	۴۸	خبر ضعف اسلام بشارت مستحل بن
	بعض آن	۲۹	ثواب دعای اذان	۴۹	بیان علامات عشق قبل ازیامست
۱۷	فضیلت جنت اذان بشارت یقین کبر	۲۹	اعادیت فضا اهل تسبیح و تحمیل	۵۰	فضیلت صدق و نیت کذب
۱۷	بشارت تعمیر مسجد	۳۰	ثواب عبادت شب قدر	۵۱	علی خیر سبب کشایش زرق است
۱۷	بیان برای سیکه خود را بدست خود بکشد	۳۱	بیان اقسام شهادت	۵۲	پشت ناکه حضرت
۱۸	فضیلت نیت مال اگر چه کمتر باشد	۳۲	تاکیه عمو کرمان حقوق العباد	۵۲	فضیلت صدق الکره رضی الله عنه
۱۸	فضیلت حضور مساجد نمازگزاران	۳۳	بجزندای تعالی قسم دیگری روایت	۵۲	عدم مواخذه بر وسوسه و قول فعل
۱۸	دعای پیداری نسبت فضیلت نماز تجمیع	۳۳	تحقیق متعه و بیان جواب شبهات	۵۳	دلیل فرضیت سلوک برادری
۱۸	فضیلت نماز جمعه با آداب	۳۴	در نیت تعریف دعا حنی بیان طریقه صحیح	۵۴	فضیلت صدق الکره رضی الله عنه
۱۹	فضیلت ثواب وضو	۳۵	بیان حقوق همانی عسایه تا کی گفت	۵۴	معجزه انبیا فتوح اسلام
۱۹	فضیلت حضرت عثمان رضی الله عنه	۳۵	امتناع زرد شیر و جوهر و تخته زرد و غیره	۵۵	بیان فرضیت احسان
۱۹	فضیلت حج مبرور	۳۶	امتناع زرد و منوعه	۵۵	بیان حجت الهی بر مؤمنی کافرین و منافقین
۲۰	بیان عذاب قسم دروغ	۳۷	دعای مسافرت و در و در منزل	۶۱	نفع اهل اعیال داخل صدقات است
۲۲	بیان ثواب ایوانی عذاب اگر نگردد گناهان	۳۸	مصیبت مورخ طاعت حجت الهی است		بشرط نیت ادای فرض
۲۲	بیان عذاب باغیان اراکان جماعت	۳۸	فضائل یاری و امداد مسلم	۶۱	فضیلت حاکمان عادل
۲۲	بیان ذوق نبی عن المنکر	۳۸	بیان افعالی که بخیال است با فضیلت	۶۲	در علاج جمیع و قسط لطیفی کویت
۲۳	بیان عذاب سوال بی حاجت	۳۹	بیان جنگ احد	۶۵	بیان لشکرین و کافرین لغت
۲۳	بشارت طلب نمودن دنیا	۴۰	بشارت بدست بر عثمان رضی الله عنه	۶۸	نصائح عام در حجت الوداع
۲۴	تواریخ امریکه شاهره و شاهره و شاهره	۴۰	بیان جنگ بدر	۷۰	قرقران انبیا و عباد و اهل در قرقر
۲۵	بشارت کله گویان	۴۱	بشارت مجاهدین	۷۲	معجزه انطباق خبر آینه
۲۶	دلیل وجوب قنات فاتحه و عدم فرضیت	۴۵	حرم تصویر سازی امتناع شدنی در مکه	۷۵	در تعریف علم و تامل
۲۶	ثواب درود خوانی	۴۶	درین مرجع مؤمنان بشارت بیکدیگر	۷۶	بیان مال در ونگو بیان که وضع احادیث
۲۷	ثواب نماز سننهای پنجگانه		کفر جبرت لمبوی مدینه باید کرد		ره اندوه آئینه آفتیش از ادب
۲۷	بیان عذاب مهورین	۴۶	تحقیق تقوی	۷۷	فضیلت حفظ نور و نام باطنی از بی باطنی

۷۸	بیان وسعت رحمت الهی	۱۲۷	سجده انبار آینه ظهور آتش مدینه	۱۵۷	مسائل عذاب است میرا المسلمین
۷۹	فضیلت کراکلی برکت محبت اهل البیت	۱۲۷	سجده خبر آینه	۱۵۹	تحقیق جهنم دو وجه حصه امیرالمومنین
۸۳	فضیلت صدیق اکبر رضی الله عنه	۱۲۸	خبر فتح سلسله طینیه قبلت و طهر حضرت	۱۶۰	بیان حال مومن کافر خیر خروج روح از بدن
۸۴	ذکر خوارج		امام سید ذوالعزت علی السلام قول	۱۶۱	مسائل دعوت و لیدر و غیره
۸۶	قصه حضرت موسی و خضر علیهما السلام	۱۲۹	بیان طهرت مومن فی غلبه کفر و در نصار	۱۶۲	ذکر خواب پریشان
۸۸	بیان تحمل عفو آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم	۱۳۰	ادب خوراک پوشاک و غیره	۱۶۲	امتناع گفتگوی آیات تشابهات
۹۱	دلیل ختم نبوت	۱۳۱	سجده برکت طعام	۱۶۵	فضیلت درود و فضیلت حضرت جعفر علی
۹۲	دعای حضرت در بار پناهی مقبول	۱۳۲	ترغیب عبادت و منع بخل	۱۶۷	سجده فی خروج ایران و دم و وقوع حوادث
۹۵	سجده سلام نمودن سنگ	۱۳۳	بیان عدم مرگ پیران در قفسه زندک	۱۶۱	سکاست کعبه نبوت بر نفع آن بانی
۱۰۰	فضیلت اصحاب بدر	۱۳۴	دعای محبت آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم	۱۶۲	طعن بر شکری و غرور
۱۰۳	تبدیل ایسی سبب تبدیل کرم	۱۳۵	سجده زیارتی آب	۱۶۴	سجده ضریح روم و ایران
۱۰۵	نکاید گاه پادشاهان برای اولاد	۱۳۵	تقدیم محبت آنحضرت بر محبت پدر و پسر	۱۶۴	نار استخاره و دعای آن
	وزیاده از سوم حضرت نکردن	۱۳۷	دعای محبت انصار	۱۶۷	استحباب قرآن بخیرش الحان خواندن
	و سجده خبر آینه و دادن همچنان	۱۳۸	عدم جواز قتل مسلم بکریه صورت	۱۶۸	فضیلت عشره ذبح
	واقع شدن در محاصره ای همچون جریح	۱۳۸	بیان حکم آنحضرت با وجود قدرت انتقام	۱۶۸	بیان کمال شجاعت آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم
۱۰۷	سجده زیاده شدن آب	۱۳۸	عدم جواز سفر زن الا با محرم		و زیاده شدن آب بطبی القدم
۱۰۸	سجده خبر آینه و طهارت آن	۱۳۸	دلیل حرمت سوگ	۱۸۱	ذکر است بودن برادر و برادرش
۱۰۹	بیان امامت صدیق اکبر علیهما السلام آنحضرت	۱۳۹	بیان حقیقت غرور و جواز خوش لباسی	۱۸۱	دعای نرم زانوی و ذریت خلعی
	صلی الله علیه و آله و سلم	۱۴۲	فضیلت توطن و برکت کشتی آنجا	۱۸۲	ریشه بدعتی که پیغمبر از زمان سیادت
۱۱۰	بیان فضیلت آنحضرت از حدیث و تخیل	۱۴۳	در بیان حقیقت تبارک و تعالی اهل سنت	۱۸۳	و بیان فضیلت اعجاز قرآن مجید بر معجزات
۱۱۲	براکت امت سابقه در جانب و آس	۱۴۴	فضیلت فاکرین		انبیای سابقین
۱۱۳	کیفیت محم و جواب از حقیقت	۱۴۷	بیان اسمای خلاف شرع	۱۸۴	در عذاب تارکان زکوة
۱۱۴	حیله دفع ربا با دخال جنس دیگر	۱۴۷	امر گمان نیک داشتن وقت مرگ	۱۸۵	در عذاب کفر زکوة و بیان حقاقت بنیاد
۱۲۵	قصه فدک عدم مرگ پیران علیهم السلام	۱۵۰	بیان حرمت آلتی بر مسلم نیکو کار		و فضائل مسلمانان
۱۲۵	بیان انصاف بر تو که در آن قطع میشود	۱۵۱	مسائل سنگ شکاری	۱۸۶	فضائل وضو
۱۲۶	جواز خوردن و شادی فی حق غلبه بر غیظ	۱۵۲	ادب طعام خوردن	۱۸۷	بیان تقدیر و عمل بنده است عمل با تقدیر

۱۸۷	ذکر کرب از وضو	۲۳۳	عرق آنحضرت مثل عطر خوشبو دار بود	۲۵۹	فضیلت صبر
۱۸۸	نماز پنجگانه در کنار گنبدان	۲۳۵	بیان از سر بر آنحضرت نه انتقام گرفتن	۲۵۹	قصه تنگ آمدن و امارت اجماع و دلیل
۱۸۸	بیماری و تکالیف لغاه گنبدانست		از سحر با وجود قدرت		خلافت صدیق اکبر که اجماع حاصل شده
۱۸۸	ثواب درخت نشانیدن	۲۳۷	خوف آنحضرت از سحر و ابر	۲۵۷	بیان مول علی بن ابی طالب که قصد و محبت
۱۹۰	شناعت اهل طاعت بدعت کوش و مجاهد	۲۳۷	نکیده تکرار آن همیشه و زود نشستن		در کدام روز با دست راست و کدام ممنوع
	نمودن بایر نشان		غفلت که بسبب نسیانست	۲۵۸	بیان روز نهم و دهم محرم
۱۹۱	زکوة و جبهه تقصیر مال نیست و غنم	۲۳۷	فضیلت عمر فاروق رضی الله عنه	۲۵۹	خیریت قرون گذشته و ظهور و بدیانی بعد آن
	سبب زلزله	۲۳۷	بیان کسانیکه حضرت عمر را دشمن و دشمنی		و بیان حقیقت بدعت
۱۹۱	معجزه زبانی و شیر	۲۳۷	فضیلت عمر فاروق رضی الله عنه	۲۶۱	فضیلت روز جمعه بحسب خصوصیت
۱۹۷	اقتضای حضرت پیر صدیق اکبر	۲۳۷	فضیلت بن عمر فاروق و اشاره و حکایت		بنوع انسان
۱۹۸	امکان تمهید یا نفاق که ادوا و تحلیف		ایرانشان	۲۶۲	کالی در نماز عشا و فجر و نماز عطلات
	و ریاضت است آخر ملکاتش عادت	۲۳۷	بشارت بهشت فاروق عظمی را		نفاق است
۱۹۹	بیان حجاز سر و مشروط	۲۳۹	قصه معراج	۲۶۲	فضیلت دوام عبادت
۲۰۰	فضیلت صدیق اکبر رضی الله عنه	۲۳۷	در زنت ربهی که بعد و غرور و بخت کشد	۲۶۳	فضیلت اعتدال در عبادت
۲۰۱	مثیل آفتاب بساعت یعنی گهری	۲۳۷	ممانعت قرار دادن حجر قبور را و نهی از انکار	۲۶۷	گناه پوشیده را بنای عبادت بر ساخت
۲۰۲	فضیلت ایمان و جهاد		شرک بر قبور	۲۶۷	اعانت مردم بر صدقات اهل بیت
۲۰۹	فضیلت اصحاب که در غنای از بخت کرده	۲۳۷	اتفاق و شهادت الدین و حج برای خیر و احوال		اقسام صدقات
۲۰۷	بدون ایمان برادری با غیر یکبار نمی آید		ایمان و توفیق نبی و ائمه و اهل بیت بر اهل بیت	۲۶۷	بیان فعل و آثار و فصل اصحاب
۲۱۱	معجزه خیر و بد و جود و نفع و ابرار دفع	۲۳۸	در مصیبت طاعت کس نباید کرد	۲۶۳	بیان بعضی از کیفیات معراج
	قطع الطریق در غرب	۲۳۸	قصه سید کذاب	۲۶۷	امکان بودن بیک وجود و صدق نبوت آنحضرت
۲۱۲	فضیلت حضرت قمری علی و در شب	۲۵۰	فضیلت ایمان فارسیان بیان بارگشتی	۲۶۳	حدیث شفاء تحقیق اینک شفاء حضرت
۲۱۳	حاجت سوال در دست قدرت		و در برین نشان		بر شش قسم است
۲۱۴	تتمت گفتار ایشان به تهنیت علیها السلام	۲۵۱	امروز که در غم وقت هیچ و شر و عدم	۲۶۵	فضیلت ذکر کلمات اربعه
	الکفر زانی و روز خیا سبب گشتن		وزن کردن وقت خرج	۲۶۵	بیان کاشانی بر زمین هم مسافرت و خروج
	و ناشکری شوهران	۲۵۲	گواه بر دمی و قسم و دعا علی لغاه ملک و ملک		و وقوع آن که از همه معجزات است
۲۲۰	نکیده طلب طلال	۲۵۳	فضیلت سواک پنجگانه کردن	۲۶۹	بیان آنحضرت برای آنکه از نماز و خوشن بکلی

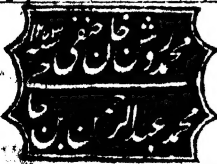
۲۸۷	دلیل فرضیت جمع	۲۹۵	فضیلت سیدکامهر از آنست که نواب یک	۳۲۳	مؤمنان با پیش از جهاد اندیش بر یکدیگر داشتند
۲۸۷	دلیل حقیقت خلافت صدیق اکبر رضی الله عنه	۲۹۵	زبانش می پیچید	۳۲۳	حقوق را مهیا
۲۸۹	حدیث جبرئیل و دوران حقیقت اسلام	۲۹۷	بشارت محبت خدا و رسول	۳۲۷	دلیل سیادت آنحضرت از انجیل
۲۸۹	و ایمان و احسان که عبارت از تقوا	۲۹۹	و ترک گفت ست و سه جماعه	۳۲۷	جواب اعتراض نصاری بر جهاد و انبیا
۲۸۹	و درویشی ست مذکورست	۳۰۳	حقیقت غیبت	۳۲۷	غیبت آنحضرت از زبور
۲۹۱	در بیان خلوص نیت و خدمت ریکاری	۳۰۳	است محمدی نصف اهل بهشت خواهد بود	۳۲۸	اجتماع این اوقات جهت اتمام بار خدای عزوجل
۲۹۳	بیان آنکه کل شیخ و توفیق برکت پیغمبر است	۳۰۳	دلیل امتناع محض تغریه داری	۳۲۹	نوافل شرط بشناختن ائمه و صلوات طلال نبأ
۲۹۳	قصه لعان و لیل بن امیه	۳۰۵	حدیث عسید که در وقت شهورست	۳۳۰	بیان حقیقت حضرت بر است خود که دعای
۲۹۳	که است جرس و گنگو	۳۰۷	و روشن گنایان از نماز چنگا نه	۳۳۰	یقینی الا عاجبه را بر برای شفاعت و شفا
۲۹۳	جواز فریب و رنج	۳۰۷	حدیث و الیدین نبأ است آنحضرت در آن	۳۳۰	دخیر سواست علی علیه السلام
۲۹۷	بیان حقیقت را یعنی سود و بیاج	۳۰۸	بیان قرائت صد بار سبحان الله گفتن	۳۳۰	و شورت عیب اهل محامد بیان کردن
۲۹۷	بیان و یای صالحه و خواب پریشان و	۳۰۹	تسبیح غفلت که برای دفع عاجزگی مانده	۳۳۰	جائزست
۲۹۷	اینکه خواب نده قسمست	۳۰۹	موجبست	۳۳۰	در یافتن ذکر می خاک کردن با کفایت
۲۹۸	فضیلت حاجت وائی محمدا مان	۳۰۹	بهشت که صفا و دروغ مقام کمال است	۳۳۰	عمل بدین تعلیم بجز اهل سنت نصیب
۲۹۹	بیان نافع و غیر یعنی کل شیخ که دوا می آید	۳۱۰	احمال گنا که محو خطایا و دفع درجاست	۳۳۰	دیگری نیست
۲۹۹	و جل شریفه بعضی از ائمه و ائمان که دوا می آید	۳۱۲	فضیلت فاطمه زهرا علیها السلام	۳۳۰	حرمت لباس با یک برای زنان
۲۹۹	چگونه اوضاع را در اسفید خواهد بود	۳۱۲	بیان حرمت سجده زبور	۳۳۱	ملاوت یا ان چیز نیست بیان حکایت
۲۹۹	اعتبار بر سر براندای صیبتست	۳۱۵	توم شدن با حق از کثرت قیامت	۳۳۱	محبت خدا و رسول
۲۹۹	بیان کفایت معاصی	۳۱۵	مشکات کردن شتر حیض آنحضرت آنوقت	۳۳۱	بهدای رسوم ابدیه قابلیت درین است
۲۹۹	بیان ضیافت	۳۱۵	بر حیوانات	۳۳۱	ملاوت خلق و تسبیح ستنا فقین
۲۹۹	فضل طهارت و تحمیل و بیج و نماز و زور	۳۱۹	فضیلت ذاکرین	۳۳۱	جو اقبل و بیج باز و مودی و در حرم نیز
۲۹۹	و صدقه و صبر و قرائن	۳۲۰	بتر صبح و خوف صحت و امید زندگی	۳۳۱	بیان جفت کس که در قیامت بر سر ایستاده اند
۲۹۹	جزای حج و عمره و بهشتست	۳۲۰	ذکر در حالت نزع	۳۳۱	ترغیب سلام علیک که در آنکه سلام بر بهشت
۲۹۹	شمار گناه که کبیره که نهفته اند	۳۲۰	اتساع طلب حضرت برای ابوطالب	۳۳۱	کسر و قتل حوا که در خیر و کثرت مال
۲۹۹	در وقت بیانی و تحریف یا موعود و تحریف	۳۲۲	در وجوب نبی علی المنک و آنکه استقنان با ائمه	۳۳۱	در وقت نزول حضرت عیسی خواهد بود
۲۹۹	سستی و کاسبی	۳۲۲	و صورت عدم امتناع و عذر از یکدیگر	۳۳۱	و ضیافت با و قیامت و تحریف یا موعود و تحریف

مجموعه

انتباہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ فَاَسْكَنْهُمْ فِي الْمَدِينَةِ كَمَا تَحْكُمُونَ عَمَّا نَسُوا مَا لَهُمْ فِي الدِّينِ عَمَّا ارْتَفَعُوا فِي السَّمَاءِ بِمَا يَكْفُرُونَ
 ہوا سوا اس کے اصل اور ماحد پر علم شریعہ اور طریقت یعنی عقائد و فقہ و تصوف کا حیکہ علم پر نجات اور حصول حیات
 وغیر ذرات عالیہ موقوف پر مسائل فقہیہ پر گزیر خلافت قرآن و حدیث نہیں شپخص کے خلافت سمجھنا ہی نہایت اوسکا جمل و حدیث
 عبور روایات مختلفہ احادیث پر اور حدیث مزہر انتہا و درجات احادیث اور نجائنا نسخ و نسخہ ناظر رجال رواۃ وغیرہ
 بالکل علم حدیث و ریاست نا پید اکت رہے اوس میں غواہی کرنا اور گوہر سند نکال لانا ہر شخص کا کام نہیں اس لیے کہ
 ایک ایک مسئلہ میں چند روایات مختلفہ تضاد و مروی ہیں پس تا وقتیکہ پہلے عبور تمام روایات مختلفہ پر چوک
 مسئلہ میں مروی ہیں اور پھر روایات اسکایہ احادیث کو نص و رد پر در تہ میں موافق اصول و موضوعہ محدثین کے احاد و پھر
 علم احوال رجال رواۃ پر تحقیق ناسخ و منسوخ پر علم تطبیق و توفیق بین الاحادیث وغیر ذلک نہ تو ترجیح دینا اور نہیں سے
 کسی روایت کا اور استخراج کرنا کلمہ سند او عمل کرنا اوس پر جائز نہیں اسی واسطے علمائے محققین اور محدثین
 مستدین کے نزدیک علم حدیث بدون سند کے اوستا و منقہ سے معتبر نہیں اگرچہ عالم متوجہ اور حدیث شریف
 میں آیا ہے کہ حدیث دین ہے پس ویکہ کو دین کس سے لیتی ہو قیہ حدیث کو عالم مستند متقی متوجہ سے سیکھنا
 اور لینا چاہیے علمائے راہبین اور مجتہدین را سنین جزا ہم اللہ تعالیٰ عنہ و عن سائر المسلمین نے کمال محنت و
 ریاضت اور دیانت و امانت اور تحقیق و ملہق کتاب و سنت و اجماع امت سے مسائل اخراج کر کے علم فقہ کو
 مدون کر دیا عمل کرنا احکام قرآن و حدیث پر آسان کر دیا پس اب ہر مسلمان کو اتباع و تقلید کسی مجتہد کی ضرور
 چاہیے لہذا علمائے کبار و آئمہ عالی و قادر مثل امام نووی اور امام نجوی اور امام ابن ہمام اور طحاوی اور امام ربیع
 وغیرہم علیہم الرحمۃ نے تقلیدی اختیار کی ہے اصل مطلب اس تحریر کا یہ ہے کہ ترجمہ مشکوٰۃ و مشارق وغیرہ کا اگرچہ
 زبان اردو میں ہوا ہے لکن او کو کسی مستند علمی سے چرنا اور سند لینا چاہیے اور کسی حدیث کو خلافت مستند فقہیہ سے
 چاہیے اور کسی مجتہد پر زبان و تشیع نہ کرنا چاہیے کسی مستند فقہیہ اور مضمون حدیث میں اختلاف نظر آئے واجب ہے
 کہ او کو کسی عالم محقق متدین سے تحقیق کر کے رفع شک و وہم اپنا کرے نہ کہ موافق اپنی فہم و رای کے ترجمہ اردو
 اوسکا ویکہ کہ خلافت فقہیہ سمجھ کے اوس پر عمل کرے اور سند فقہیہ کو چھوڑ دے اور مجتہدین پر طعن شروع کرے خسر الدنیا
 والاخرة واللہ اعلم بالصواب اللہین جو یہ فقہ شریعہ ہمارا کام سمجھنا ہے یا مدین ہر آیت ہم پر بانویہ قانونا اسلام علی بنی



مکتبہ
 دارالعلوم
 حَقَّانِیہ
 حیدرآباد

وجہ ختم بر خاتمہ

اسطہ ستراریات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی ہے
 لی ہے جو دستخط مستم کے کیے گئے۔

